صفحات:483

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات
بیاناتِ عطاریہ (جلد 2)
مؤلف:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ
آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے **اللہ** پاک! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما، اے عظمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نامِ کتاب: بیاناتِ عطاریہ (جلد 2)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نَظَر میں (جلد 1 تا 8)

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

”پیارے احمد رضا“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ اَعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”**اللہ** پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

Go To Index

بیان: 1

سمندری گنبد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سَمُندری گنبد[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (32 صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ خدا سے لرز اُٹھیں گے۔

زور سے دُرُود شریف پڑھنے والا بخشا گیا

کسی بُزُرگ نے ایک شخص کو اِنتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ بولا: میں ایک مُحدِّث صاحِب کے یہاں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا، اُنہوں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو میں نے بُلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا نیز حاضِرین نے سنا تو اُنھوں نے بھی دُرُودِ پاک پڑھا تو اللّٰہ تعالٰی نے اِس کی بَرَکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔ (اَلقَولُ البَدِیع ص ۲۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۱۸ رَجبُ المرجب ۱٤۳۱ھ/10-7-1) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وحی فرمائی کہ سَمُندر کے کَنارے جائیے اور ہماری **قدرت** کا نظارہ کیجئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے مُصاحِبین کے ہمراہ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی، چُنانچہ ایک **جِنّ** کو حکم دیا کہ سَمُندر میں غوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے **غوطہ** لگانے کے بعد واپَس آ کر عرض کی: میں تہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی شے نظر آئی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس سے **طاقتور جِنّ** کو حکم دیا، اُس نے پہلے جِنّ کے مقابلے میں دُگنی گہرائی تک **غوطہ** لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لا سکا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے وزیر حضرتِ **آصِف بن بَرخِیا** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو حکم دیا، اُس نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافُوری چار دروازوں والا سفید **سَمُندری گنبد** (گُم۔بَد) لا کر سیِّدُنا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر کر دیا! اس کا ایک دروازہ **موتی** کا، دوسرا **یاقوت** کا، تیسرا **ہیرے** کا اور چوتھا **زَمُرُّد** کا تھا، چاروں دروازے کُھلے ہونے کے باوُجُود سَمُندر کے پانی کا کوئی قطرہ اندر نہیں تھا۔ اس **سَمُندری گنبد** کے اندر ایک حسین نوجوان صاف ستھرے لباس میں ملبوس مشغولِ نَماز تھا، جب وہ نَماز سے فارغ ہوا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سلام کر کے اس سے اُس **سَمُندری گنبد** کا راز دریافت کیا۔ اُس نے عرض کی: **یا نبیَّ اللّٰہ!** میرا باپ معذور اور والِدہ نابینا تھی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** میں نے ستّر (۷۰) سال اُن کی خدمت کی، میری ماں نے اِنتِقال سے پہلے دُعا کی: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔

والِدِ محترم نے بوقتِ وفات دُعا فرمائی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مُداخلَت نہ کرے۔ والِدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحِلِ سَمُندر پر آیا تو مجھے یہ **سَمُندری گنبد** نظر آیا، میں اس کے اندر داخل ہوگیا۔ اتنے میں ایک **فِرِشتہ** آیا اور اس نے اس گنبد کو سَمُندر کی تہ میں اُتار دیا۔ **سیِّدُنا سُلَیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے عرض کی کہ میں حضرتِ **سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے مقدّس دَور میں یہاں آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جان لیا کہ **اس کو دو ہزار** (۲۰۰۰) **سال اس ''سَمُندری گنبد'' میں گزر چکے ہیں مگر اب تک جوان ہے،** اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ غِذا کے متعلِّق اُس نے بتایا: روزانہ ایک **سبز پَرَندہ** اپنی چونچ میں کوئی زَرد (یعنی پیلی) چیز لاتا ہے، میں اُسے کھالیتا ہوں، اس میں دنیا کی تمام نعمتوں کی لَذّت ہوتی ہے، اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گرمی، سردی، نیند، سُستی، غُنُودگی، نامانُوسِیَّت اور وَحشت (یعنی گھبراہٹ وخوف) یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔ اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہش پر **سیِّدُنا سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا حکم پا کر حضرتِ سیِّدُنا **آصِف بن بَرخِیا** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **سَمُندری گنبد** کو اُٹھا کر سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے لوگو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ سب پر رحم فرمائے، دیکھا آپ نے کہ **والِدَین** کی دعا کس قدر

مقبول ہوتی ہے! ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔ (رَوْضُ الرِّیاحِین ص۲۳۳ مُلَخَّصاً دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا والِدَین کی خدمت بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اگر ان کا دل خوش ہوجائے اور وہ دُعا کردیں تو بیڑا پار ہوجاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک اور **ایمان افروز حِکایت** سنیئے اور جھومئے:

زخمی اُنگلی

حضرت سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا مگر ماں کو نیند آ گئی تھی، میں نے جگانا مناسِب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اِس انتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں۔ کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے **کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جم کر بَرف بن گیا تھا۔** بَہَر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چِپکی ہوئی انگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور ''خون'' بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا: ''یہ کیا''؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہ۔(نزھۃ المجالس ج ۱ ص ۲۶۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزانہ جنّت کی چوکھٹ چومئے

جن خوش نصیبوں کے ماں باپ زندہ ہیں اُن کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک بار ان کے ہاتھ پاؤں ضَرور چوما کریں والِدَین کی تعظیم کا بڑا دَرَجہ ہے۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یعنی جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مسند الشّھاب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۱۹) یعنی ان سے بھلائی کرنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 88 پر ہے: والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: ''جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۰۶ دارالمعرفۃ بیروت)

ماں کے سامنے آواز بُلند ہوجانے پر دو غلام آزاد کئے

ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے، ان سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بُلائیں تو فوراً لَبَّیْك (یعنی حاضِر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ ''آپ جناب''

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بُلند نہ ہونے دیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَون رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو ان کی ماں نے بُلایا تو جواب دیتے وَقت ان کی آواز قدرے (یعنی تھوڑی سی) بُلند ہوگئی، اس وجہ سے انہوں نے دو غلام آزاد کیے۔

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۳ ص۴۵ رقم۳۱۰۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

بار بار حجِّ مَبرور کا ثواب کمائیے

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المبین ماں باپ کے کس قَدَر قدر دان ہوا کرتے تھے اور ان کی کیسی عظیم مَدَنی سوچ تھی۔ ہم ''دو غلام'' کہاں سے لائیں! افسوس! اس طرح کے مُعامَلات میں ''دو مرغیاں'' بلکہ دو انڈے بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا ہم میں تو جذبہ نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اٰمین۔ آیئے! بِغیر کسی خرچ کے بِالکل مفت ثواب کا خزانہ حاصِل کیجئے۔ خوب ہمدردی اور پیار و مَحَبَّت سے ماں باپ کا دیدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بنظرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالٰی اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِّ مبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگرچِہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ''ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۱۸۶ حدیث ۷۸۵۶) یقیناً اللہُ

عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قَدَر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجِز و مجبور نہیں لٰہذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے 100 **مقبول حج** کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت کا ساتھی

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک بار پرَوردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔ یاربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرا **جنّت کا ساتھی** دکھا دے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قصّاب تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔ چُنانچِہ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، (ناواقفِیَّت کے باوُجُود مسافِر ومہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک (دَس۔تک) دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس زَنبیل (زَم۔بِیل یعنی ٹوکرے) میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیفُ العُمر مرد وعورت تھے۔ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی رِسالت کی

شہادت (یعنی گواہی) دی اور اُسی وقت رِحلَت (رِحْ۔لَت۔یعنی اِنتقال) کر گئے۔ قصّاب واپَس آیا تو زنبیل میں اپنے والدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دست بوسی کر کے عرض کی: آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللّٰہ (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑ گڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضرت موسیٰ کلیمُ اللّٰہ (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے جلووں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اس طرح اچانک اِنتقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ہونگے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھا لیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دعا کیا کرتی تھی: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کا ساتھی بنانا۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تم کو میرا **جنّت کا ساتھی** بنایا ہے۔ (نُزھۃُ المجالس ج ۱ ص ۲۶۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

ماں باپ کے نافرمان کو جیتے جی سزا ملتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں

کس قدَر مقبول ہوتی ہے! اگر والِدَین ناراض ہوکر بد دُعا کردیں تو وہ بھی مقبول ہے۔ لٰہذا ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ماں باپ تیری دوزخ اور جنَّت ہیں۔ (اِبن ماجه ج ٤ ص ١٨٦ حدیث ٣٦٦٢) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قِیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ٥ ص ٢١٦ حديث ٧٣٤٥ دارالمعرفة بيروت)

ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا

منقول ہے: ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ **گونگا** ہو گیا۔ (بِرُّ الوالدَین لِلطَّرطُوشی ص ٧٩ مؤسسة الكتب الثقافية بيروت)

ماں باپ بد دعا دینے سے بچیں تو اچّھا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ماں کی پکار کا جواب نہ دینے والا جیتے جی **گونگا** ہو گیا! اِس میں ماں باپ کے نافرمانوں کیلئے جہاں **عبرت کے مَدَنی پھول** ہیں، وہاں ماں باپ کیلئے بھی **مقامِ غور** ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اولاد کو اس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَتْ ۔ تِیا ۔ ناس) جائے، تو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ کوسنیں (کو ۔ سَ ۔ نیں یعنی بددعائیں) دیتی ہیں ان کو اپنی زَبان قابو میں رکھنی

چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی ساعت (یعنی گھڑی) ہو، دعا قبول ہو جائے اور اولاد کو سچ مُچ ''کُچھ'' ہو جائے اور یوں ماں خود بھی ٹینشن میں آجائے! لٰہذا اولاد کو صِرف دعائے خیر سے نوازتے رہنا اَنسَب (یعنی زیادہ مُناسِب) ہے۔

والِدَین دوسرے مُلک سے بلائیں تب بھی آنا ہوگا

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بے شک سعادت ہے، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں اور دیگر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے، بیرونِ مُلک سفر کرنا وہاں 12 ماہ یا 25 ماہ رہنا بھی بڑے شرف کی بات ہے مگر ماں باپ کی دل آزاری ہوتی ہو، اُن کو اس سے سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو ہرگز سفر مت کیجئے، **دعوتِ اسلامی** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا مقصد اپنی ''واہ واہ'' کروانا نہیں، **رِضائے الٰہی** پانا ہے اور ماں باپ کا دل دُکھا کر رِضائے الٰہی کی منزِل ہرگز نہیں مل سکتی، نیز دوسرے شہروں یا مُلکوں میں نوکری یا کاروبار کرنے والے بھی ماں باپ کی اِطاعت کرتے ہوئے ہی سفر اِختیار کریں اور یہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) اچّھی طرح ذِہن نشین کرلیں جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحَہ 202 پر ہے: ''یہ (یعنی بیٹا) پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی **خدمت کی حاجت** ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔''

دُودھ پیتا بچّہ بول اُٹھا!

ماں باپ جب آواز دیں بِلا عُذر جواب میں تاخیر نہ کیجئے، بعض لوگ اِس میں سخت لا پرواہی سے کام لیتے ہیں اور جواب میں تاخیر کو **مَعاذَاللہ** بُرا بھی نہیں سمجھتے حالانکہ اگر نفل پڑھ رہے ہیں اور ماں باپ کو اس کا عِلْم نہیں تو معمولی طور پر بھی اگر وہ پکاریں تو نماز توڑ کر جواب دینا ہوگا (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج ا ص ٦٣٨) (بعد میں اس نمازِ نفل کا اعادہ یعنی دوبارہ ادا کرنا واجِب ہے) جو لوگ والِدَین کی پکار پر خواہ مخواہ بے تَوَجُّہی (No Lift) کا مُظاہَرہ کرکے اُن کا دل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں ۔ ماں آخر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے **بد دعا** نکل جائے اور اگر قبولیَّت کی گھڑی ہو تو اولاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے، اِس ضِمْن میں ''**بخاری شریف**'' میں ایک اِسرائیلی بُزُرگ کی نہایت عبرت آموز **حِکایت** بیان کی گئی ہے چُنانچِہ **سلطانِ دوجہان**، سرورِ ذیشان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بنی اسرائیل میں جُرَیْج نامی ایک شخص تھا، وہ نَماز پڑھ رہا تھا، اُس کی ماں آئی اور اُسے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ کہنے لگا: نَماز پڑھوں یا اس کا جواب دوں۔ پھر اُس کی ماں آئی (اور جواب نہ پا کر اُس نے بددعا دی) ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی فاحِشہ (یعنی بدچلن) عورت کا منہ نہ دیکھے۔'' جُـرَیْـج ایک دن عبادت خانے میں تھا، ایک عورت نے کہا: میں اسے بہکا دوں گی، لِہٰذا وہ آکر جُـرَیْـج سے باتیں کرنے لگی لیکن اُس (یعنی جُـرَیْـج) نے

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔(حاکم)

انکار کیا، آخِر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا چُنانچِہ اس نے ایک بچّہ جنا اور اُسے **جُرَیج** سے منسوب کر ڈالا، لوگ **جُرَیج** کے پاس آئے، اس کا عبادت خانہ توڑ کر اسے باہَر نکال دیا اور اسے بُرا بھلا کہا۔ **جُرَیج** نے وُضو کیا اور نَماز پڑھی پھر اس بچّے کے پاس آیا اور کہا: **بچّے!** تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: **فُلاں چرواہا**۔ تو لوگوں نے جُرَیج سے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ **سونے** کا بنا دیں گے۔ اس نے کہا: نہیں ویسا ہی **مٹّی** کا بنا دو۔ (بُخاری ج ۲ ص۱۳۹ حدیث۲۴۸۲، مُسلم ص ۱۳۸۰ حدیث ۲۵۵۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ماں کو کندھوں پر اٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل......

والِدَین کے حُقُوق بَہُت زیادہ ہیں ان سے سَبُکدَوش (یعنی بریُّ الذّمہ) ہونا ممکن نہیں ہے چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے **گرم پتّھر** تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے **چھ میل** تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطّبَرانی ج۱ ص۹۲ حدیث ۲۵۶) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اگر عورت کے بجائے مرد کو بچّہ جننا پڑتا تو۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ماں نے اپنے بچّے کیلئے سخت تکلیفیں اُٹھائی ہوتی ہیں، دردِ زِہ یعنی بچے کی وِلادت(DELIVERY)کے وَقت ہونے والے درد کو ماں ہی سمجھ سکتی ہے، مرد کیلئے کس قَدَر آسانی ہے کہ اُسے ڈِلوری نہیں ہوتی۔ **میرے آقا اعلٰی حضرت** امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد27صَفْحَہ 101پر فرماتے ہیں:''مرد کا تعلُّق صِرف لَذَّت کا ہے اور عورت کو صدہا مصائب کا سامنا ہے، نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہوتا ہے، پھر پیدا ہوتے وقت تو ہر جھٹکے پر موت کا پورا سامنا ہوتا ہے، پھر اَقسام اَقسام کے درد میں نِفاس والی (یعنی وِلادت کے بعد آنے والے خون کی تکلیف میں مبتَلا ہونے والی) کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ اسی لئے (اللہ تبارَک وتعالٰی) فرماتا ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ (پ۲۶،الاحقاف:۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

تو ہر بچّے کی پیدائش میں عورت کو کم از کم تین برس با مَشَقَّت جیل خانہ ہے۔ **مرد کے پیٹ سے اگر ایک دَفْعَہ بھی ''چوہے کا بچّہ'' پیدا ہوتا تو عمر بھر کو کان پکڑ لیتا۔**

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۷ ص ۱۰۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

بیوی ہمدردی کی حقدار ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کے مبارَک فتوے سے جہاں ماں کی حیثیت معلوم ہوئی وَہیں بیوی کی اَھمِیّت (اَہَم۔مِی۔یَت) بھی کُھلی۔شوہر کو چاہئے کہ بِالخصوص ''اُمّید''، یعنی حَمل کے ایّام میں اپنی بیوی پر خُصُوصی شفقت کرے، کام کاج میں اُس کا خوب ہاتھ بٹائے، محنت کا کام نہ لے، ڈانٹ ڈپٹ کرکے یا کسی طرح بھی اُس کے صدمے (TENSION) کا سبب نہ بنے۔ اَلْغَرَض جتنا بن پڑے اُسے آرام پہنچائے۔ جب کبھی اپنے **مَدَنی مُنّے** کو پیار کرے تو ساتھ ہی اُس کی ماں پر بھی رحم کی نظر ڈالدے کہ اِس پُھدَکتے پھرتے دل کولُبھانے والے ''کِھلونے'' کی فراہمی میں اِس بے چاری نے کس قَدَر سخت تکالیف برداشت کی ہیں۔

دودھ پلانے کے مسئلے کی وَضاحت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارَک فتوے میں آیتِ کریمہ کے اندر جو ارشاد ہوا کہ ''اس کا دودھ چُھڑانا تیس مہینے میں ہے'، اِس کا **تعلُّق** دودھ کے رِشتے اور حُرمتِ نِکاح سے ہے۔دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد2 صَفْحَہ36 پر ہے: بچّے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو برس تک دودھ پلایا جائے، اِس سے زیادہ کی اجازت نہیں، دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس

Go To Index

تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی ۲ دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر (ہجری سن کے اعتبار سے) ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حُرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حُرمت نکاح نہیں اگرچِہ پلانا جائز نہیں۔

ظالِم والِدَین کی بھی فرمانبرداری لازِمی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح ہی کو جہنَّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچِہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٢٠٦ حدیث ٧٩١٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ اللہ تَبارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 23 تا 25 میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جو مجھ پر ایک دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قیراط اَجر لکھتا اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں "ہُوں" (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے چُھٹپن میں مجھے پالا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

بچپن میں ماں بھی تو اولاد کی "گندگی" برداشت کرتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا آیاتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدَین (وا۔لِ۔دَین) کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً انکے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، سخت بڑھاپے میں بَسا اوقات بستر ہی پر بَول و بَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُموماً اولاد بیزار ہوجاتی ہے، مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے، بچپن میں ماں بھی تو آخر بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعِث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑ چڑا پن آجائے، سَٹھیا

جائیں، خوب بڑ بڑائیں، بِلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں، بے شک پریشان کر کے رکھدیں مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجا لانا ہے۔اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکَنار اُن کے آگے ''اُف'' تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہان کی تباہی مقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا اِس دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حقدار ہوتا ہے۔

دل دُکھانا چھوڑدیں ماں باپ کا
ورنہ اس میں ہے خسارہ[1] آپ کا (وسائلِ بخشش ص۳۷۷)

گدھا نُما مُردہ

حضرتِ سیِّدُنا عَوّام بن حَوشَب علیہ رحمۃاللّٰہِ الرَّب (جو کہ تَبعِ تابعی بُزُرگ گزرے ہیں اور انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی مَحَلّے سے گزرا، اُس کے کَنارے پر قبرِستان تھا، بعدِ عَصر ایک قَبْر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدَمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا)، پھر قَبْر میں چلا گیا اور قَبْر بند ہوگئی۔ایک بڑی بی بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیامُعامَلہ ہے؟ کہا یہ قَبْر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں

[1] نقصان

نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، آخر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو **گدھے** کی طرح ڈِھچوں ڈھچوں کرتی ہے۔ اس شخص کا عَصر کے بعد انتِقال ہوا، جب سے **فوت** ہوا ہے ہر روز بعدِ عَصر اس کی قَبْر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار **گدھے** کی طرح چِلاّ کر پھر قَبْر میں سَما جاتا ہے اور قَبْر بند ہو جاتی ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب للمنذری ج۲ ص۲۲٦ حدیث ۱۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

والِدَین کے نافرمان کی کوئی عبادت مقبول نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَوّاب عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں ہم توبہ کرتے اور اِس سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔ آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قَدَر رُسوائی اور دردناک عذاب کا باعِث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: **عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ** یعنی ''قبر کا عذاب حق ہے۔'' (نَسائی ص۲۲۵ حدیث۲۰۰۰) کبھی کبھی دنیا میں بھی اس کا منظر دکھادیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصِل کریں۔ اپنے **باپ** کے نافرمان کے مُتَعَلِّق کئے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **باپ** کی نافرمانی اللہ جبّار وقہّار کی نافرمانی ہے اور **باپ** کی ناراضی **اللہ** جبّار وقہّار کی ناراضی ہے، آدَمی **ماں باپ** کو راضی کرے تو وہ اس کے **جنّت** ہیں اور ناراض کرے تو وُہی اس کے **دوزخ** ہیں۔ **جب تک باپ کو راضی نہ کریگا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفْل، کوئی نیک عمل اَصلاً مقبول نہیں، عذابِ آخرت کے علاوہ**

دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا (یعنی شدید آفت) نازِل ہوگی، مَرتے وقت مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۴ ۔ ۳۸۵) ماں باپ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کافِر بھی ہوں تب بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک ضَروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 2 صَفْحَہ 452 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''عالمگیری'' کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافِر ہے اور کہے کہ تو مجھے بُت خانے پہنچا دے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۳۵۰ دارالفکر بیروت)

ماں باپ کو گالیاں دلوانے والے

جو لوگ دوسروں کو ماں کی گالی نکالنے کے عادی ہوتے ہیں وہ بَہُت بُرے بندے ہیں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفْحَہ 195 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدَمی اپنے والِدَین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا کوئی

اپنے والِدَین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں، اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔'' (مسلم شریف ص ٦٠ حدیث١٤٦) یہ حدیثِ پاک نَقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) جنھوں نے عَرَب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا، ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی (کوئی ماں باپ کو گالی بھی دے سکتا ہے) یہ بات ان کی سمجھ سے باہَر تھی۔ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے بتایا کہ مُراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ (بذاتِ) خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ (بہارِ شریعت)

آگ کی شاخوں سے لٹکنے والے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: اَلَّذِیۡنَ یَشۡتُمُوۡنَ اٰبَاءَھُمۡ وَاُمَّھَاتِھِمۡ فِی الدُّنۡیَا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج٢ ص١٣٩ دارالمعرفۃ بیروت)

بارش کے قطروں جتنے انگارے

منقول ہے: جس نے اپنے والِدَین کو گالی دی اس کی قَبْر میں آگ کے اتنے **انگارے** اُترتے ہیں جتنے (بارِش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔ (اَیضاً ص ۱٤۰)

قَبْر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دَفْن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔ (اَیضاً)

جنَّت میں نہیں جائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، **رسولِ ذِیشان**، نُورِ رَحمٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص جنَّت میں نہیں جائیں گے (۱) ماں باپ کو ستانے والا اور (۲) دَیُّوث اور (۳) مَردانی وَضْع بنانے والی عورت۔ (اَلْمُستَدرَك ج ۱ ص ۲۵۲ حدیث ۲۵۲)

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

میرے آقا **اعلٰی حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ **باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں**

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی۔ اولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ۔ (یعنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) مَعصیَّتِ خالق (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی) میں کسی کی اطاعت (یعنی فرماں برداری) نہیں۔ مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعامَلے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعامَلے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ **خدمت** میں ماں کو ترجیح ہے اور **تعظیم** باپ کی زائد ہے کہ وہ **اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔** (ماخوذ از: فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۹۰)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو ان کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں ان کی پَیروی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مَثَلاً ماں باپ جھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو ان کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان ومنّان عزوجل کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ

مانے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہوچکی مگر اولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اولاد پر دونوں کے حُقُوق برقرار ہیں۔

اگر والِدَین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہو گئے ہوں، وہ اُن کیلئے بکثرت **دعائے مغفِرت** کرے کہ مرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفِرت ہے اور ان کی طرف سے خوب خوب **ایصالِ ثواب** کرے۔ اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو اُمّید ہے کہ والِدَینِ مَرحُومَین راضی ہو جائیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 197 پر ہے: **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتِقال ہوگیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ اِستِغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٢٠٢ حدیث ٧٩٠٢) ہو سکے تو مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل وغیرہ حسبِ توفیق لیکر بہ نیّتِ ایصالِ ثواب تقسیم کیجئے، اگر ایصالِ ثواب کیلئے والِدَین وغیرہ کے نام اور اپنا پتا رسالے یا کتاب پر چھپوانا چاہیں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجُوع کیجئے۔

ماں باپ کا قَرض اُتاریئے

سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: جو شخص اپنے

والِدَین کے (انتِقال کے) بعد ان کی **قسم** سچّی کرے اور ان کا **قرض** اُتارے اور کسی کے ماں باپ کو **بُرا** کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والِدین کے ساتھ **بھلائی** کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ (ان کی زندگی میں) ''نافرمان'' تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اُتارے اور کسی کے والِدَین کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا کہلوائے وہ **نافرمان** لکھا جائے گا اگرچہ ان کی زندَگی میں ''بھلائی کرنے والا'' تھا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ٤ ص ٢٣٢ حدیث ٥٨١٩ دارالکتب العلمیة بیروت)

جُمُعہ کو ماں باپ کی قَبْر پر حاضِری کا ثواب

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضِر ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔

(نوادر الاصول للحکیم الترمذی ص٩٧ حدیث ١٣٠ دمشق)

مَدَنی چینل سُنّتوں کی لائے گا گھر گھر بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدَین کی نافرمانی سے خود کو بچانے اور ان کی اطاعت کا جذبہ پانے کیلئے نیز اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور سینہ مَحبّتِ رسول کا مدینہ بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے راہِ سنّت پر چلنے، نیکیاں

کرنے، گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی۔ سُنّتوں کی تربیّت کی خاطِر ہر ماہ کم ازکم تین دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے، مَدَنی مرکز کے عنایت فرمودہ نیک بننے کے نسخے ''مَدَنی اِنعامات'' کے مطابِق اپنی زندگی کے شب و روز گزاریئے نیز روزانہ رات کم از کم 12 مِنٹ **فکرِ مدینہ** کیجئے اور اس میں مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر فرمالیجئے **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمائیے، **میرپور نمبر ۱۱** (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری ایک مرتبہ راہ چلتے ہوئے ایک صاحِب سے ملاقات ہوگئی، مجھے دیکھتے ہی وہ کہنے لگے: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں اس وقت بیوی بچّوں سمیت کہاں جارہا ہوں؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے بولے: دراصل بات یہ ہے کہ میرے والِدَین مجھ سے ناراض اور میں **والِدین سے ناراض** تھا۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان **''ماں باپ کے حُقُوق''** دیکھنے کی بَرَکت سے مجھے احساس ہوا کہ میں نے والِدَین کی نافرمانی کرکے بَہُت بڑا گناہ کیا ہے، چُنانچِہ **مُعافی** مانگنے کیلئے ہاتھوں ہاتھ بیوی، بچّوں سمیت والِدَین کی خدمت میں حاضِری کیلئے جارہا ہوں، **اللّٰہ** تعالٰی دعوتِ اسلامی اور ''مَدَنی چینل'' کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راہِ سنّت پر چلا کر سب کو جنّت کی طرف

لے چلے بس اِک یہی ہے مَدَنی چینل کا ہَدَف

یاخدا ہے اِلتجا عطّار کی

سنّتیں اپنائیں سب سرکار کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ''مَدَنی چینل'' کی اِفادِیت معلوم ہوئی۔ اِس ''مَدَنی بہار'' میں ''**ماں باپ کے حُقُوق**'' کا تذکرہ ہے، واقِعی ماں باپ کے حُقُوق سے عُہدہ برآ ہونا نہایت دشوار ہے، اِس کیلئے عمر بھر کوشاں رہنا ہوگا اور **ماں باپ** کی ناراضی سے ہمیشہ بچنا ہوگا۔ جو لوگ **ماں باپ** کو ستاتے ہیں اُن کا دنیا میں بھی بھیانک انجام ہوتا ہے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ کمالُ الدّین دَمیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: ''زَمَخشَری'' (جو کہ مُعتزِلی فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی **ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی**، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گُھس گئی، مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر زور سے کھینچی تو **چڑیا** پھڑکتی ہوئی باہَر

نکل پڑی، مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بد دُعا** نکل گئی: ''جس طرح تو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللّٰہ** تَعَالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پَہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ **کٹوانی پڑی**۔ (اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی)(حیاۃُ الحیوان الکبرٰی ج۲ ص ۱٦۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پاؤں پکڑ کر ماں باپ سے مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کے **ماں باپ** یا ان میں سے کوئی ایک ناراض ہے تو فوراً سے پیشتر ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر اور رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیجئے، اُن کے جائز مطالَبات پورے کر دیجئے کہ اِسی میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ والِدَین کے حُقُوق کی مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ دو عدد V.C.Ds. (1) ''**ماں باپ کے حُقُوق**'' اور (2) اعتِکافِ رَمَضانُ المبارَک (۱٤۳۰ھ) میں ہونے والے ''مَدَنی مذاکرے'' کی وی۔ سی۔ ڈی بنام ''**والِدَین کے نافرمانوں کا انجام**'' مُلاحظہ کیجئے۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا
کینۂ مسلم سے سینہ پاک کر اِتّباعِ صاحِبِ لَولاک کر

یاخدا ہے التجا عطّاؔر کی
سنّتیں اپنائیں سب سرکار کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند ''سنّتیں اور آداب'' بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''راہِ مدینہ کا مسافر'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے چلنے کی 15 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے: وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ ﴿2﴾ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی

مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحَہ 78 پر **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (مُسلِم ص ۱۱۵٦ حدیث ۲۰۸۸) **﴿3﴾** سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی کا ہاتھ اپنے دستِ مبارَک سے پکڑ لیتے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۷ص۲۷۷) **﴿4﴾** **رسولِ اکرم**، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص۸۷رقم۱۱۸) **﴿5﴾** گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل کی) چَین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں، مغروروں اور فاسِقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین پہننا مرد کیلئے **حرام** اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے **﴿6﴾** اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ **اَمْرَد** کا ہاتھ نہ پکڑے، شَہوت کے ساتھ کسی بھی اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا **حرام** اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے **﴿7﴾** راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار

طریقے پر چلئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان علیہ رَحمَۃُ الحنّان نمازِ عید کے لیے گئے، جب واپَس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی) کہنے لگیں: آج کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: **''گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے** (پاؤں کے) **انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔''** (کتابُ الوَرَع مع موسُوعہ امام ابن ابی الدُّنیا ج ۱ ص ۲۰۵)

سُبْحٰنَ اللہ! **اللہ** والے راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت بِالْخُصُوص بھیڑ کے موقَع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) شَرعاً جس کی اجازت نہیں اُس پر نظر پڑ جائے! یہ اُن بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر بے اختیار نظر پڑ بھی جائے اور فوراً لوٹالے تو گناہ گار نہیں ﴿8﴾ کسی کے گھر کی بالکونی یا کھڑکی کی طرف بِلاضَرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسِب نہیں ﴿9﴾ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی ﴿10﴾ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے ﴿11﴾ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے ﴿12﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے

ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطْعاً غیر مہذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈِبّوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا **بے اَدَبی** بھی ہے ﴿13﴾ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَووَر ہیڈ پُل'' استِعمال کیجئے ﴿14﴾ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹڑیاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، ریل گاڑی کو کافی دور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں الجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خُصُوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ﴿15﴾ عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے حتَّی الامکان روزانہ **پَون گھنٹہ** ذِکرو دُرود کے ساتھ پیدل چلئے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ صحّت اچھّی رہے گی۔ **چلنے کا بہتر طریقہ** یہ ہے کہ شروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو ورزِش ملیگی،

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظامِ اِنْہِضام (اِنْ۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان:2

احترام مسلم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

احترامِ مسلم[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے صرف (36 صَفْحات) پر مشتمل یہ بیان مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان تقرُّب نشان ہے: ''قِیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زِیادہ دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(تِرمِذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھوٹا سِکّہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو عبدُاللّٰہ خَیّاط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پاس ایک آتَش پَرَسْت کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سِکّہ دے جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چُپ چاپ لے لیتے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی غیر موجودَگی میں شاگرد نے آتَش پَرَسْت سے

مـدینـہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۱،۱۲،۱۳ شعبان المعظّم ۱٤۲۳ھ بروز ہفتہ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا، ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

کھوٹا سِکّہ نہ لیا۔ جب واپَس تشریف لائے اور معلوم ہوا تو شاگرد سے فرمایا: تو نے کھوٹا دِرہَم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے **کھوٹا سِکّہ** ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی جان بوجھ کر لے لیتا ہوں تا کہ یہ وہی سِکّہ کسی دُوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۸۷ مُلَخَّصاً)

دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے بزرگوں میں **اِحترامِ مسلم** کا جذبہ کس قَدَر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا تھا۔ کسی اَنجانے مسلمان بھائی کو اِتّفاقی نقصان سے بچانے کیلئے بھی اپنا خسارہ گوارا کرلیا جاتا تھا، جبکہ آج تو بھائی ہی بھائی کو لوٹنے میں مصروف ہے۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** دورِ اَسلاف کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے۔ **''دعوتِ اسلامی''** نفرتیں مٹاتی اور مَحَبّتوں کے جام پلاتی ہے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنائے۔ **اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ** بطُفَیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اِحترامِ مسلم** کا جذبہ بیدار ہوگا۔ اگر ایسا ہوگیا تو **اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمارا مُعاشَرہ ایک بار پھر **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے دِلکش وخوشگوار، خوشبودار وسدا بہار رنگ برنگے پھولوں سے لدا ہوا حسین گلزار بن جائے گا۔ ؎

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فَنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عَہدِ خزاں آیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین شَخْص جنّت سے (ابتِداءً) محروم

والِدَین ودیگر ذَوِی الْاَرْحام (یعنی جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو دَرَجہ بدَرَجہ) مُعاشرے میں سب سے زیادہ احتِرام وحُسنِ سُلوک کے حقدار ہوتے ہیں، مگر افسوس کہ اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچِہ انتہائی مُنْکَسِرُ المزاج ومِلَنسار گردانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بِالخصوص والِدَین کے حق میں نہایت ہی تندمزاج و بداَخلاق ہوتے ہیں۔ ایسوں کی توجّہ کیلئے عَرض ہے، حضرتِ سیِّدُ نا **عبدُ اللّٰہ** ابن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے، سرکارِ دو عالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے، ماں باپ کو ستانے والا اور دَیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت۔'' (مَجمَعُ الزَّوائِد ج۸ ص ۲۷۰ حدیث ۱۳۴۳۲)

دَیُّوث کی تعریف

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ماں باپ کو ایذاء دینے والے کے ساتھ ساتھ **دَیُّوث** کے بارے میں بھی وَعید ہے کہ وہ جنّت سے محروم کر دیا جائے گا۔ ''دَیُّوث'' یعنی وہ شخص جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غیرت نہ کھائے۔ (دُرِّمُختار ج۶ ص ۱۱۳) مطلب یہ کہ باوُجودِ **قدرت اپنی زَوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں** اور **مَخْلُوط** تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، **اجنبی** پڑوسیوں،

Go To Index

نامَحرم رِشتے داروں، غیرمَحرم ملازِموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردَگی سے منع نہ کرنے والے دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔

یادرکھئے! دیگر نامَحرموں کے ساتھ ساتھ تایازاد، چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی، مُمانی، بہنوئی، خالو اور پھوپھا نیز دَیور و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بھی شریعت نے پردہ رکھا ہے۔ اگر عورت مذکورہ رشتے داروں سے بے تکلُّف رہے گی اور ان سے شَرعی پردہ نہیں کریگی تو جہنَّم کی حق دار ہے اور شوہر اپنی اِستطاعت کے مُطابق بیوی کو اِس گناہ سے نہیں روکے گا تو شَرعاً وہ ''دَیُّوث'' ابتِداءً جنّت سے محروم اور عذاب نار کا مُستحق ہے۔ جو علانیہ **دَیُّوث** ہے وہ فاسِقِ مُعْلِن، نا قابِلِ امامت ومَردودُ الشَّہادۃ (یعنی گواہی کیلئے نالائق) ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنائیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حَیائی کا مَرَض **دیوثی** اور دیگر گناہوں کے اَمراض بھی اُن میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے میں دور ہوں گے جن کی حیا سے جھکی ہوئی مبارَک نگاہوں کا واسِطہ پیش کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ ربُّ الْعزّت میں عرض کرتے ہیں:

یا الٰہی! رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَردانہ لباس والی جنّت سے محروم

حدیثِ پاک میں مَردانی وَضع بنانے والی عورت کو بھی جنّت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔تو جو عورت مردانہ لباس، یا مردانہ جوتے پہنے یا مردانہ طرز کے بال کٹوائے وہ بھی اِس وَعید میں داخل ہے۔آج کل بچّوں میں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا،لڑکے کو لڑکی کا لباس پہنا دیا جاتا ہے جس سے وہ لڑکی معلوم ہوتا ہے جبکہ لڑکی کو **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ لڑکے کا لباس مَثَلاً پینٹ شرٹ،لڑکے کے جوتے اور ہیٹ وغیرہ پہنا دیتے ہیں، بال بھی لڑکے جیسے رکھوائے جاتے ہیں کہ دیکھنے میں بالکل لڑکا معلوم ہوتی ہے۔ **صَدرُالشَّریعہ،بَدرُالطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: ’’بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضَرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔‘‘ (بہارِ شریعت ج۳ ص۴۲۸)

اپنے بچّوں کو ایسے بابا سوٹ بھی مت پہنائیے جن پر انسان یا جانور کی تصویر بنی ہو، بچوں کو نیل پالش بھی نہ لگایئے اور بچّوں کی ماں بھی ہرگز نہ لگائے کہ نیل پالش لگی ہونے کی صورت میں اس کے نیچے ناخُن پر پانی نہیں بہتا،لہٰذا وُضُو و غُسل نہیں ہوتا۔

بڑے بھائی کا اِحتِرام

والِدَین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مَثَلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا

چاہئے۔ والِد صاحِب کے بعد دادا جان اور بڑے بھائی کا رُتبہ ہے کہ بڑا بھائی والِد کی جگہ ہوتا ہے۔ مصطفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، تاجدارِ رسالت، صاحِبِ جُودوسخاوت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: ''بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والِد کا حق اولاد پر۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص ۲۱۰ حدیث ۷۹۲۹)

اَولاد کو ادب سکھائیے

والِدَین کو بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کے حُقُوق کا خیال رکھیں، انہیں ماڈَرن بنانے کے بجائے سنّتوں کا چلتا پھرتا نُمُونہ بنائیں، ان کے اَخلاق سنواریں، بُری صُحبت سے دُور رکھیں، سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ کریں۔ فِلموں ڈِراموں، گانے باجوں اور برے رسم و رَواجوں سے بھرپور، یادِ خدا و مصطفٰے سے دور کرنے والے فُحش فنکشنوں سے بچائیں۔ آج کل شاید ماں باپ اولاد کے حُقُوق یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو دُنیوی تعلیم مل جائے، ہُنَر اور مال کمانا آجائے۔ آہ! اپنے لختِ جگر کے لباس اور بدن کو میل کچیل سے بچانے کا تو ذِہن ہوتا ہے مگر بچّے کے دل و دماغ اور اَعمال و افعال کی پاکیزگی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ والا شان ہے: ''کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے وہ اُس کیلئے ایک صاع[1] صَدَقہ کرنے سے افضل ہے۔'' (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۲ حدیث ۱۹۵۸) اور ارشاد ہے کہ ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی چیز ایسی نہیں

---

[1] یعنی تقریباً چار کلو غلّہ۔

دی جوا چھّے ادب سے بہتر ہو۔'' (اَیضاً ص ۳۸۳ حدیث ۱۹۵۹)

گھروں میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ

افسوس! آج کل ہم میں سے اکثر کے گھروں میں **مَدَنی ماحول** بالکل نہیں ہے۔ اس میں کافی حد تک ہمارا اپنا بھی قصور ہے۔ گھر والوں کے ساتھ ہماری بے انتہا بے تکلُّفی، ہنسی مذاق، تُو تڑاق اور بداَخلاقی اور حد دَرَجہ بے توجُّہی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ عام لوگوں کے ساتھ تو ہمارے بعض اسلامی بھائی انتہائی عاجزی اور مسکینی سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں شیرِ بَبَر کی طرح دَہاڑتے ہیں، اس طرح گھر میں وقار قائم ہوتا ہی نہیں اور اہلِ خانہ بے چارے اِصلاح سے اکثر محروم رہ جاتے ہیں۔ خبردار! اگر آپ نے اپنے اَخلاق نہ سنوارے، گھر والوں کے ساتھ عاجِزی اور خندہ پیشانی کا مُظاہَرہ کر کے ان کی اِصلاح کی کوشِش نہ کی تو کہیں جہنَّم میں نہ جا پڑیں۔ **اللہ** تبارک وتعالیٰ پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدَمی اور پتّھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں؟

اِس آیتِ کریمہ کے تَحۡت خزائنُ العِرفان میں ہے: **اللہ** تَعَالٰی اور اُس کے

رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فَرمانبرداری اختِیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانَعَت کرکے اور اُنہیں عِلْم و اَدَب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنَّم کی آگ سے بچاؤ)

رِشتے داروں کا احتِرام

تمام رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصِم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کو یہ پسند ہو کہ عُمر میں درازی اور رِزْق میں فَراخی ہو اور بُری موت دَفْع ہو وہ اللہ تَعالٰی سے ڈرتا رہے اور رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کرے۔'' (اَلْمُستَدرَك ج٥ ص٢٢٢ حديث٧٣٦٢)

مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔'' (بُخاری ج٤ ص٩٧ حديث٥٩٨٤)

رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے مَدَنی پھول

صِلَۂ رِحْمی کے معنیٰ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت حصّہ (16)'' صَفْحہ 201 تا 203 پر ہے: صِلَۂ رِحْم کے معنیٰ رِشتے کو جوڑنا ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رِحْم واجِب ہے اور قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنا) حرام ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

کن رِشتے داروں سے صِلَہ واجِب ہے؟

جن رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (رِحْم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ ذُو رِحْم مَحْرَم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہِر یِہی قول دُوُم ہے، احادیث میں مُطْلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تَفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد "ذُو رِحْم مَحْرَم" کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

"ذُو رِحْم مَحْرَم" اور "ذُو رِحْم" سے مراد؟

مُفَسِّر شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 83 وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی "ترجمہ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں سے۔" کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں لکھتے ہیں: اور قُرْبٰی بمعنی قَرابَت ہے یعنی اپنے اہلِ قَرابَت کے ساتھ اِحسان کرو، چُونکہ اہلِ قَرابَت کا رشتہ ماں باپ کے ذَرِیعے سے ہوتا ہے اور ان کا اِحسان بھی ماں باپ کے مقابلے میں کم

ہے اِس لیے ان کا حق بھی ماں باپ کے بعد ہے، اس جگہ بھی چند ہدایتیں ہیں: **پہلی ہدایت: ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ بذریعے ماں باپ کے ہو جسے ''ذِی رِحْم'' بھی کہتے ہیں، یہ تین طرح کے ہیں: **ایک** باپ کے قَرابَت دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ، اَخیافی (یعنی جن کا باپ الگ الگ ہو اور ماں ایک ہو ایسے بھائی اور بہن کا) بھائی وغیرہ، **تیسرے** دونوں کے قَرابَت دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ان میں سے جس کا رشتہ قوی ہو گا اس کا حق مقدّم۔ **دوسری ہدایت**: اہلِ قَرابَت دو قسم کے ہیں **ایک** وہ جن سے نکاح حرام ہے، انہیں ذِی رِحْم مَحْرَم (یعنی ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) کہتے ہیں، جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ۔ضَرورت کے وَقْت ان کی خدمت کرنا فرض ہے نہ کرنے والا گنہگار ہو گا۔ **دوسرے** وہ جن سے نکاح حلال جیسے خالہ، ماموں، چچا کی اَولاد ان کے ساتھ اِحسان وسُلوک کرنا سنّتِ مُؤکّدہ ہے اور بَہُت ثواب لیکن ہر قَرابَت دار بلکہ سارے مسلمانوں سے اچّھے اَخلاق کے ساتھ پیش آنا ضَروری اور ان کو ایذاء پہنچانی حرام۔ (تفسیر عزیزی) **تیسری ہدایت**: سُسرالی دُور کے رِشتے دار ذِی رِحْم نہیں، ہاں ان میں سے بعض مَحْرَم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں، بعض مَحْرَم بھی نہیں، ان کے بھی حُقُوق ہیں یہاں تک کہ پڑوسی کے بھی حق ہیں مگر یہ لوگ اس آیت میں داخِل نہیں کیونکہ یہاں رِحْمی اور رِشتے والے مُراد ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج۱ص۴٤٧)

Go To Index

رِشتے دار دوسرے مُلک میں ہوں تو کیا کرے؟

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رِشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) فی زمانہ رابِطہ نہایت آسان ہے، خط پہنچنے میں کافی دیر لگتی، ہوسکے تو فون اور ای میل کے ذَرِیْعے بھی رابِطہ رکھا جاسکتا ہے کہ یہ بھی اِزْدِیادِ حُب (یعنی مَحبّت بڑھانے) کے ذرائع ہیں۔

قَطْعِ رِحْم کی ایک صورت

جب اپنا کوئی رِشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اِس کو رَد کر دینا قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہے۔ (دُرَر، ص ۳۲۳) یاد رہے! قَطْعِ رِحْم یعنی رشتہ کاٹنا **حرام** ہے۔

صِلَۂ رِحْم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحْمی (رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً **صِلَۂ رِحْم** (یعنی کامِل دَرَجے کا رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِعْ۔تے۔نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رِشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہومجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

ناراض رِشتے داروں سے صُلْح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگر چہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو صُلْح کیلئے خود پَہَل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔ ہاں اگر کوئی شَرْعی مَصْلَحت مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہے تو بے شک صُلْح نہ کی جائے۔ **عاشِقانِ رسول** کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیْعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ تعالٰی بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اِحترامِ مسلم** کا آپ کے اندر وہ دَرْد پیدا ہو گا کہ تمام روٹھے ہوئے رشتے داروں سے نہ صِرْف صُلْح ہو جائے گی بلکہ وہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے بھی وابستہ ہو جائیں گے۔

سب شکر رنجیاں دور ہوں گی میاں
قافِلے میں چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

جس بچّے یا بچّی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو **یتیم** کہتے ہیں۔ جب بچّہ بالغ یا بچّی بالِغہ ہو گئی تو اب یتیم کے اَحْکام خَتْم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔

چُنانچِہ رسولِ کریم، رء وفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ''جو شخص **یتیم** کے سر پر مَحض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے مقابل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص **یتیم** لڑکی یا **یتیم** لڑکے پر اِحسان کرے میں اور وہ جنّت میں (دوانگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۲۷۲ حدیث۲۲۲۱۵)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **ابو ہُریرہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ **نبیِّ رَحمت**، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔'' (ایضاً ج۳ ص۳۳۵ حدیث۹۰۲۸)

بے چین دلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۱ ص۳۵۱ حدیث۱۲۷۹)

عورت سے نبھانے کی کوشش کیجئے

مَرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے۔ چُنانچِہ **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: ''بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمہارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تم اس سے نَفْع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نَفْع حاصِل کر سکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے

اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔" (مُسلِم ص ۷۷۵ حدیث ۱٤٦۸)

زَوجہ کے ساتھ نَرْمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مَرد کو چاہیے کہ صَبْر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ روح پرور ہے: "کامِل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عُمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرْم طبیعت ہو۔" (ترمِذی ج ٤ ص ۲۷۸ حدیث ۲٦۲۱)

عورَت کے ساتھ دَرگزر کا معاملہ رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زَوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صِنْفِ نازُک پر قُوّت کا مُظاہَرہ کرنا اورخواہ مخواہ رُعب جھاڑنا مردانگی نہیں۔ اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی دَرگزر سے کام لینا چاہیے کہ جب عورت سے کثیر منافع بھی حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صَبْر بھی کرنا چاہیے۔ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "مؤمن مَرد مومِنہ عورَت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔ اگر اس کی ایک خصلت بُری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔" (مُسلِم ص ۷۷۵ حدیث ۱٤٦۹)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں: ایک آدَمی کی بیوی نے کھانے میں **نمک زیادہ ڈال دیا**۔ اُسے **غصّہ** تو بَہُت آیا

مگر یہ سوچتے ہوئے وہ **غصّے** کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کردی۔ اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں **نمک** زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا **معاف** کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج **معاف** کرتا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ بُطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھریلو شکر رَنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے خاندان کو **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کا نظّارہ نصیب ہوگا۔

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حُضُور
میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حُضُور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہیے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سُلوک کرے۔ چُنانچِہ میٹھے میٹھے آقا،

مدینے والے **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زَخْم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہُو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حقِّ شوہر ادا نہ کیا۔''

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٣١٨ حدیث ١٢٦١٤)

شوہر کا گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر مَیکے چلی جانے والی عورت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بِغیر اجازت اُس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر (بِلاضَرورت) ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپَس لوٹ نہ آئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج ١٦ ص ١٤٤ حدیث ٤٤٨٠١ مُلَخَّصاً)

اکثر عورَتیں جہنّمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سَخْت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بُری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحْسانات بھلا کر کوسنا شُروع کر دیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پِھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہیے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بار عید کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا: ''اے عورَتو! صَدَقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنّمی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

دیکھا ہے۔'' خواتین نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس کی وجہ؟ فرمایا: ''اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔''

(بُخاری ج ۱ ص ۱۲۳ حدیث ۳۰٤)

پڑوسیوں کی اَہمِیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور بِلا مَصْلَحتِ شَرْعی ان کے احترام میں کمی نہ کرے۔ ایک شخص نے **حُضُور** سراپائے نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ باعَظَمت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچّھا کیا یا برا؟ فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سُنو کہ تم نے اچّھا کیا، تو بیشک تم نے اچّھا کیا اور جب یہ کہتے سُنو کہ تم نے بُرا کیا، تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔''

(اِبن ماجه ج ٤ ص ٤٧٩ حدیث ٤٢٢٣)

اعلٰی کردار کی سند

اللہُ اکبر! پڑوسیوں کی اس قدر اَہمِیَّت کہ **''کیریکٹر سرٹیفکیٹ''** ان کے ذَرِیْعے ملے۔ افسوس! پھر بھی آج پڑوسیوں کو کوئی خاطِر میں نہیں لاتا۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفَیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑوسیوں کی اَہَمِیَّت دل میں پیدا ہو گی اور ان کے احترام کا ذِہْن بنے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا

محلّہ باغِ مدینہ بن جائے گا۔

بہار آئے مَحَلّے میں مِرے بھی یا رسولَ اللہ
اِدھر بھی تو جھڑی برسے کوئی رَحمت کے بادل سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ قافِلہ کیسا ہو؟

سفر میں جو امیر قافلہ ہو اُس کو اپنے رُفَقا کا اِحترام اور ان کی بَہُت زیادہ خدمت کرنی چاہیے۔ چنانچِہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''سفر میں وُہی **امیر** ہے جو اُن کی خدمت کرے، جو شخص خدمت میں بڑھ گیا تو اُس کے رُفَقا کسی عمل میں اُس سے نہیں بڑھ سکتے ہاں اگر ان میں سے کوئی شہید ہو جائے تو وُہی بڑھ جائے گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۳۳٤ حدیث۸٤٠٧)

بچی ہوئی چیزیں دوسروں کو دینے کی ترغیب

ایک موقع پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفر میں ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس زائد سُواری ہو وہ بے سُواری والے کو عطا کر دے اور جس کے پاس بچی ہوئی خُوراک ہو وہ بغیر خوراک والے کو کھلا دے'' اور اِسی طرح دوسری چیزوں کے متعلّق ارشاد فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسی طرح مال کی مختلف اَقسام ذِکر فرمائیں حتّٰی کہ ہم نے محسوس کیا کہ بچی ہوئی چیز میں سے کسی کو اپنے پاس رکھ لینے کا حق ہی نہیں ہے۔ (مُسلِم ص۹٥۲ حدیث۱۷۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ما تحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا

ایک امیرِ قافلہ ہی نہیں، ہر ایک کو اپنے ما تَحتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا ضَروری ہے جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، **دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہِدایت نشان ہے: "تم میں سے ہر ایک **نگران** ہے اور نگرانی کے مُتعلِّق سب سے پوچھ گچھ ہوگی **بادشاہ** نگران ہے، اُس کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور **مَرد** اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور **عورت** اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا۔" (بُخاری ج ۲ ص ۱۱۲ حدیث ۲۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ما تَحتوں کے احتِرام کا وہ جذبہ نصیب ہوگا کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر فرد خوش ہو کر آپ کو "دعائے مدینہ" سے نوازا کرے گا۔ ؎

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں
مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمذی)

کاموں کی تقسیم

دَورانِ سفر کسی ایک پر سارا بوجھ ڈال دینے کے بجائے کاموں کی آپس میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ چُنانچِہ ایک مرتبہ کسی سفر میں صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے بکری ذَبْح کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا، کسی نے اپنے ذِمّے ذَبْح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا نیز کوئی پکانے کا ذِمّے دار ہوگیا، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لکڑیاں جَمْع کرنا میرے ذِمّے ہے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان عرض گزار ہوئے: آقا! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا: ''یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم یہ کام (بخوشی) کرلو گے مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ تم لوگوں میں نمایاں رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اِس کو پسند نہیں فرماتا۔''

(خلاصة سير سيد البشر لمحب الدين الطبري ص٧٥ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اپنی نِشَسْت پر جگہ دیجئے

ٹرین یا بس وغیرہ میں اگر نِشَسْتیں کم ہوں تو یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ بعض بیٹھے ہی رہیں اور بعض کھڑے کھڑے ہی سفر کریں۔ ہونا یہ چاہیئے کہ موقع محل کی مناسبت سے سارے باری باری بیٹھیں اودوسروں کیلئے اپنی نِشَسْت ایثار کرکے ثواب کمائیں اور سیٹ ایثار کرکے اس صورت میں بھی ثواب کمایا جاسکتا ہے جبکہ سیٹ کی بکنگ کروا رکھی ہو کہ بکنگ کروانے سے ایثار کرنا کوئی مَنْع نہیں ہوجاتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ

فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدْر میں فی اونٹ تین افراد تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ ابولُبابہ اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری میں شریک تھے۔ دونوں حضْرات کا بیان ہے کہ جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو ہم دونوں عرض کرتے کہ سرکار! آپ سوار ہی رہیۓ، حُضُور کے بدلے ہم پیدل چلیں گے۔ ارشاد ہوتا: ''تم مجھ سے زِیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں بہ نسبت تمہارے ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں۔'' (یعنی مجھ کو بھی ثواب چاہئے پھر میں کیوں پیدل نہ چلوں!) (شرحُ السّنۃ ج ٥ ص ٥٦٦ حدیث ٢٦٨٠)

مَدَنی قافِلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ جَمع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی نِشَسْت دوسروں کو پیش کرنے کیلئے **ایثار کا جذبہ** پیدا ہوگا اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفرِ حج و دیدارِ مدینہ بھی نصیب ہوگا اور اِثنائے سفر بھی مدینے کے مسافروں کیلئے مِنٰی شریف، مُزدَلِفہ شریف، عَرَفات شریف اور مکّۂ مکرّمہ و مدینۂ منوّرہ زادَھُمَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا میں دیوانگی کے ساتھ نِشَسْتیں پیش کرتے رہنے کی سعادتیں ملتی رہیں گی۔ ؎

یارب! سوئے مدینہ مَستانہ بن کے جاؤں
اُس شمعِ دو جہاں کا پروانہ بن کے جاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زِیادہ جگہ نہ گھیرئیے

اجتماعات وغیرہ میں جہاں لوگ زیادہ ہوں وہاں اپنی سَہولت کیلئے زیادہ جگہ گھیر کر دوسروں کیلئے تنگی کا باعث نہیں بننا چاہئے۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُ نا سَہل بن مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنھما کا بیان ہے، میرے والدِ گرامی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جِہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں (یعنی ضَرورت سے زیادہ جگہ گھیر لی) اور راستہ روک لیا۔ اِس پر رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک آدَمی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے، ''بیشک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اُس کا کچھ جہاد نہیں۔'' (ابوداؤد ج۳ ص۵۸ حدیث۲۶۲۹)

آنیوالے کیلئے سَرَکْنا سُنّت ہے

جو لوگ پہلے سے بیٹھے ہوں اُن کے لئے سنَّت یہ ہے کہ جب کوئی آئے تو اس کیلئے سَرکیں۔ حضرتِ سیّدُ نا واثِلہ بن خَطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ ایک شَخْص تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں تشریف فرما تھے۔ رَحْمتِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس کیلئے اپنی جگہ سے سَرک گئے۔ اُس نے عرض کی: **یارسولَ اللہ**! صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جگہ کُشادہ موجود ہے، (آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَرَکنے کی تکلیف کیوں فرمائی!)

فرمایا: ''مسلمان کا حق یہ ہے کہ جب اُس کا بھائی اُسے دیکھے اُس کیلئے سَرک جائے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٤٦٨ حدیث٨٩٣٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھوڑی سی جگہ میں بَرَکت ہو گی دوسروں کیلئے سَرَکنے کی سنّت پر عمل کا ذِہْن بنے گا اور اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **جنّتُ الْبَقِیع** میں کُشادہ ترین جگہ نصیب ہوگی۔

زاہدینِ دُنیا بھی رَشک کرتے عاصی پر

میں بقیعِ غَرقَد میں دَفْن ہو اگر جاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں سے چُھپا کر بات کرنا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم، رَحْمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ **مُحْتَشَم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم تین ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چُھپکے چُھپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بَہُت سے لوگ نہ آ جائیں، یہ اِس وجہ سے کہ اِس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔'' (بُخاری ج٤ ص١٨٥ حدیث ٦٢٩٠) (کہ شاید میرے مُتعلِّق کچھ کہہ رہے ہیں یا یہ کہ مجھے اِس لائق نہ سمجھا جو اپنی گفتگو میں شریک کرتے وغیرہ)

گردن پھلانگنا

جو لوگ جُمُعہ کو پہلے سے اگلی صَفوں میں بیٹھ چکے ہوں، دیر سے آنے والے کو اُن کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پل بنایا۔'' (تِرمِذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہوں گے۔

(حاشیۂ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۶۱، ۷۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ جُمُعہ کیلئے جلد مسجِد میں حاضِر ہو جانا چاہئے، اگر دیر ہو گئی، خُطبہ شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں پہنچا تھا وہیں رُک جائے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بحالتِ خُطبہ چلنا **حرام** ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وَقت آیا کہ خُطبہ شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہو گا اور حالِ خُطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۳۳۳) مزید فرماتے ہیں: خُطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) **حرام** ہے۔

(اَیضاً ص ۳۳۴)

دو کے بیچ میں گُھسنا

اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان جا گھسنا سخت بداَخلاقی اوراحترامِ مسلم کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ چُنانچہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جدائی کردے۔''[1] (یعنی ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان بیٹھ جانا حلال نہیں) حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِوایت کے مُطابِق جو حلقے کے بیچ جا بیٹھے ایسا آدمی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانی ملعون ہے۔[2] **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ایک شخص دوسرے کواُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے مگر بیٹھنے والے کُشادگی کردیا کریں۔ (مُسلِم ص ۱۱۹۹ حدیث ۲۱۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اپنی مجلس سے اُٹھے اور پھر واپَس آجائے تو اپنی جگہ کا وُہی زِیادہ حقدار ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۱۷۹)

صف میں چادر رکھ کر جگہ روکنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کوئی شخص مسجِد میں آیا ایک جگہ بیٹھا پھر وُضو کیلئے گیا اور اپنا کپڑا وہاں چھوڑ کر گیا،

مدینہ

[1] ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٤٤ حدیث ٤٨٤٥۔ [2] تِرمِذی ج ٤ ص ٣٤٦ حدیث ٢٧٦٢

دوسرا شخص اُس کپڑے کو اُٹھا کر وہاں نہ بیٹھے کہ بیٹھنے والے کا قبضہ سابق (یعنی پہلے سے) ہو گیا ہے۔ (مگر یہ قبضہ تھوڑی دیر کیلئے ہے جیسا کہ آگے چل کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) ایسا قبضہ تھوڑی دیر کیلئے مُسَلَّم (یعنی مانا جاتا) ہے جیسا (کہ) کپڑا رکھ کر وُضو کو جانے میں، نہ یہ کہ مسجد میں اپنی کوئی چیز رکھ دیجئے اور وہ جگہ ہمیشہ آپ کیلئے مخصوص ہو جائے کہ جب آیئے دوسروں پر تَقدیم (یعنی فوقیّت) پایئے، یہ ہرگز نہ جائز نہ مقبول۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سنّتوں بھرے سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے جمع کروانے کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجلس کے آداب، دوسروں کی حق تلفیوں اور دِل آزاریوں سے اِجتِناب اور اِحترامِ مسلم بجالانے کا ذِہن بنے گا اور اِس مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ حج و زیارتِ مدینہ کا شَرَف حاصِل ہوگا اور وہاں بھی اِن سنّتوں پر عمل نصیب ہوگا۔ ؎

تیرے دیوانے سب، آئیں سُوئے عَرَب
دیکھیں سارے حَرَم، تاجدارِ حَرَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل نہ دُکھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسلم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان

کے تمام حُقُوق کا لحاظ رکھا جائے اور بِلا اجازتِ شَرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہ دکھایا، نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اڑایا نہ کسی کو دُھتکارا نہ کبھی کسی کی بے عزّتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا، بلکہ ؎

لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں مُنہ لگانے کے قابل

اُسوۂ حَسَنہ

اِحترامِ مسلم بجالانے کیلئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حَسَنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پَیروی کرنی ہوگی۔ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پَیروی بہتر ہے۔

اَخلاقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے آقا، مکّے مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ مکرّم، معظّم اور محترَم ہیں اور ہر حال میں آپ کا اِحترام کرنا ہم پر فرضِ اعظم ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں سیِّدُ المُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ حَسَنَہ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشِش کروں گا جو بِالخُصُوص اِحترامِ مسلم کیلئے ہماری رہنُما ہیں۔

❁ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر وَقْت اپنی زَبان کی حفاظت فرماتے اور صِرْف کام ہی کی بات کرتے ❁ آنے والوں کو مَحَبَّت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ❁ قوم کے معزَّز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرّر فرما دیتے ❁ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتے ❁ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ❁ لوگوں کی اچّھی باتوں کی اچّھائی بیان کرتے اور اس کی تقویَت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❁ ہر مُعامَلے میں اِعتدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ❁ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ❁ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر رہنے والے ہر فرد کو یِہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں ❁ خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقْت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ❁ جب کسی سے مُصافَحَہ فرماتے (یعنی ہاتھ مِلاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پَہَل نہ فرماتے ❁ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

سخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس عِلْم، بُردباری، حیا، صَبْر اور اَمانت کی مجلس تھی ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزّتی) ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہوجاتی تو اُس کو شُہرت نہ دی جاتی[1] ۞ جب کسی کی طرف متوجِّہ ہوتے تو مکمَّل توجُّہ فرماتے[2] ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے[3] ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے[4] ۞ سلام میں پَہَل فرماتے[5] ۞ بچّوں کو بھی سلام کرتے ۞ جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکارتا، جواب میں "لَبَّیك" (یعنی میں حاضِر ہوں) فرماتے[6] ۞ اہل مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ۞ اکثر قِبلہ رُو بیٹھتے ۞ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ۞ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے مُعاف فرمادیا کرتے[7] ۞ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارَک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زوجہ وغیرہ) کو مارا[8] ۞ گفتگو میں نرمی ہوتی[9]، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "**اللہ تَعالٰی** کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں[10]" ۞ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گِن سکتا تھا[11] ۞ طبیعت میں

---

[1] شمائل ترمذی ص۱۹۲۔۱۹۳ وغیرہ مُلَخَّصاً۔ [2] شُعَبُ الْاِیمان حدیث ۱۴۳۰۔ [3] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۴۴۲۔ [4] شمائل ترمذی ص۲۰۳۔ [5] شُعَبُ الْاِیمان حدیث ۱۴۳۰۔ [6] وسائل الوصول ص۲۰۷۔ [7] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۴۴۸، ۴۴۹۔ [8] شمائل ترمذی ص۱۹۷۔ [9] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۴۵۱۔ [10] مُسلِم ص۱۳۹۸ حدیث ۲۵۹۱۔ [11] بخاری حدیث ۳۵۶۷

نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے ❁ نہ چلاتے ❁ سَخْت گفتگو نہ فرماتے ❁ کسی کو عیب نہ لگاتے ❁ بُخْل نہ فرماتے ❁ اپنی ذات والا کو بِالْخُصُوص تین چیزوں، جھگڑے، تکبُّر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❁ کسی کا عَیْب تلاش نہ کرتے ❁ صِرْف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں) باعِث ثواب ہو ❁ مسافر یا اجنبی آدمی کے سَخْت کلامی بھرے سوال پر بھی صَبْر فرماتے ❁ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتّہ اگر کوئی حد سے تجاوُز کرنے لگتا تو اُس کو مَنْع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے[۱] ❁ سادگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی[۲] ❁ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرما لیتے[۳] ❁ کبھی قَہْقَہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے[۴] ❁ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)[۵] حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[۶]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں

اُن تبسُّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[۱] شمائل ترمذی ص۱۹۹-۲۰۰ مُلَخَّصاً [۲] اَخلاقُ النّبی وآدابہ ص۱۰ [۳] وسائل الوصول ص۱۸۹۔
[۴] اِحیاءُ الْعُلوم ج۲ ص۴۴۶ [۵] اِحیاءُ الْعُلوم ج۲ ص۴۵۳ [۶] شمائل ترمذی ص۱۳۶۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قطعِ رحمی حرام ہے“ کے 13 حُروف کی نسبت سے صِلۂ رِحمی کے 13 مَدَنی پھول

❁ فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط [1]

ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور **اللہ** سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو۔“ اس آیتِ مبارَکہ کے تحْت ”تفسیرِ مَظہری“ میں ہے: یعنی تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے تعلُّق توڑنے) سے بچو۔[2]

❁ **7 فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحمی کرے[3] ﴿۲﴾ قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں تین قسم

مدینہ

[1] پ ٤، اَلنّساء: ١۔ [2] تفسیرِ مظھری ج ٢ ص ٣۔ [3] بخاری ج ٤ ص ١٣٦ حدیث ٦١٣٨

کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلَۂ رِحْمی کرنے والا[1] ﴿۳﴾ رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا[2] ﴿۴﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ **صِلَۂ رِحْمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو[3] ﴿۵﴾ بے شک افضل ترین صَدقہ وہ ہے جو دشمنی چُھپانے والے رِشتے دار پر کیا جائے[4] ﴿۶﴾ جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر **اللہ** کی رَحْمت کا نزول نہیں ہوتا[5] ﴿۷﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اِس پر ظُلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اِسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اِس سے قَطْعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے (اَلْمُستَدرَك ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵) ❁ حضرتِ سیِّدُ نافقیہ ابُواللّیث سَمَرقَندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں، صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے، فِرِشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے، عُمر بڑھتی ہے، رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے، فوت ہوجانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے، وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ لوگ اس

---

[1]: اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۹۹ حدیث ۲۵۲۶ ۔ [2]: بُخاری ج۴ ص۹۷ حدیث ۵۹۸۴ ۔ [3]: مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰۴ ۔ [4]: ایضاً ج۹ ص۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹ ۔ [5]: اَلزَّواجِر ج۲ ص۱۵۳

کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں (تَـنبیہُ الغافِلین ص ۷۳) ۞ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 558 تا 560 پر ہے: **صِلَۂ رِحْم** کے معنیٰ **رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتّفاق ہے کہ **صِلَۂ رِحْم** ''واجِب'' ہے اور قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنا) ''حرام'' ہے۔ جن رِشتے والوں کے ساتھ صلۂ (رِحْم) واجب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحْرم** ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہِر یِہی قولِ دُوُم ہے، **احادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بِلا قید) ذَوِی الْقُربٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اِسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تَفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحْم مَحْرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بقیّہ رِشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) ۞ **صِلَۂ رِحْمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا،

ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا (دُرَر ج ۱ ص ۳۲۳) ❁ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تا کہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کر لے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے) ❁ صِلَۂ رِحْمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامل دَرَجے کا صِلَۂ رِحْم) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (ایضاً)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ صفر المظفّر ۱۴۳۶ھ

03-12-2014

بیان:3

زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (33 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں بیٹیوں سے مَحَبّت بڑھتی ہوئی محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(اَلْفِردَوس ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

﴿۱﴾ زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوکر عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم زمانۂ جاہِلیَّت میں بُت پَرست تھے اپنی اَولاد کو مار ڈالتے تھے، میری ایک **بیٹی** تھی، جب میں اُسے بُلاتا تو خوش ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا تو خوشی خوشی میرے پیچھے چلنے لگی، ہم نزدیک ہی ایک کُنویں پر پہنچے، **میں** نے

اُس کا ہاتھ پکڑا اور کُنویں میں پھینک دیا! (بے چاری رو رو کر) ابّو جان! ابّو جان! چلّاتی رَہ گئی (اور میں وہاں سے چل دیا۔) (یہ سن کر) رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ کرم (یعنی مُبارَک آنکھوں) سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام زمانۂ جاہِلیَّت میں ہونے والے گناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔''

(سُنَنِ دارِمی ج ۱ ص ۱٤ حدیث ۲ مُلَخَّصاً)

﴿۲﴾ ابّو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟

ایک شخص نے عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے اسلام کی حَلاوت یعنی مٹھاس نصیب نہیں ہوئی، زمانۂ جاہِلیَّت میں میری ایک **بیٹی** تھی، میں نے اپنی بیوی کو حکم دیا کہ اسے (عُمدہ لباس وغیرہ سے) آراستہ کرے، پھر میں اُسے ساتھ لے کر گھر سے چلا، ایک گہرے گڑھے کے پاس پَہُنچ کر اُسے اندر پھینکنے لگا تو اُس نے (بے قراری کے ساتھ روتے ہوئے) کہا: یَـا اَبَـتِ قَتَـلْتَنِیْ ؟ یعنی **ابّو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟** مگر میں نے (اُس کے رونے دھونے، چیخنے چلّانے کی پروا کئے بِغیر) اُسے اُس گہرے گڑھے میں پھینک دیا! **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جب اپنی بیٹی کا یہ جملہ (ابّو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟) یاد آتا ہے (بے چین ہو جاتا ہوں) پھر مجھے

کسی چیز میں لُطف نہیں آتا۔ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام زمانۂ جاہِلِیَّت میں ہونے والے گناہوں کو مِٹا دیتا ہے جبکہ اسلام کی حالت میں (یعنی مسلمان سے) سرزد ہونے والے گناہوں کو اِستِغفار مٹاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر ج۷ ص ۲۲۵ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''اِستِغفار'' کا معنٰی مغفِرت کی دُعا کرنا ہے اور دعائے مغفِرت صغیرہ وکبیرہ دونوں قسم کے گناہوں کیلئے کی جاتی ہے، لہٰذا **اللہ** تَعَالٰی چاہے تو اپنی رَحْمت سے یہ دعا قبول فرما کر چھوٹے بڑے سب گناہ معاف فرمادے۔ البتّہ عام اعمال کے متعلّق محدّثین ِکرام وعُلَمائے عُظّام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے اس مسئلے کی صَراحت فرمائی ہے کہ کبیرہ گناہ صِرْف توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور دیگر اعمال میں جہاں گناہوں کی مُعافی کی بشارت ہو وہاں صرف صغیرہ گناہوں کی مُعافی مُراد ہوتی ہے۔

﴿۳﴾ آٹھ بیٹیوں کو زندہ درگور کیا!

حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن عاصِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: میں نے زمانۂ جاہِلِیَّت میں اپنی **آٹھ بیٹیوں** کو زندہ دَرگور (یعنی زندہ دفن) کِیا ہے۔ محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر ایک کے بدلے ایک غلام آزاد کرو۔'' عرض کی: میرے پاس اونٹ ہیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک بَدَنہ نَحْر (یعنی اونٹ کی قُربانی) کردو۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۲ ص ۲۳۱ حدیث ۳۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچ لرزہ خیز وارِداتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ''بیٹی'' کو زندہ دَفْن کر دینے کے تعلُّق سے دَورِ جہالت کی جھلکیاں مُلاحَظہ کیں۔ افسوس! ایک بار پھر بعض لوگ اسلامی تعلیمات بُھلا دینے کے باعِث **بیٹی** کی ولادت کو بُرا سمجھنے اور بے رَحْمی کا مُظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ جس کی بِنا پر آئے دن قتل و غارت گری کی وارِداتیں ہو رہی ہیں، نیٹ پر دی ہوئی **5 لرزہ خیز وارِداتیں** بِالتَّصرف پیش کی جاتی ہیں: ﴿۱﴾ **مَعَاذَاللہ** زمانۂ جاہِلیَّت کی یاد تازہ ہوگئی، چَھٹی بیٹی کی پیدائش پر ظالم باپ نے 10 دن کی بچّی کو پانی کے ٹب میں ڈبو کر مار ڈالا، اِحتِجاج پر بیوی کو بھی سوتے میں فائرنگ کرکے قتل کر دیا، مُلزِم کو گرفتار کر لیا گیا ﴿۲﴾ چند ہفتے پہلے ایک شخص نے بیٹی پیدا ہونے پر بیوی کو آگ لگا کر مار دیا تھا ﴿۳﴾ جولائی میں بیٹی کی پیدائش پر 25 سالہ بیوی کو شوہر اور سُسرالیوں نے زندہ جلا دیا تھا ﴿۴﴾ مجازی عشق کی بنیاد پر دونوں میں لو میرج ہو گیا۔ **اللہ** تَعَالٰی نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں دیں۔ کچھ عرصے بعد تیسری بیٹی کی ولادت ہوئی، اس پر آگ بگولہ ہو کر بے وُقوف شَوہَر نے بیوی کو اس بے دردی سے مارا کہ وہ بے ہوش ہوگئی اور اسپتال پُہنچ کر بے چاری نے دم توڑ دیا ﴿۵﴾ **ایک دن کی بچّی کو زندہ دَفْن کر دیا:** پنجاب (پاکستان) کے ایک دِیہاتی عَلاقے میں **بے رَحْم باپ نے ایک دن کی بچّی**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

کو زندہ دَفْن کر دیا! پولیس نے مُلزِم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابِق مُلزِم کے گھر چھٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ ظالم باپ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی بدصورت تھی، اس کا چِہرہ بگڑا ہوا تھا جس پر اس نے ڈاکٹر سے بچّی کو زہریلا انجکشن لگانے کو کہا، ڈاکٹر کے اِنکار پر اس نے بچّی کو زندہ دَفْن کر دیا۔ (روزنامہ جنگ آن لائن 14 جولائی 2012 بِالتصرف)

زندہ بچّی پریشر کوکر میں ڈال کر چولھے پر چڑھا دی اور...

کشمیر کے کسی عَلاقے میں ایک شخص کی 5 بچّیاں تھیں اور چھٹی بار وِلادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچّی جَنی تو میں تجھے نَومولود بچّی سمیت قتل کر دوں گا۔ ہجری سن 1426 کے رَمَضانُ المبارک کی تیسری شب (8-10-2005) پھر بچّی ہی کی ولادت ہوئی۔ صُبْح کے وَقْت بچی کی ماں کی چیخ پکار کی پروا کئے بِغیر اس بے رَحْم باپ نے (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چولھے پر چڑھا دیا! یکا یک پریشر کُکر پھٹا اور ساتھ ہی **خوفناک زلزلہ** آ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچّی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالِباً اِسی کے ذَرِیعے اس دَرْدناک قصّے کا انکِشاف ہوا۔ اِس زلزلے میں ایک اِطّلاع کے مُطابِق **دو لاکھ سے زائد** افراد فوت ہوئے۔

اللّٰہ چاہے تو بیٹا دے یا بیٹی یا کچھ نہ دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے **بیٹی** کو عَظَمت بخشی اور اس کا وقار بُلند کیا ہے، مسلمان

Go To Index

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عاجِز بندہ اوراس کے اَحکام کا پابند ہوتا ہے، **بیٹا** ملے یا **بیٹی** یا **بے اولا د** رہے ہر حال میں اِسے راضی بَرِضا رہنا چاہیے ۔پارہ 25 **سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی** کی آیت:49 اور 50 میں ارشاد ہوتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًاۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًاؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: **اللہ** ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ عِلم وقدرت والا ہے۔

بعض اَنبِیاءِ کِرام کی اولاد کی تعداد

''خزائنُ الْعِرفان '' میں آیت نمبر 50 کے اِس حصّے (جسے چاہے بانجھ کر دے) کے تَحْت ہے: (یعنی) ''کہ اُس کے اولاد ہی نہ ہو، وہ (یعنی **اللہ** تَعَالٰی) مالِک ہے، اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے، جسے جو چاہے دے۔اَنْبِیا ءعلَیھِمُ السّلام میں بھی یہ سب صورَتیں پائی جاتی ہیں، حضرتِ لُوط وحضرتِ شُعیب علیھما السّلام کے صِرْف **بیٹیاں** تھیں، کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرْف فَرزَند (یعنی بیٹے) تھے،کوئی دُخْتَر (یعنی بیٹی) ہوئی ہی نہیں اور سیِّدِ اَنْبِیا ءحبیبِ خدا محمّدِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** تَعَالٰی نے چار فَرزَند

عطا فرمائے اور چار صاحِب زادیاں۔'' (خزائن العرفان ص ۸۹۸)

حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس اولاد کی تعداد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چار فرزَند ہونے کا اگرچِہ ''خَزائنُ الْعِرفان'' میں ذِکر ہے مگر اِس میں اختِلاف ہے، تین شہزادوں کا بھی قول ہے اور دو کا بھی۔ چُنانچِہ ''تذکِرۃُ الانبِیاء'' صَفْحہ 827 پر ہے: آپ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلَّم) کے تین بیٹے تھے: **قاسم**، **ابراہیم**، **عبدُ اللّٰہ**۔ خیال رہے کہ طیِّب، مُطَیَّب، طاہِر اور مُطَہَّر اِنہیں (یعنی حضرتِ عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے اَلقاب تھے، یہ کوئی علیٰحدہ بیٹے نہیں تھے۔ (تذکرۃ الانبیاء ص ۸۲۷)

حضرتِ علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''**سیرتِ مصطفٰے**'' صَفْحہ 687 پر لکھتے ہیں: اس بات پر تمام مؤرِّخین (مُ۔اَرْ۔رِخین) کا اِتِّفاق ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی اولادِ کرام کی تعداد چھ ہے۔ دو فرزَند حضرتِ **قاسم** و حضرتِ **ابراہیم** (رضی اللہ تعالٰی عنہما) اور چار صاحِبزادیاں حضرتِ **زینب** و حضرتِ **رُقَیَّہ** و حضرتِ **اُمِّ کلثوم** و حضرتِ **فاطِمہ** (رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ) لیکن بعض مؤرِّخین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ایک صاحِبزادے **عبدُاللّٰہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) بھی ہیں جن کا لقب طیِّب و طاہِر ہے۔ اس قول کی بِنا پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مقدّس اولاد کی تعداد **سات** ہے یعنی تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں۔ (سیرتِ مصطفٰی ص ٦٨٧)

”خاتونِ جنّت“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے بیٹیوں کے فضائل پر مَبنی 8 فرامینِ مصطفٰے

﴿۱﴾ **بیٹیوں** کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ مَحَبَّت کرنے والیاں ہیں۔[۱] ﴿۲﴾ جس کے یہاں **بیٹی** پیدا ہوا اور وہ اُسے اِیذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو **بیٹی** پر فضیلت دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو **جنّت** میں داخِل فرمائے گا۔[۲] ﴿۳﴾ جس شخص پر **بیٹیوں** کی پَروَرِش کا بوجھ آ پڑے اور وہ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک (یعنی اچّھا برتاؤ) کرے تو یہ **بیٹیاں** اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔[۳] ﴿۴﴾ جب کسی کے ہاں **لڑکی** پیدا ہوتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: ”اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ اَھۡلَ الۡبَیۡت یعنی اے گھر والو! تم پر سلامَتی ہو۔“ پھر فِرِشتے اُس **بچّی** کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں (یعنی کمزور) سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اِس ناتُواں جان کی پرورِش کی ذمّے داری لے گا، قِیامت تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد اُس کے شامِلِ حال رہے گی۔[۴] ﴿۵﴾ جس کی **تین بیٹیاں** ہوں، وہ ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے تو اُس کے لئے **جنّت** واجِب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو؟ فرمایا: ”اور دو ہوں تب بھی۔“ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟ فرمایا: اگر ایک ہو تو

مدینہ

[۱] مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۶ ص۱۳۴ حدیث۱۷۳۷۸ [۲] المستدرک ج ۵ ص ۲۴۸ حدیث ۷۴۲۸ [۳] مسلم ص ۱۴۱۴ حدیث ۲۶۲۹ [۴] مجمع الزوائد ج۸ ص۲۸۵ حدیث ۱۳۴۸۴

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنَّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

بھی[1]۔ ﴿۶﴾ جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ اُن کی اچّھی طرح پَروَرِش کرے اور ان کے مُعامَلے (مُ۔عا۔مَلے) میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے تو اُس کیلئے **جنّت** ہے[2]۔ ﴿۷﴾ جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے تو وہ **جنّت** میں داخِل ہوگا[3]۔ ﴿۸﴾ جس نے اپنی دو **بیٹیوں** یا دو **بہنوں** یا دو رِشتے دار **بچّیوں** پر ثواب کی نیّت سے خَرچ کیا یہاں تک کہ **اللہ** تَعَالٰی اُنہیں بے نیاز کر دے (یعنی ان کا نِکاح ہو جائے یا وہ صاحِبِ مال ہو جائیں یا ان کی وفات ہو جائے) تو وہ اس کیلئے آگ سے آڑ ہو جائیں گی[4]۔

بیٹی پر ماہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت

حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جب مَحبوبِ ربُّ الْعِزّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضِر ہوتیں تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہو کر ان کی طرف متوجِّہ ہو جاتے، پھر اپنے پیارے پیارے ہاتھ میں اُن کا ہاتھ لے کر اُسے بوسہ دیتے پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیِّدَتُنا بی بی **فاطِمہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں

مدینہ

[1] معجم الاوسط ج٤ ص٣٤٧ حدیث ٦١٩٩ مُلَخّصاً [2] ترمذی ج ٣ ص ٣٦٧ حدیث ١٩٢٣ [3] ترمذی ج ٣ ص ٣٦٦ حدیث ١٩١٩ [4] مسند امام احمد بن حنبل ج ١٠ ص ١٧٩ حدیث ٢٦٥٧٨

اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ٤٥٤ حدیث ٥٢١٧)

بڑی شہزادی کو ظالم نے نیزہ مار کر۔۔۔

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو کہ اِعلانِ نُبُوَّت سے دس سال قبل مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بَدْر کے بعد حُضُور پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادے سے اُونٹ پر سُوار ہو کر مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے باہَر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا، ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اُونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حَمْل ساقِط ہو گیا (یعنی بچّہ اسی وَقْت پیٹ میں ہی فوت ہو گیا)۔ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسۡلِیۡم کو اس واقِعے سے بَہُت صدمہ ہوا۔ چُنانچِہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: **ھِیَ اَفۡضَلُ بَنَاتِیۡ اُصِیۡبَتۡ فِیَّ** یعنی ''یہ میری بیٹیوں میں اس اعتِبار سے افضل ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔'' جب 8 ہجری میں حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کا انتِقال ہو گیا تو سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارَک ہاتھوں سے انہیں قَبْر میں اُتارا۔

(شَرۡحُ الزُّرۡقانی عَلَی الۡمَواھِب ج ٤ ص ٣١٨ ماخوذاً)

نواسی کو انگوٹھی عطا فرمائی

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: نَجّاشی

بادشاہ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں کچھ زیورات کی سوغات بھیجی جن میں ایک **حبشی نگینے والی انگوٹھی** بھی تھی۔ **اللہ** کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس انگوٹھی کو چھڑی یا مبارَک اُنگلی سے مَس کیا (یعنی چھوا) اور اپنی بڑی شہزادی سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پیاری بیٹی یعنی اپنی نواسی **اُمامہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کو بلایا اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچّی! اسے تم پہن لو۔'' (ابوداوٗد ج ٤ ص ١٢٥ حدیث ٤٢٣٥)

نواسی اپنے نانا جان کے مُبارَک کندھے پر

''**بُخاری** شریف'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) **اُمامہ** بنتِ **ابُوالْعاص** رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اپنے مبارَک کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وَقْت انہیں اُتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اُٹھا لیتے۔ (بُخاری ج ٤ ص ١٠٠ حدیث ٥٩٩٦)

حدیثِ پاک کے نماز والے حصّے کی شَرْح

شارِحِ بُخاری مفتی شریفُ الْحق امجدی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: چھوٹے بچّے کو گود میں لے کر نَماز پڑھنے کے بارے میں (بعض لوگوں کا) یہی خیال ہے کہ نَماز نہیں ہوگی، اس واہِمے (یعنی گمان، خیال) کو خَتْم کرنے کے لئے **امام بُخاری** (عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی) نے یہ باب باندھا اور یہ حدیث ذِکْر فرمائی۔ اگر چھوٹے بچّے کا جسم اور

کپڑے پاک ہوں اور اُتارنے اور گود میں لینے میں **''عملِ کثیر''** نہ ہوتا ہو تو چھوٹے بچّے کو گود میں لے کر نَماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (نزہۃ القاری ج۲ص۱۹۸) ''تفہیمُ البخاری'' میں اس حدیثِ پاک کے تحت ہے: سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیانِ جواز کے لئے اس طرح کیا تھا، یہ آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے مکروہ نہ تھا (بلکہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں باعثِ ثواب تھا)۔ (تفہیم البخاری ج۱ص۸٦٤)

''عملِ کثیر'' کی تعریف

اوپر دی ہوئی شَرح میں **''عملِ کثیر''** کا تذکرہ ہے، اِس ضِمن میں عرض ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''نَماز کے اَحکام''** صَفْحہ 242 تا 243 پر ہے: ''عملِ کثیر'' نَماز کو فاسِد کردیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی **عملِ کثیر** ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو **عملِ قلیل** ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۲ص٤٦٤)

گود میں بچّہ لے کر نَماز پڑھنے کا مسئَلہ

بہارِ شریعت جلد 1 صَفْحَہ 476 پر ہے: اگر گود میں اتنا چھوٹا بچّہ لے کر نَماز پڑھی کہ

خوداس کی گود میں (بچّہ) اپنی سَکَت (یعنی طاقت) سے نہ رُک سکے بلکہ اس (یعنی نمازی) کے روکنے سے تھَما ہوا ہواوراس کا بدن یا کپڑا بقدرِ مانِعِ نَماز ناپاک ہے، تو نَماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اُٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سَکَت (یعنی طاقت) سے رُکا ہوا ہے، اِس (یعنی نَماز پڑھنے والے) کے روکنے کا محتاج نہیں تو نَماز ہوجائے گی کہ اب یہ اسے اُٹھائے ہوئے نہیں پھر بھی بےضَرورت کراہت سے خالی نہیں اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پرنَجاست بھی نہ ہو۔

مسکین ماں کا بیٹیوں پر ایثار (حکایت)

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اُس کی **دو بیٹیاں** بھی تھیں، میں نے اُسے **تین کھجوریں** دیں۔ اُس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی اُس کے دو ٹکڑے کرکے وہ کھجور بھی اُن (یعنی دونوں بیٹیوں) کو کھلادی۔ مجھے اس واقِعے سے بَہُت تَعَجُّب ہوا، میں نے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اس خاتون کے ایثار کا بیان کیا تو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**اللہ** تَعَالٰی نے اِس (ایثار) کی وجہ سے اُس عورت کے لئے جنّت واجِب کردی۔'' (مسلم حدیث ۲۶۳۰ ص ۱٤۱۵)

ایثار کا ثواب

مَاشَآءَاللہ! ''ایثار'' کی بھی کیا بات ہے! کاش! ہم بھی اپنی پسند کی چیزیں ایثار کرنا سیکھ جاتے! ترغیب وتحریص کیلئے یہ حدیثِ پاک سنئے: **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

Go To Index

جو شخص کسی چیز کی خواہِش رکھتا ہو، پھر اُس خواہِش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخْش دیتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۱٤)

دینے میں بیٹیوں سے پہل کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جو بازار سے اپنے بچّوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان (یعنی بچّوں) پر صَدَقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ **بیٹیوں** سے ابتِدا کرے کیونکہ **اللہ** تَعَالٰی **بیٹیوں** پر رَحْم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی **بیٹیوں** پر رَحْمت و شفقت کرے وہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونے والے کی مِثْل ہے اور جو اپنی **بیٹیوں** کو خوش کرے **اللہ** تَعَالٰی بروزِ قِیامت اُسے خوش کرے گا۔'' (اَلْفِردَوس ج ۲ ص ۲٦۳ حدیث ۵۸۳۰)

الٹرا ساؤنڈ کا اَہَم مسئلہ

صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد ''بیٹی'' کی پیدائش کو ناپسند کرنے لگی ہے! اور بعض ماں باپ پیٹ میں بچّہ ہے یا بچّی اِس کی معلومات کے لئے الٹرا ساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں! پھر رپورٹ میں بیٹی کی نشاندہی کی صورت میں بعض تو (**مَعَاذَاللہ**) حَمْل ضائع کروانے سے بھی دَریغ نہیں کرتے۔ الٹرا ساؤنڈ کروانے کا اَہم مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے: اگر مَرَض کا علاج مقصود ہے تو اُس کی تشخیص (تَش۔خِیص۔یعنی پہچان) کیلئے بے پردَگی ہو رہی ہو تب بھی ماہِر طبیب کے کہنے پر عورت کسی مسلمان عورت (اور نہ ملے

Go To Index

تو مجبوری کی صورت میں مَرْد وغیرہ) کے ذَرِیْعے الٹرا ساؤنڈ کروا سکتی ہے۔ لیکن بچّہ ہے یا بچّی اس کی معلومات حاصل کرنے کا تعلُّق چُونکہ علاج سے نہیں اور الٹرا ساؤنڈ میں عورت کے سَتْر (یعنی ان اعضاء مَثَلاً ناف کے نیچے کے حصّے) کی بے پردَگی ہوتی ہے لٰہذا یہ کام مَرْد تو مَرْد کسی مسلمان عورت سے بھی کروانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

الٹرا ساؤنڈ کی غَلَط رپورٹ نے گھر اُجاڑ دیا (دَرْدناک حِکایت)

تمام سائنسی تحقیقات چُونکہ یقینی نہیں ہوتیں لٰہذا بیٹا یا بیٹی کا مُعامَلہ ہو یا کسی اور بیماری کا، الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ دُرُست ہی ہو یہ ضَروری نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** کے ہفتہ وار مقبول سلسلے ”ایسا کیوں ہوتا ہے؟“ کی قِسط 14 ”ظُلْم کی انتہا“ میں ایک پاکستانی لیبارٹرِیَن نے اپنے تجرِبات بیان کرتے ہوئے کچھ اس طرح بتایا کہ ”ایک عورت کے ابتِدائی ایّام کے الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ میں ساتھ آنے والے شوہر نے جب بیٹی کا سنا تو سنتے ہی بے چاری کو طَلاق دے دی! لیکن جب **دن پورے ہوئے اور ولادت ہوئی تو بیٹا پیدا ہو گیا!**“ مگر آہ ! الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ پر اندھا یقین رکھنے والے آدَمی کی نادانی کے سبب اُس دُکھیاری بی بی کا گھر اُجڑ چکا تھا!

بیٹے کی رپورٹ کے باوُجُود بیٹی پیدا ہوئی (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ حَتْمی (یعنی FINAL) نہیں ہوتی، اِس ضِمْن میں ایک اور ”حِکایت“ سَماعَت کیجئے چُنانچِہ ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی

کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میرے ایک کلاس فیلو فوجی افسر ہیں، 2006ء یا 2007ء میں الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ کے مطابق ان کی زَوجہ ایک بیٹے کی ماں بننے والی تھیں۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر میرے دوست کی والِدہ (یعنی ہونے والے بچے کی دادی) نے بڑے چاؤ (یعنی ارمانوں) کے ساتھ پوتے کے (مردانہ) کپڑے تیّار کئے، مگر جب ولادت ہوئی تو **بیٹی** پیدا ہوئی، اب تو دادی کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی، اُس کی جو ناک کٹی (یعنی بے عزّتی ہوئی تو) اُس نے اپنا سارا غُصّہ بیٹی جننے والی بہو کو باتیں سُنا سُنا کر اُتارا۔ (**مَعَاذَاللّٰہ** بہو نے گویا اپنے اِختیار سے بیٹی جنی تھی!)

بیٹی کی 2 رپورٹوں کے باوُجود بیٹا پیدا ہوا

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ الْمدینہ کراچی) میں واقع جامعۃُ الْمدینہ کے ایک مدرِّس کا بیان ہے: 2013ء کی بات ہے، میرے گھر ایک اور بچّے کی آمد مُتوقَّع تھی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایک بیٹا اور **تین بیٹیاں** پہلے سے موجود تھیں۔ طِبّی ضَروریات کی بِنا پر مختلف مہینوں میں تین الٹرا ساؤنڈ ہوئے، پہلا الٹرا ساؤنڈ کرنے والی نے بیٹے کی خبر دی جبکہ مزید دو الٹرا ساؤنڈ ایک تجرِبہ کار لیڈی ڈاکٹر نے کئے اور اُس نے دونوں مرتبہ بیٹی کی نوِید (خوشخبری) سنائی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے میرا ذہن بنا ہوا تھا کہ یہ مُعامَلات ظَنّی ہوتے ہیں یقینی نہیں اور سچّی بات یہ ہے کہ اِس مرتبہ مجھے **بیٹے** کی خواہش تھی (جس کے لئے میں عالِم ومفتی اور دعوتِ اسلامی کا مبلِّغ بنانے جیسی مختلف نیّتیں بھی

کر چکا تھا) اِس لئے میں نے اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کرنا نہیں چھوڑی کہ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایسا بیٹا عطا فرما جو دنیا وآخِرت میں ہمارے حق میں بہتر ہو، لیکن بیٹی کی پیدائش کی صورت میں بھی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہی ادا کرتا کیونکہ جب سے میں نے اپنے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالی شان پڑھا تھا کہ: ''بیٹیوں کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ مَحَبَّت کرنے والیاں ہیں۔[1]'' اپنی بیٹیوں سے میری مَحَبَّت اور بڑھ چکی تھی۔ بَہَرحال 16 ستمبر 2013ء کو جب ولادت ہوئی تو الٹراساؤنڈ کی دو رپورٹوں کے برعکس (یعنی الٹ) **چاند سا مَدَنی مُنّا** تشریف لے آیا، اَلحمدللّٰہِ عَلٰی ذٰلِک (یعنی اس پر **اللہ** تعالٰی کا شکر ہے)۔

اچّھی نیّت سے بیٹے کی خواہِش

یاد رہے! بیٹیوں سے نفرت نہ رکھنے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے والے مسلمان کا **بیٹے** کی ولادت کی خواہِش کرنا اور اِس کے لئے دعائیں مانگنا نیز اَوراد و تعویذات وغیرہ کا استِعمال کرنا بِلا شُبہ جائز بلکہ حافِظ، قاری، عالم، مفتی اور دعوتِ اسلامی کا مبلِّغ وغیرہ بنانے جیسی اچّھی اچّھی نیّتیں ہوں تو کارِ ثواب بھی ہے۔ (یہ نیّتیں بیٹی کے لئے بھی کی جاسکتی ہیں) دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کر کے دعائیں کرنے والوں کی بھی بسا اوقات حسرتیں پوری ہو جاتی ہیں چُنانچِہ اولادِ نَرینہ

مدینہ

[1] مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٦ ص١٣٤ حدیث١٧٣٧٨

سے گود ہری ہونے کی **مَدَنی بہار** ملاحظہ فرمائیے:

مَدَنی منّے کی آمد

قصبہ کالونی (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ بعض خاندان والوں کو آج کل کے ایک عام ذِہن کے مُطابِق وَہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نَرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیّت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مُنّی کی امّی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا: ''**بلال**۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے کی (نیّت کی) بَرَکت سے میرے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صِرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے **دو مَدَنی مُنّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! میرے حُسنِ ظن میں **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت صِرف مجھ تک محدود نہ رہی، ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نَرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے **مَدَنی مُنّے** تولُّد (یعنی پیدا) ہوئے۔ یہ بیان دیتے وَقْت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مَدَنی قافِلہ ذمّے دار کی حیثیّت سے مَدَنی قافلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوشِشیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب   مَدنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو

کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری   پوری ہوں حسرتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُنہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی اِنعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بر آتیں، اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہوجاتیں اور دلوں کی پَژ مُردہ کلیاں کِھل اٹھتی ہیں! مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ہر ایک کی دلی مُراد پوری ہی ہو یہ ضَروری نہیں، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اِس لئے اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا، ایسی صورت میں اُس کی مُنہ مانگی مُراد نہ ملنا یقیناً اُس کیلئے اِنعام ہے۔ مَثَلاً یِہی کہ وہ **اولادِ نَرینہ** مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یِہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے، کیوں کہ مثال کے طور پر اگر بیٹا پیدا ہوتا تو نابینا یا ہاتھ پاؤں سے معذور یا سدا بیمار رہنے والا ہوتا، یا تندرست ہوتا بھی تو بڑا ہو کر ہیرونچی، چور، ڈاکو یا ماں باپ پر ظُلم کرنے والا ہوتا۔ پارہ 2 **سُوْرَةُ الْبَقَرَة** کی آیت نمبر 216 میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا **اللہ** اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

”یا شافِیَ الْاَمراض!“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے تعویذات کے بارے میں 13 مَدَنی پھول

❁ قراٰنی آیت پڑھنے کیلئے حیض و نِفاس و جَنابت سے پاک ہونا ضَروری ہے اور آیت کا تعویذ لکھنے میں بھی پاکی کی حالت کا اِلتِزام کرے (یعنی لازمی طور پر خیال رکھے)۔ جن پر غُسل فرض نہیں وہ بے وُضُو بغیر چھوئے دیکھ کر یا زبانی آیت پڑھ سکتے ہیں مگر بے وُضُو آیت کا تعویذ لکھنا ان کے لئے بھی جائز نہیں۔ اِسی طرح ان سب کو ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطَّعات کی انگوٹھی حرام ہے ❁ اگر آیت کا تعویذ کپڑے، ریگزین یا چمڑے وغیرہ میں سِلا ہوا ہو تو بے غُسلوں اور بے وُضُوؤں کیلئے اس کا چھونا، پہننا جائز ہے ❁ تعویذ ہمیشہ اِس طرح لکھئے کہ ہر دائرے والے حَرف کی گولائی کھلی رہے، یعنی اِس طرح: **ط، ظ، ہ، ھ، ص، ض، و، م، ف، ق** وغیرہ ❁ آیات وغیرہ میں اِعراب (یعنی زیر۔ زبر۔ پیش وغیرہ) لگانا ضَروری نہیں ❁ پہننے کا تعویذ ہمیشہ واٹر پروف انک مَثَلاً بال پوائنٹ سے لکھئے ❁ تعویذ لپیٹنے سے پہلے پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ نُّوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ** ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

تعویذ لپیٹنے میں سیدھی طرف سے پہل فرماتے تھے ❁ پہننے والوں کو چاہئے کہ پسینے اور پانی وغیرہ کے اثر سے بچانے کیلئے تعویذ کو موم جامہ کر لیں (یعنی موم میں تر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں) یا پلاسٹک کوٹنگ کر لیں پھر کپڑے، ریگزین یا چمڑے وغیرہ میں سی لیں ❁ سونے، چاندی یا کسی بھی دھات (METAL) کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا مَرد کو جائز نہیں ❁ اِسی طرح دھات کی زنجیر (METAL-CHAIN) پہننا خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مَرد کیلئے گناہ ہے ❁ سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات (METAL) کی تختی یا کڑا جس پر کچھ لکھا ہو، یا نہ لکھا ہو، یا چاہے **اللہ** کا مبارَک نام یا **کلِمۂ طیّبہ** وغیرہ کُھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مَرد کیلئے ناجائز ہے ❁ **عورت** سونے چاندی کی ڈِبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے ❁ جس برتن، پیالے یا پلیٹ وغیرہ پر قرانی آیت لکھی ہو اُس کا استِعمال مکروہ ہے البتّہ بہ نیّتِ شفا اُس میں پانی وغیرہ پی سکتے ہیں لیکن بے وُضو یا بے غسلے اور حیض و نِفاس والی عورت کو آیت والا برتن چھونا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۲۷ ملخّصاً) **آیت والے برتن** کا پانی کسی نابالغ بچّے وغیرہ نے کسی اور برتن میں نکال کر دیا تو ہر طرح کے مریض و غیرِ مریض سبھی پی سکتے ہیں۔

یارب! بطفیلِ مصطفٰے مجھے ہر حال میں اپنا شکر گزار رکھ" کے چالیس حُرُوف کی نسبت سے 40روحانی علاج

بے اولادی کے 4روحانی علاج

(ہر وِرْد کے اوّل آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے)

﴿۱﴾ ہر نماز کے بعد 300بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** پڑھنے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ صاحِبِ اولاد ہو جائیں گے۔ (اسلامی بہن اور اسلامی بھائی دونوں پڑھ سکتے ہیں) ﴿۲﴾ میاں بیوی دونوں 56بار **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**۔ بیچ رات میں پڑھ کر "مِلاپ" کریں تو **اللہ** ربُّ الْعزّت کی رَحْمت سے نیک اولاد کی ولادت ہو جو کہ اپنے ماں باپ کے لئے سامانِ راحت بنے ﴿۳﴾ **یَا اَوَّلُ** 41بار روزانہ پڑھیے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ صاحِبِ اولاد ہو جائیں گے۔ (مدّت: 40دن) ﴿٤﴾ 40 لونگ لے کر ہر ایک پر **سُوْرَۃُ النُّوْر** کی آیت نمبر 40 سات بار پڑھ کر دَم کیجئے (کوئی بھی پڑھ سکتا ہے) جس دن عورت حیض سے پاک ہو، غُسل کر کے اُسی دن سے روزانہ سوتے وَقْت ایک لونگ کھانا شُروع کرے اور اس پر پانی نہ پیے، ان 40دنوں میں شوہر کے ساتھ کم از کم ایک بار ضَرور "مِلاپ" کرلے (زیادہ بار میں بھی حرج نہیں)، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اولاد نصیب ہوگی۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

’’یا خدا اکرم کر‘‘ کے دس حُرُوف کی نسبت سے اولادِ نَرینہ کے 10 روحانی علاج

(ہر وِرد کے اوّل آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے)

﴿۵﴾ **یَامُتَکَبِّرُ** 10 بار، زوجہ سے ’’مِلاپ‘‘ سے قبل پڑھ لینے والا اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **نیک بیٹے** کا باپ بنے گا ﴿۶﴾ **حامِلہ** شہادت کی انگلی اپنی ناف کے گرد گھُماتے ہوئے **یَامَتِیْنُ** 70 بار پڑھے۔ یہ عمل 40 دن تک جاری رکھے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے **بیٹا** عنایت ہوگا۔ اِس عمل میں ہر مَرَض کا علاج ہے۔ کوئی سا بھی مریض یہ عمل کرے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شِفا پائے۔ (ناف سے کپڑا اٹھانے کی ضَرورت نہیں، کپڑے کے اوپر ہی سے یہ عمل کرنا ہے) ﴿۷﴾ حَمْل شُروع ہونے کے پہلے مہینے کسی دن صِرْف ایک بار زَوجہ کی سیدھی طرف کی پسلی پر 54 بار **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** لکھ دے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بیٹے** کا باپ بنے گا۔ (بِغیر سیاہی (ink) کے صِرْف شہادت کی اُنگلی سے لکھنا ہے، اِعراب نہ لگائیں، ایک بار لکھ کر اُسی پر بار بار لکھنے میں حرج نہیں) ﴿۸﴾ بے اولاد مرد 7 نَفْل روزے رکھے اور روزانہ اِفْطار کا وَقْت جب قریب ہو تو **یَامُصَوِّرُ** (21 بار) پڑھے اور پانی پر دَم کر کے بیوی کو پلادے (اگر بیوی بھی روزہ دار ہو تو چاہے تو اُسی پانی سے روزہ کھولے) **اللہ** ربُّ الْعِزّت کی عنایت سے **نیک بیٹے** کی وِلادت ہوگی۔ بانجھ (یعنی جسے اولاد نہ ہوتی ہو ایسی) عورت بھی چاہے تو یہ عمل کرے اور دَم کر کے اِس پانی سے افطار کر لے۔ (چاہیں تو دونوں الگ الگ اوقات میں بھی یہ عمل کر سکتے ہیں)

﴿۹﴾ **حَمْل** ٹھہرنے کو 3 ماہ 20 دن ہو جائیں تو مسلسل 40 دن تک روزانہ حامِلہ یہ عمل کرے: پہلے گیارہ بار دُرُود شریف پھر ہر بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کے ساتھ 7 بار **یٰسٓ** شریف پڑھے پھر آخِر میں بھی 11 بار دُرُود شریف پڑھے اور پانی پر دَم کر کے پی لے (درست پڑھ سکتی ہو تو ہی یہ عمل کرے، پڑھنے کے دوران بات بالکل نہ کرے)، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نیک بیٹا** عنایت ہوگا ﴿۱۰﴾ حامِلہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر شوہَر اِس طرح کہے: ''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔ ترجمہ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام **محمّد** رکھا'' (**اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر کہتے وَقْت عَرَبی عِبارت کے معنٰی ذِہن میں ہوں تو ترجَمے کے الفاظ کہنے کی ضَرورت نہیں ورنہ ترجَمے کے الفاظ بھی کہہ لیں) ﴿۱۱﴾ بیٹا نہ ہوتا ہو، بے اولاد ہو، کچّا **حَمْل** گر جاتا ہو یا پیدائش کے بعد بچّے فوت ہو جاتے ہوں تو کچّے سُوت[1] کے سات دھاگے عورت کو بالکل سیدھی کھڑی کر کے یا ایک دم سیدھی لِٹا کر اُس کی پیشانی کے بالوں سے پاؤں کی اُنگلیوں تک ناپ لیجئے اور ساتوں دھاگے ملا کر ان پر گیارہ بار اِس طرح **آیۃُ الکُرسی شریف** پڑھئے کہ ہر بار ایک گِرہ لگاتے جائیے اور دَم کرتے جائیے۔ اِس گنڈے کو (حسبِ ضَرورت کپڑے کی بڑی پٹّی پر لمبائی میں رکھ کر سی لیجئے تاکہ پیٹ بڑا ہو جانے کی صورت میں بھی کام چل سکے پھر بھی اگر تنگ پڑ جائے تو کپڑے کی پٹّی میں جوڑ لگا سکتے ہیں) عورت کی کمر پر باندھئے۔ جب تک بچّہ پیدا نہ ہو جائے ہرگز نہ کھولئے یہاں تک کہ غُسْل کے وَقْت بھی جُدا مت کیجئے۔ جب **حَمْل**

---

[1]: عُموماً کِریانے والے پُڑیا باندھنے کیلئے یِہی دھاگا اِستِعمال کرتے ہیں۔

کے آثار ظاہر ہوں تو گھر کی پکائی ہوئی سفید میٹھی چیز (مَثَلاً میٹھے سفید چاول) پر سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ، حضرت سیِّدُنا شیخ محمد افضل رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ اور سَیِّدُنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی فاتحہ دلائیے اور عورت دو رَکعت نَفْل ادا کرے پھر کھڑے ہوکر بغداد شریف کی طرف رُخ[1] کرکے اِس طرح عرض کرے: ''یاغوثَ الْاَعْظم رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ! اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو آپ کی غلامی میں دے دوں گی اور اس کا نام غلام مُحْیُ الدّین رکھوں گی۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ جب بچّہ پیدا ہو تو غُسْل دے کر کانوں میں اذان کے بعد وہ گنڈا ماں کی کمر سے کھول کر بچّے کے گلے میں پہنا دیں (چاہیں تو کپڑے کی پٹّی اُدھیڑ کر گانٹھیں لگایا ہوا اصل گنڈا بھی گلے میں ڈال سکتے ہیں) اور بچّے کی پیدائش کے روز سے ہر سال غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی نیاز کیلئے ایک روپیہ علیٰحدہ جمْع کرتے رہیں۔ جب بچّہ گیارہ سال کا ہوجائے تو اِن گیارہ روپوں کی شیرینی یا مزید جتنی چاہیں رقم ملاکر غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی نیاز کریں اور پھر اس گنڈے کو محفوظ جگہ پر دَفْن کردیں ﴿۱۲﴾ باری کے دنوں سے فارِغ ہونے کے بعد حسبِ توفیق کچھ نہ کچھ خیرات کرے، **سُورَۃُ التَّوبَہ** ایک بار، اوّل آخِر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرُود شریف پڑھے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **بیٹا** پیدا ہوگا ﴿۱۳﴾ عورت ہر نَماز کے بعد ایک تسبیح یعنی 100 بار یہ

مدینہ

[1]: پاکستان کے مختلف شہروں کے فرق کے لحاظ سے پاکستان میں بغداد شریف کی سَمت مغرب سے شمال کی جانب سات یا آٹھ ڈگری پر ہے۔ پاک و ہند والے کعبہ کی طرف رخ کرنے کے بعد اگر معمولی سا سیدھے ہاتھ کو مُڑ جائیں تو بغداد شریف کی طرف مُنہ ہوجائے گا۔

آیتِ مُبارَکہ: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پ۱۷،الانبیاء:۸۹)

پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیٹے کی نعمت ملے گی ﴿۱۴﴾ میاں بیوی دونوں روزانہ 101 بار سُوْرَۃُ الْکَوْثَر پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہ جلد ہی بیٹے کے ماں باپ بن جائیں گے۔

ولادت میں آسانی کے 5 روحانی علاج

﴿۱۵﴾ دردِزہ (یعنی بچّے کی ولادت کے دَرْد) میں اگر زیادہ تکلیف ہو تو عورت مُہرِ نُبُوَّت شریف کا عکس (یعنی فوٹو) اور نَعْلِ پاک کا نقش مُٹّھی میں داب لے یا بازو پر باندھ لے، جب تک سَتْر ڈھکا ہو **یَا اَللہُ** کا وِرْد کرتی رہے، اگر لیٹی ہوئی ہو تو وِرْد کرنے کے دَوران پاؤں سَمیٹے رہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چند مِنَٹ میں ولادت ہو جائے گی ﴿۱۶﴾ **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** 111 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دردِزہ (یعنی بچّے کی ولادت کے دَرْد) میں مبتلا خاتون کے پیٹ اور کمر پر دَم کرنے یا لکھ کر باندھنے سے ربُّ الْعِزّت کی عنایت سے دردِزہ یعنی زَچگی کے دَرْد میں راحت اور ولادت میں سَہولت حاصل ہو گی۔

﴿۱۷﴾ سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کی ابتِدائی پانچ آیات (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾) تین بار (اوّل آخر تین مرتبہ دُرُود شریف) ہر بار شُروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیجئے پھر پانی پر دَم کر کے پی لیجئے، وقتاً فوقتاً ان آیاتِ مبارَکہ کا وِرْد کیجئے۔ اسلامی بہن نہ پڑھ سکے تو کوئی اور پڑھ کر دَم کر کے پلا سکتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دَرْدِ زِہ (یعنی ولادت کی تکلیف) میں آرام ملے گا، اگر بچّہ ٹیڑھا ہوا تو وہ بھی سیدھا ہو جائے گا۔ اللہ تعالٰی نے چاہا تو آپریشن کا خطرہ بھی ٹل جائے گا۔ (مُدّتِ علاج: تاحُصُولِ مُراد) ﴿۱۸﴾ حامِلہ روزانہ سُوْرَۃُ مَرْیَم کی تلاوت کرے گی تو اِس کی برکتیں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خود ہی دیکھ لے گی۔ دردِ زہ میں راحت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے ولادت میں سُہولت ہوگی ﴿۱۹﴾ یَاقَوِیُّ 100بار پڑھ کر حامِلہ اپنے پیٹ پر دَم کرتی رہے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ سیدھا ہو جائے گا اور آپریشن کی ضَرورت نہ رہے گی۔

ولادت میں آسانی کا دیسی علاج: حامِلہ کو نَویں مہینے کے شُروع میں مناسب مقدار میں گائے کے دودھ میں جو کہ خود نکلوایا ہوا ہو بازاری نہ ہو، پانچ عدد منقّٰی (بیج نکال کر) اور دس قطرے بادام کا تیل (ALMOND OIL) ڈال کر روزانہ شام کو پلائیے، اگر بادام کا تیل نہ ملے تو گائے کے نیم گرم دودھ میں گائے کا گھی ملا کر پی لے اور اگر گائے کا دودھ نہ ملے تو بھینس یا بکری کا خالص دودھ بھی استِعمال کیا جا سکتا ہے۔ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ قَبْض نہیں ہوگی نیز گھبراہٹ، جی متلانے، اَعصابی کھچاؤ اور ٹانگوں کے دَرْد سے بھی بچت رہے گی، اِنْ شَآءَاللہ بغیر آپریشن کے ولادت ہو جائے گی۔ اس علاج سے بلڈ پریشر بڑھنے کا کوئی خطرہ نہیں بلکہ اگر حامِلہ کو بلڈ پریشر ہوا بھی تو اس علاج سے اِنْ شَآءَاللہ فائدہ ہو جائے گا۔

کچّا حَمْل گرنے کے 4 روحانی علاج

﴿۲۰﴾ حَمْل ٹھہرنے کے بعد یَاحَیُّ یَاحَافِظُ یَامُصَوِّرُ 1100 بار روزانہ

40 دن تک پڑھے، روزانہ ایک ہی وَقت اور ایک ہی مقام پر پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔ ربُّ الْعِزّت کی رَحْمت سے حَمْل کی حفاظت ہوگی ﴿۲۱﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 55 بار لکھ کر تعویذ بنا کر حامِلہ کو پہنا دیجئے، ربُّ الْعِزّت کی رَحْمت سے حَمْل کی بھی حفاظت ہوگی اور مَدَنی مُنّا یا مَدَنی مُنّی بھی آفات وبلیّات سے محفوظ رہیں گے ﴿۲۲﴾ یَا اَللہُ 1001 بار لکھ کر تعویذ بنا کر شُروعِ حَمْل میں 40 روز تک حامِلہ کے باندھ دیجئے پھر کھول کر نَویں مہینے دوبارہ پہنا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حَمْل محفوظ رہے گا اور تندرست مَدَنی مُنّی یا مَدَنی مُنّا پیدا ہوگا، اب کھول کر مَدَنی مُنّی یا مَدَنی مُنّے کو پہنا دیجئے ﴿۲۳﴾ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 111 بار بال پوائنٹ سے کاغذ پر لکھ کر حَمْل ٹھہرنے کے بعد عورت اپنے پیٹ پر باندھ لے اور بچّے کی ولادت تک باندھے رہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْعَزِیز صحّت مند مَدَنی مُنّا پیدا ہوگا۔ (حامِلہ نہ لکھ سکے تو کوئی بھی لکھ کر دے سکتا ہے)

چھاتی پر ورم کے 2 روحانی علاج

﴿۲۴﴾ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس دس دس بار پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَرَم (یعنی سُوجن) سے نَجات مل جائے گی۔

﴿۲۵﴾ ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾﴾[1] ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾[2]

دودھ آنے کی جگہ سُوج گئی ہو تو عورت یہ آیاتِ مبارکہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سُوجی ہوئی

مدینہ

[1] پ ۱۹، الشعراء: ۸۰ [2] پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۴۴

جگہ پر پھیرے۔

حیض کی بیماری کے چار روحانی علاج

﴿۲۶﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آتا ہو تو یہ آیتِ مبارکہ لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے ﴿۲۷﴾ حیض کی کمی کی بیماری ہو تو روزانہ 341 بار یہ آیتِ مبارکہ پڑھ کر آبِ زم زم پر دم کر کے گیارہ روز تک مریض کو پلائیے۔

﴿۲۸﴾ حیض کا خون زیادہ آنے کی صورت میں سات دن تک روزانہ ایک بار سُوْرَۃُ الدَّھْر پانی پر دم کر کے پلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون آنا بند ہو جائے گا۔

﴿۲۹﴾ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر روزانہ 313 بار پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے پلانا حیض زیادہ آنے کی بیماری میں بہت مفید ہے۔

ماں کے دودھ کی کمی دُور کرنے کے 6 روحانی علاج

﴿۳۰﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 11 بار کاغذ یا پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اس عورت کو پلایا جائے جسے چھوٹے بچّے کو پلانے کیلئے دودھ نہ آتا ہو یا بہت کم آتا ہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دودھ بڑھ جائے گا، اگر یہی پانی حامِلہ کو پلائیں تو اللہ تَعَالٰی کے فضل و کرم سے حَمل محفوظ رہے گا۔

﴿۳۱﴾ یَا مَتِیْنُ (اے قوّت والے) ماں کا دودھ کم ہو تو یہ اسمِ پاک لکھ کر پلا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دودھ بڑھ جائے گا۔ جس بچّے کا دودھ چُھڑا دیا گیا ہو اُسے کاغذ پر لکھ کر پلا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

دیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تسکین حاصل ہوگی ﴿۳۲﴾ هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ 300 مرتبہ پڑھ کر دم کرنا ماں کے دودھ کی کمی دور کرنے کے لیے بَہُت مُفید ہے۔

﴿۳۳﴾ ﴿ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ﴾[1] ﴿ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ ﴾[2] ﴿ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّ مُوْسٰۤی اَنْ اَرْضِعِیْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷﴾ ﴾[3] ﴿ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ ﴾[4] اگر عورت کے اندر دُودھ پیدا نہ ہوتا ہو تو یہ آیاتِ مبارکہ 101 بار پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے یا عورت خود ہی دم کر کے پی لے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خوب دودھ پیدا ہوگا۔

﴿۳۴﴾ ﴿ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ ﴾[5] ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ ﴾[6] دودھ کم آتا ہو تو یہ آیاتِ مبارکہ اِکیس بار پڑھ یا پڑھوا کر پانی پر دم کر کے 21 دن تک عورت پیئے اور اِسی کو لکھ (یا لکھوا) کر اپنی چھاتی پر باندھ لے۔

﴿۳۵﴾ دودھ میں کمی ہو تو یہ آیتِ مبارکہ خَمیری روٹی پر لکھ یا لکھوا کر عورت سات روز تک کھائے۔

﴿۳۶﴾ مَدَنی مُنّا دودھ پینے لگے

اگر مَدَنی مُنّا یا مَدَنی مُنّی دودھ نہ پیتے ہوں تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 100 بار لکھ

[1] پ۱۲، ھود:۴۲ [2] پ۲۷، الرحمن:۵۰ [3] پ۲۰، القصص:۷ [4] پ۲۷، الرحمن:۱۳ [5] پ۱۹، الشعراء:۸۰ [6] پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ:۴۴

کر دریا کے پانی میں دھو کر پلائیے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دودھ پینے لگیں گے اور ضد بھی نہیں کریں گے۔

﴿۳۷﴾ دودھ چُھڑانے کیلئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 18 بار لکھ کر تعویذ بنا کر مَدَنی مُنّی یا مَدَنی مُنّے کے گلے میں ڈال دیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دودھ چھوڑ دے گا۔

دُودھ پلانے کا ضَروری مسئَلہ

ہجری سن کے حساب سے دو سال کی عُمْر تک بچّے کو اُس کی ماں (یا کوئی سی عورت) دودھ پلاسکتی ہے، دو سال کی عُمْر کے بعد ماں یا کسی بھی عورت کا دودھ پلانا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لیکن ڈھائی سال کی عُمْر کے اندر اگر بچّہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو دودھ کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔

﴿۳۸﴾ نافرمان کے لئے روحانی علاج

یَا شَہِیْدُ (اے ظاہر و باطن سے واقف) صُبْح (طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے) نافرمان بچّے یا بچّی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف مُنہ کر کے جو 21 بار پڑھے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا وہ بچّہ یا بچّی نیک بنے۔ (مُدّت: تاحُصولِ مُراد)

﴿۳۹﴾ بے عمل کا روحانی علاج

بے عمل شخص جب **سویا** ہوا ہو اُس وَقْت تقریباً تین فِٹ (یعنی لگ بھگ ایک میٹر) کے

فاصِلے سے کوئی نَمازی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن ایک بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** ذرا اُونچی آواز سے پڑھے مگر اتنی اِحتیاط ضَروری ہے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھل جائے۔ **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ سویا ہوا شخص باعمل بنے گا۔ **بے عمل** عورت کیلئے بھی یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔

﴿۴۰﴾ شوہر کو نیک نمازی بنانے کا نُسخہ

اگر کسی عورت کا خاوَند بری عادتوں کا شکار ہو اور گھر میں ہر وَقْت جھگڑا رہتا ہو تو ہر بار **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** ط کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** پڑھ کر پانی پر دَم کرے پھر اپنے خاوَند کو پلائے۔ **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ شوہر نیک نَمازی بن جائے گا۔ (یہ عمل اِس طرح کرنا ہے کہ شوہر وغیرہ کو پتا نہ چلے ورنہ غَلَط فہمی کے سبب فساد ہو سکتا ہے۔ چاہیں تو کولر وغیرہ میں دَم کر لیجئے اور شوہر سَمیت سبھی اِس سے پانی پئیں)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفردَوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ
27-01-2015

بیان: 4

شیطان کے بعض ہتھیار

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان کے بعض ہتھیار

(ایک معلوماتی مکتوب)

شیطان اپنے خلاف لکھا ہوا یہ رسالہ (52 صَفْحات) پڑھنے سے لاکھ روکے مگر آپ مکمَّل پڑھ کر اِس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالَمِیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے **اللہ** تَعَالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور **اللہ** تَعَالٰی ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبْر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک دُکھیارے اسلامی بھائی کی مَیل، مَقامات، اسلامی

بھائیوں اور خود مَیل بھیجنے والے اسلامی بھائی کا نام حَذْف کر کے چند اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَع بَتَغَیُّر چند مَدَنی پھول حاضِر ہیں۔ پہلے تصرُّف شدہ میل پڑھ لیجئے۔

مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تقریباً 21 سال ہو گئے ہیں، ان 21 سالوں میں مَدَنی مرکز کی طرف سے دی گئی مختلف ذِمّے داریوں کو نبھانے کا موقع ملتا رہا ہے، اِس وَقْت بیرونِ ملک ایک کابینہ کے خادِم کی حیثیّت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ ان 21 سالوں میں بَہُت نشیب وفراز دیکھے لیکن مَدَنی ماحول میں اِستِقامت رہی۔ **''کسی دَور میں غریب اسلامی بھائی کا بَہُت خیال کیا جاتا تھا، اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو جاتا تو اُس کی دل جُوئی کی جاتی تھی لیکن اب دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کی شفقتیں ''صِرْف امیر لوگوں'' کے لئے ہیں!''** اس بات کا اِحْساس اُس وَقْت ہوا جب تین۳ ماہ پہلے پاکستان جانا ہوا، ایک غریب اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے ذَمّے دار) کی **والِدہ فوت** ہو گئی تھی لہٰذا اُس کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے حاضِری ہوئی۔ دَورانِ گفتگو اُس نے بتایا کہ ایک رُکْنِ شوریٰ ہمارے شہر تشریف لائے لیکن میرے گھر فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آئے۔ ایک رُکْنِ شوریٰ نے رَمَضان کا پورا ماہ یہاں گزارا لیکن وہ بھی فاتحہ خوانی کے لئے نہ آئے۔ ایک اور غریب اسلامی بھائی کی **والِدہ کا انتقال** ہوا، انہوں نے بھی اِسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا۔ اُس وَقْت میں نے سن لی اور سمجھا کہ شاید یہ اسلامی بھائی دُرُست نہیں فرما رہے لیکن اس بات کا اِحْساس مجھے اُس وَقْت ہوا جب ۹ مُحَرَّم ۱۴۳۴ ہجری

مُطابق یکم دسمبر 2012ء بروز ہفتہ میری **والِدہ کا انتِقال** ہوا، ایمرجنسی میں پاکستان جانا پڑا۔ ایک ہفتہ رُکا اس کے بعد واپسی ہوئی۔ 187 ملکوں میں مَدَنی کام کرنے والی دعوتِ اسلامی میں سے صِرف پانچ اسلامی بھائیوں نے فون کر کے تعزیَت کی ۔ ایک رُکنِ شوریٰ کے مکتب کی طرف سے 41 قراٰنِ پاک کے ایصالِ ثواب کی ترکیب کی گئی ۔ ایک اور رُکنِ شوریٰ نے فون کیا مگر صِرف تسلّی دی، ایصالِ ثواب کچھ نہیں ۔ فاتحہ خوانی کے لئے ایک اور ذِمّے دار تشریف لائے انہوں نے ایصالِ ثواب بھیجنے کا کہا لیکن میں اُن کے ایصالِ ثواب کا انتِظار ہی کرتا رہا، ان کو اور نگرانِ شہر کو ہفتہ کے دن ختمِ پاک کی دعوت بھی دی لیکن ۔۔۔۔۔۔ **کیونکہ غریب آدَمی ہوں۔**

دعوتِ اسلامی کی طرف سے ایصالِ ثواب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 46 قرآنِ پاک ،

انفِرادی کوشِش سے ۔۔۔۔ 313 قرآنِ پاک تقریباً، اس کے علاوہ دُرُودِ پاک لاکھوں کی تعداد میں، کلمہ پاک لاکھوں کی تعداد میں، سورۂ یٰسین شریف، سورۂ ملک، سورۂ رحمٰن اور بَہُت کچھ ۔۔۔۔۔۔ بہت سے اسلامی بھائی جو داڑھی والے نہیں انہوں نے بھی لاکھوں کی تعداد میں دُرُود پاک ایصالِ ثواب کیا۔

اس کے برعکس ۔۔۔۔ (مقام کا نام حَذف کیا ہے) ایک امیر آدمی کی زوجہ بیمار تھی اس کی تیمارداری کے لئے امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہ سے فون کروایا گیا اور اس کو مَدَنی خبروں میں بھی دکھایا گیا، یہ میری والدہ (کی وفات) سے شاید تین۳ دن بعد کا واقعہ ہے۔

پچھلے سال ۔۔۔۔۔ (مقام کا نام حَذْف کیا ہے) ایک امیر اسلامی بھائی کا بیٹا فوت ہوگیا، رُکنِ شوریٰ نے اپنا جدول مَنْسوخ کیا اور اس کے جنازے میں شرکت کی ترکیب کی۔ امیرِ اہلسنّت اورنگرانِ شوریٰ سے فون بھی کروائے گئے، ان کے ختم شریف پر رُکنِ شوریٰ نے بیان بھی کیا۔ بیرونِ ملک میں ایک غیر مسلم کے پاس کام کرتا ہوں اس نے تین۳ دفعہ فون کیا اور تعزِیَت کی۔ میرے پاس جو لوگ تعزِیت کے لئے آئے ان میں کونسلر جنرل آف پاکستان اور اس کا عملہ، ایک سیاسی جماعت کا مقامی صدر، پریس اور وہاں کے مقامی عُلَماء اور بَہُت سے چاہنے والے۔

کاش! اس مشکل وَقْت میں میری تحریک کے اسلامی بھائی مجھے حوصلہ دیتے اور اپنے رشتے داروں اور اہلِ محلّہ کے سامنے میرا بھی بھرم رہ جاتا، بہرحال یہ اِحساس ہوا کہ **"اگر میں امیر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔"**

دنیا تے جو کام نہ آوے اوکھے سوکھے ویلے
اس بے فیض سنگھی کولوں بہتر یار اکیلے

وَالسَّلام

سگِ مدینہ کا احساس۔۔۔۔۔ کہیں مجھ سے کوئی ناراض نہ ہوجائے۔۔۔۔۔

اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں ترغیباً عرض ہے کہ مَیل پڑھ کر سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو ماضی میں مختلف جنازوں میں نیز تعزیتوں اور عِیادتوں کے لئے جانا یاد آرہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شاید ہی کوئی دعوتِ اسلامی والا ایسا ہوگا جس نے مجھ سے زیادہ عیادتیں کی، جنازے پڑھے اور تدفین میں حِصّہ لیا ہو، مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں میّتوں کی تعزیتوں اور

مریضوں کی عِیادتوں کیلئے گھروں اور اَسپتالوں میں جانے کے **تعلُّق** سے میری سستیوں اور کوتاہیوں کے سبب کہیں کوئی مجھ سے ناراض ہو کر سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور نہ جا پڑے! میرے خیال میں اگر کسی کے ''سکھ'' میں حصّہ نہ بھی لیا جائے تو آدمی اتنا ناراض نہیں ہوتا جتنا ''دُکھ'' یعنی بیماری، پریشانی یا وفات کے مُعامَلات میں ہمدردی نہ کرنے والے سے ناراض ہوتا ہے! اِس ضِمن میں مَدَنی ماحول ہی کی ایک حِکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ

۔۔۔۔۔تو میں دعوتِ اسلامی والوں سے دُور ہو گیا

ایک غریب اسلامی بھائی کا قصّہ زیادہ پُرانا نہیں، اُنہوں نے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) جو کچھ بتایا وہ اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں: ''میں برسوں سے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھا، اپنی بِساط بھر دعوتِ اسلامی کا کچھ نہ کچھ مَدَنی کام بھی کر لیا کرتا تھا۔ میں بیمار ہوا، مَرَض نے طول پکڑا حتّٰی کہ صاحِبِ فِراش ہو گیا اور چھ ماہ تک بسترِ عَلالت پر پڑا رہا، صد کروڑ افسوس! بیماری کے اُس مکمَّل دَورانیے میں ہمارے شہر کے کسی ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائی'' کا مجھ دُکھیارے کے غریب خانے پر تشریف لا کر عِیادت کرنا تو کُجا، کسی نے فون بھی نہ کیا، بلکہ یقین مانئے دلجوئی کیلئے .S.M.S کرنے تک کی کسی نے زَحمت گوارا نہ فرمائی۔ بِنا بَریں دعوتِ اسلامی والوں سے **ایک دم میرا دل ٹوٹ گیا اور میں ان سے دُور ہو گیا**، ہاں ایک نیک دل بندہ جو عَمَلاً دعوتِ اسلامی میں نہیں ہے اُس نے مجھ پر کمال دَرَجہ شفقت کا مظاہَرہ کیا، حتّٰی کہ وہ مجھے ڈاکٹروں کے پاس بھی لے جاتا رہا، میرے دل میں اُس کی مَحَبَّت راسِخ ہو گئی اور میں اُس کے قریب تَر ہو گیا۔''

اللہ تَعَالٰی جنَّت کے دو جوڑے پہنائے گا

معلوم ہوا کسی دُکھیارے اسلامی بھائی کی دلجوئی نہ کرنے سے اُس کے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر چِہ دُور نہیں ہونا چاہیے کہ یہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا مارنے کے مُترادِف ہے مگر شیطان وَسوَسے ڈال کر اُس کی آخِرت تباہ کرنے کی کوشِش تیز تر کر دیتا ہے لہٰذا اِس طرح کئی دُور ہو جاتے ہیں، پھر ایسے میں جو کوئی اُن پر ہاتھ رکھ دے اُسی کے ہو جاتے ہوں گے اور کیا بعید اس طرح کئی بے عمل تو کچھ بدعقیدہ بھی بن جاتے ہوں! بَہَر حال مصیبت زدہ کی تعزیت میں حِکْمت ہی حِکْمت ہے اور یہ ثوابِ آخرت کا کام ہے۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحْمت فرمائے گا اور جو کسی **مصیبت زدہ** سے تعزیت کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٦ ص ٤٢٩ حدیث ٩٢٩٢)

تعزیت کسے کہتے ہیں؟

تعزیت کا معنٰی ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا۔ ''تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے۔''

(بہارِ شریعت ج ا ص ۸۵۲)

روٹھا ہوا من گیا

بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی ثمرات دیکھے جاتے ہیں، چُنانچِہ یہ

اُن دنوں کی بات ہے جن دنوں نور مسجِد کاغذی بازار بابُ الْمدینہ کراچی میں میری امامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دُور دُور رہنے لگے تھے، مگر مجھے اندازہ نہ تھا۔ ایک دن فَجْر کے بعد مجھے اُن کے والِد صاحِب کی وفات کی خبر ملی، میں فوراً اُن کے گھر پہنچا، ابھی غُسْلِ میِّت بھی نہ ہوا تھا، دُعا فاتحہ کی اور لوٹ آیا، نَمازِ جنازہ میں شریک ہو کر قبرِستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا۔ اس کے فوائد تصوُّر سے بھی بڑھ کر ہوئے، چُنانچِہ اُس اسلامی بھائی نے خود ہی اِنکِشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے وَرْغَلایا تھا، اُس کی باتوں میں آ کر میں آپ سے دُور ہو گیا اور اِتنا دُور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چُھپ جاتا تھا لیکن میرے پیارے والِد صاحِب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دِل بدل دیا، جس آدَمی نے مجھے آپ سے بَد دل کیا تھا وہ میرے والِد مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا۔ اِس واقِعے کو تا دمِ تحریر کوئی 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہوگا، وہ اسلامی بھائی آج بھی بَہُت مَحَبَّت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں، تنظیمی طور پر کام بھی آتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں مگر ان کے بال بچّے نیز دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطّاری ہیں، چھوٹے بھائی کا مَدَنی حُلیہ ہے اور دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار ہیں بڑے بھائی بھی باعمامہ ہیں۔

دعوتِ اسلامی میں بھاری اکثریّت غریبوں کی ہے

اگرچِہ کسی صاحِبِ ثَروت یا حامِلِ مَنصب و منزِلت شخصیّت کی عِیادت یا اُس کے

ساتھ تعزِیَت کرنا کوئی خلافِ شَریعت عمل نہیں، اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سنّت کے مطابِق ان کی عِیادت وتعزیت بھی یقیناً باعثِ ثوابِ آخرت ہے۔ مگر یہ نہ ہو کہ صِرف مالداروں، افسروں اور دُنیوی شخصیتوں کی غمخواریاں ہوتی رہیں اور بے چارے غریب انتِظار ہی کرتے رہیں۔ سچ پوچھو تو دعوتِ اسلامی پہلے غریبوں اور ناداروں کی ہے بعد میں مالداروں کی، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام دُنیا بھر میں پھیلانے والوں میں غُرَبا ہی صفِ اوّل میں ہیں۔ وقفِ مدینہ ہو کر دعوتِ اسلامی کیلئے اپنی جوانیاں لُٹانے والے کون ہیں؟ مسلسل 12 ماہ اور 25 ماہ سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلے کے مسافِر بننے والے کون ہیں؟ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتِظام چلنے والی صدہا مساجِد کے امام و مُؤَذِّن کون ہیں؟ جامِعاتُ الْمدینہ اور مدارِسُ الْمدینہ کے ہزاروں مدرِّسین اور مختلف اَہم ذِمّے داریوں پر فائز نِگران کون ہیں؟ یقین مانئے! غالِب نہیں بلکہ اَغْلَب تعداد ان میں مالداروں کی نہیں، غریبوں یا مُتوسِّطُ الحال اسلامی بھائیوں کی ہے۔ مَاشَآءَاللّٰہ یہ عاشِقانِ رسول سنّتوں کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ مَدَنی کاموں کی بھی خوب خوب دھومیں مچاتے ہیں، پورے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا اعتِکاف ہو یا ہفتہ وار اجتماعات یا مَدَنی قافِلوں کا سفر اِن میں بھاری اکثریَّت ان ہی ”فُقَرائے مدینہ“ کی ہوتی ہے۔

بے شک مالداروں کا بھی دین میں حصّہ ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ مالدار اور بڑی شخصیّات کا دین کے کاموں میں کوئی حصّہ ہی نہیں، بے شک ان کا بھی ضَرور حصّہ ہے مَاشَآءَاللّٰہ ان میں سے بھی ہمارے پاس مبلِّغین

وذِمّے داران ہیں مگر نسبتاً ان کی تعداد نہایت کم ہے۔ سرمایہ داروں اور دُنیوی شخصیّات میں وَقْت کی قربانی دینے والے اَقَلِّ قلیل ہوتے ہیں، ان حضرات کی اکثرِیَّت صِرْف زکوٰۃ وعطیّات دینے پر اکتِفا کرتی ہے۔ بے شک اہلِ ثَروت میں بھی نیکی کی دعوت کی دھومیں مَچائی جائیں، مَاشَآءَاللّٰہ یہ حضرات مسجِدیں اور مدرَسے بنواتے ہیں اور اِن معنوں میں اِن سے بھی دینِ اسلام کی رونقیں ہیں۔ ان پر بھی انفِرادی کوشِشیں جاری رکھی جائیں تاکہ ان میں نَمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو اور یہ بھی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بنیں۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ غریب اسلامی بھائی بُھلا دیئے جائیں اور بے چارے آپ کی جانِب سے ہونے والی انفِرادی کوشِش اور اس کے ذَرِیعے ملنے والی نیکی کی دعوت، عِیادت وتعزیت اور ایصالِ ثواب کی مجلس میں آپ کی شرکت کے لئے ترستے رہیں اور آپ ان اہلِ ثَروت کے یہاں مَیِّت ہو جانے کی صورت میں ان کے گھروں پر اُڑ اُڑ کر پہنچتے ہوں، ان سے انتِہائی خاشِعانہ بلکہ خوشامدانہ لہجے میں بات چیت کرتے ہوں، ان کی خوشنودی پانے کیلئے اُن کے فوت شُدگان کے لئے ایصالِ ثواب کا اَنْبار لگاتے ہوں، دعوتِ اسلامی کے اَہَم ذِمّے داران سے ان کی تعزیت کیلئے فون کرواتے ہوں، پھر کارکردَگی بھی وُصول کرتے ہوں کہ آیا فُلاں ''پارٹی'' یا شخصیَّت کو آپ نے فون کیا یا نہیں؟ امّید کرتا ہوں میری یہ باتیں اہلِ ثَروَت کی بھی سمجھ میں آتی ہوں گی! یہ حضرات بھی غور فرمائیں کہ اگر ان کی کوٹھی کے چوکیدار کا والِد فوت ہو جائے تو ان کا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے اور واقِف کاروں

میں سے کسی سیاسی یا سماجی لیڈر یا سرمایہ دار کے والِد کا اِنتقال ہو جائے تو پھر کیا انداز ہوتا ہے! دُنیوی شخصیّت کے جنازے میں اور غریب آدَمی اگرچِہ نیک نَمازی ہو اُس کے جنازے میں عوامی حاضِری کا فَرق کون نہیں جانتا! بَہَر حال! ایسا نہیں ہونا چاہئے، مالداروں کو بھی چاہیے کہ اپنے ملازِموں اور چوکیداروں وغیرہ کے ساتھ خوب خوب غمخواری بھرا برتاؤ فرمائیں۔

غُربت کے فضائل

غریب و امیر دونوں ہی **تین فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیں: (۱) میں نے جنّت میں ملاحظہ فرمایا تو اہلِ جنّت میں فُقَراء کو زیادہ دیکھا۔ (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۸۲ حدیث ۶۶۲۲) (۲) فُقَراء، مالداروں سے 500 برس پہلے جنّت میں جائیں گے۔ (ترمِذی ج ٤ ص ۱۵۷ حدیث ۲۳۵۸) (۳) جو شخص اچّھی طرح نَماز پڑھتا ہو، اُس کے عَیال (یعنی گھر والے) زیادہ اور مال کم ہو اور وہ شخص مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو میں اور وہ جنَّت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی ملا کر دکھایا) (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۱٤۹ حدیث ۲۱۸۳۵)

”اجتِماعِ ذِکر ونعت“ برائے ایصالِ ثواب

دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّے داروں کی خدمتوں میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ آپ کے یہاں کسی اسلامی بھائی کو مَرَض یا مصیبت (مَثَلاً بچّہ بیمار ہونا، نوکری چھوٹنا، چوری یا ڈکیتی ہونا، اسکوٹر یا موبائل فون چِھن جانا، حادِثہ پیش آنا، کاروبار میں نقصان ہو جانا، عمارَت گر جانا، آگ لگ جانا، کسی کی

وفات ہوجانا وغیرہ کوئی سا بھی صدمہ) پہنچے، ثواب کی نیّت سے اُس دُکھیارے کی دِلجوئی کر کے ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بیشک **اللّٰہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کرے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) اِنتِقال ہوجانے پر ہوسکے تو فوراً میّت کے گھر وغیرہ پر حاضِری دیجئے، ممکنہ صورت میں غُسلِ میّت ، نَمازِ جنازہ بلکہ تدفین میں بھی حصّہ لیجئے۔ مالداروں اور دُنْیوی نامداروں کی دلجوئی کرنے والوں کی عُمُوماً اچّھی خاصی تعداد ہوتی ہے، مگر بے چارے غریبوں کا پُرسانِ حال کون؟ بے شک اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ اہلِ ثَروت کی تعزِیَت فرمائیے مگر غریبوں کو بھی نظر انداز مت کیجئے، ان ''شخصیّات'' کے ساتھ ساتھ بِالخصوص آپ کے جس ماتحْت غریب اسلامی بھائی کے یہاں میِّت ہوجائے، اُسے رِشتے داروں وغیرہ کو جَمْع کرنے کی ترغیب دلا کر اُس کے مکان پر زیادہ سے زیادہ 92مِنَٹ کا ''**اجتماعِ ذِکْرونعت**'' رکھئے، اگر سب تک آواز پہنچتی ہو تو پھر بلا حاجت ''ساؤنڈ سسٹم'' لگانے کے مُعاملے میں خدا سے ڈریئے، حسبِ حیثیّت **لنگرِ رسائل** کا ضَرور ذِہْن دیجئے، مگر طعام کا اہتِمام ہرگز نہ ہونے دیجئے، (**مسئلہ:** تیجے کا کھانا اَغْنِیا کے لئے جائز نہیں صِرْف غُرَباء و مساکین کھائیں، تین دن کے بعد بھی میّت کے کھانے سے اَغْنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہئے۔) جو وَقْت طے ہوجائے اُس کی پابندی کیجئے، ''بعد نَمازِ عشا ہوگا'' کہنے کے بجائے گھڑی کے مطابِق وَقْت طے کیجئے مَثَلاً رات 9 بجے کا طے ہوا ہے تو لوگوں کا انتِظار کئے

Go To Index

بِغیر ٹھیک وَقْت پر تِلاوت سے آغاز کر دیجئے، پھر نعت شریف (دَورانیہ 25 مِنَٹ)، سنّتوں بھرا بیان (دَورانیہ 40 مِنَٹ) اور آخر میں ذِکْرُ اللہ (دورانیہ 5 مِنَٹ)، رِقّت انگیز دُعا (دورانیہ 12 مِنَٹ) اور صلوٰۃ وسلام (تین اَشعار) مَع اختِتامی دعا (دَورانیہ 3 مِنَٹ)۔ عَلاقے کے تمام ذِمّے داران، مبلّغین، ممکنہ صورت میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اَراکین اور دیگر اسلامی بھائیوں کی شرکت یقینی بنایئے اور کوشِش کر کے ایصالِ ثواب کیلئے وہاں سے ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلے** سفر کروایئے۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی جانب سے کی گئی جوابی میل

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنہُ کی جانِب سے **مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی میرے میٹھے مَدَنی بیٹے ...... عطاری** سَلَّمَہُ الْبارِی کی خدمت میں،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ ۔ اَلْحمدُ لِلّٰہ ربِّ العٰلمینَ عَلٰی کُلِّ حال۔

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگرانِ شوریٰ ابو حامِد عمران عطّاری سلّمہُ البارِی نے مجھے آپ کی مَیل فارورڈ کی، جس میں آپ کی امّی جان کی وفاتِ حسرت آیات کا تذکرہ تھا، صَبْر و ہمّت اور حوصلے سے

کام لیجئے اور سب گھر والوں کو بھی یہی تلقین فرمائیے۔اللّٰہ تبارَک وَ تعالٰی مرحومہ کو غریقِ رَحْمت کرے، بے حساب بخشے، آپ کو اور تمام لَواحِقین کو صَبْرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اَجرِ جَزِیل مَرحمت فرمائے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم آہ! مجھ گنہگاروں کے سردار کے پاس نیکیاں کہاں! گناہوں کا اَنْبار ہے، کاش! گناہوں کا بخشنے والا ربِّ غفّار جَلَّ جلالُہٗ مجھ پاپی و بدکار کو مُعافی کی بھیک سے نواز کر مَحْض اپنی رَحْمت سے میری خطاؤں کے پُلندے پر عطاؤں کی بارِشیں فرمادے اور میرے گناہ نیکیوں سے بدل دے۔زہے نصیب! ایسا ہی ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے بَھروسے میں اپنے پاس موجود تمام نیکیوں کا رَحْمتِ الٰہی کے مطابِق ملنے والا ثواب بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں نَذْر کر کے آپ کی والِدۂ مرحومہ کو ایصال کرتا ہوں۔

تحریر بعض اوقات اپنے مُحرِّر کے مزاج کی عَکّاس ہوتی ہے

عُمُوماً آدمی کو اپنی تعریف اچّھی ہی لگتی ہے اور غَلَطی بتانے والا ایک آنکھ نہیں بھاتا ایسوں ہی کی تَرجُمانی کرتے ہوئے کسی نے کہا ہے:

ناصِحا! مت کر نصیحت دل مِرا گھبرائے ہے
اُس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

دعا گو ہوں کہ اللّٰہ ربُّ الْعزّت بِطُفیلِ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہماری بے حساب مغفِرت کرے اور نصیحت قَبول کرنے والا قَلْب عنایت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! آپ کی مَیل میں مجھ پر ''شیطان کے بعض ہتھیاروں کا اِنکشاف'' ہوا ہے۔ خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان کے ہر وار سے مَحفوظ فرمائے۔ اٰمین۔ برائے مہربانی سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشادِ گرامی: ''مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو میرے عُیُوب سے مجھے آگاہ کرے۔'' (الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص۲۲۲) پیشِ نظر رکھتے ہوئے میرے مَدَنی پھولوں پر ٹھنڈے دل سے غور فرماتے چلے جایئے۔ دیکھئے! مجھ سے ناراض نہ ہو جانا، میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے اس اَنمول قول کا واسِطہ جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ''انصاف پسند تو اُس کے مَمنون (یعنی شکر گزار) ہوتے ہیں جو انہیں صَواب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے۔'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت (چار حصّے) ص۲۲۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ہزار بار پاؤں پکڑ کر اور لاکھوں معذِرتوں کے ساتھ عرض ہے: تحریر بسا اوقات اپنے مُحرِّر (یعنی لکھنے والے) کی قلبی کیفیّات کی عَکّاس ہوتی ہے، مَیل پڑھ کر اِصلاح کی ضَرورت محسوس ہوئی لہٰذا کچھ مَدَنی پھول حاضِر خدمت کرتا ہوں اگر میرے یہ مَحسوسات غَلَط ہوں تو دست بستہ مُعافی کی خیرات کا خواستگار ہوں۔

خود کو ''اَھَم شخصیّت'' سمجھنا بُھول ھے

جب انسان اپنے آپ کو ''اَہَم'' نہ سمجھے تو اُسے کسی کے ''نہ پوچھنے'' کا غم بھی نہیں پہنچتا۔ میرے بھولے بھالے مَدَنی بیٹے! جن کو پوچھا نہیں جاتا بسا اوقات اُن کی بھی اپنی شانیں ہُوا

کرتی ہیں۔ کاش کہ ہم بھی ایسے ہوتے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **گمنام** بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے (جنّت پر مقرّر فِرِشتے حضرتِ سیِّدُ نا) رِضوان عَلَیْہِ السَّلام کو ان کی پہچان کرادی ہے، یہی لوگ ہِدایت کے روشن چَراغ ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمام تاریک فتنے اِن پر ظاہِر فرما دیئے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِنہیں اپنی رَحْمت (سے جنّت) میں داخِل فرمائے گا۔ یہ **شُہرت** چاہتے ہیں نہ **ظُلم** کرتے ہیں اور نہ ہی رِیا کاری میں پڑتے ہیں۔'' (''اللہ والوں کی باتیں'' ج ۱ ص ۱۶۲، حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱ ص ۱۱۸)

دِین کی خدمت کے سبب عزّت کی طلب

میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! کسی شخص کا اپنے لئے یہ ذِہْن بنالینا کہ میں نے چُونکہ دِین کی خدمت کی (یا اَحکامِ شریعت کے عین مطابِق دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کیا ہے) اِس لئے مجھے فُلاں فُلاں مُراعات مِلنی ہی چاہئیں، میری حیثیّت تسلیم کی جائے، میری حوصلہ اَفزائی ہونی چاہیئے (حالانکہ یہ ایک طرح سے اپنی تعریف کا مطالبہ ہے کہ حوصلہ افزائی عُموماً تعریف کرکے ہوتی ہے) میری دلجوئی بھی ہوتی رہے، مجھ پر مصیبت آئے تو مجھے بشمول شخصیّات کثیر افراد دلاسا دیں (کہ میں نے دِین کے بڑے بڑے کام جو کئے ہیں!) یاد رکھئے! دین کی خدمت اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے اور عبادت پر دُنیا والوں سے عِوَض و بدلہ طلب کرنے کی اجازت نہیں، جسے اپنی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دینی خدمات کا اِحْساس ہو اور اِس بِنا پر اُس کا نَفْس واہ واہ اور عزّت وغیرہ کی طلب محسوس کرے اُسے ''رِیا کاری کی تعریف'' پر نظر کر لینی چاہیے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نیکی کی دعوت**'' صَفْحہ 66 پر ہے: **رِیا** کی تعریف یہ ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔**'' گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے **عزّت** وغیرہ دیں۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۸۶)

رِیا کاری کا دَرْد ناک عذاب

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللّٰہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''رِیا کاری'' کا مُطالَعہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود پسندی کی تباہ کاریاں

خود پسندی کی تعریف

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! بسا اوقات آدمی نیک کام تو کرتا ہے مگر اُس پر شیطان کا ہتھیار کارگر ہو چکا ہوتا ہے اور وہ اِسے اپنا ذاتی کارنامہ سمجھ بیٹھتا ہے اُسے یہ اِحْساس نہیں رہتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق ہی سے میں یہ کر رہا ہوں۔ سبھی کیلئے ضَروری ہے کہ وہ شیطان کے اِس ہتھیار **عُجْب** یعنی ''خود پسندی'' کی تعریف اور اِس کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیں۔

خود پسندی کی تعریف یہ ہے: اپنے کمال (مثلاً عِلْم یا عمل یا مال) کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس بات کا خوف نہ ہونا کہ یہ چِھن جائے گا۔ گویا خود پسند شخص نعمت کو مُنْعِمِ حقیقی (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ) کی طرف منسوب کرنا ہی بھول جاتا ہے۔ (یعنی ملی ہوئی نعمت مَثَلاً صِحّت یا حُسن و جمال یا دولت یا ذِہانت یا خوش الحانی یا منصب وغیرہ کو اپنا کارنامہ سمجھ بیٹھنا اور یہ بھول جانا کہ سب ربُّ الْعِزّت ہی کی عنایت ہے) (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص٤٥٤)

خود پسندی کی اَہم وضاحت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: جو شخص عِلْم، عمل اور مال کے ذَرِیعے اپنے نَفْس میں کمال جانتا ہو اُس کی ''۲ دو حالتیں''

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ہیں: ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ اسے اُس کمال کے زَوال کا خوف ہو یعنی اِس بات کا ڈر ہو کہ اس میں کوئی تبدیلی آ جائے گی یا بالکل ہی سَلْب اور خَتْم ہو جائے گا تو ایسا آدمی ''خود پسند'' نہیں ہوتا۔ **دوسری** حالت یہ ہے کہ وہ اس کے زَوال (یعنی کم یا خَتْم ہونے) کا خوف نہیں رکھتا بلکہ وہ اِس بات پر خوش اور مطمئن ہوتا ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے مجھے یہ نعمت عطا فرمائی ہے اِس میں میرا اپنا کمال نہیں۔ یہ بھی ''خود پسندی'' نہیں ہے اور اس کے لیے ایک **تیسری** حالت بھی ہے جو **خود پسندی** ہے اور وہ یہ ہے کہ اسے اس کمال کے زَوال (یعنی کم یا خَتْم ہونے) کا خوف نہیں ہوتا بلکہ وہ اس پر مَسرور و مطمئن ہوتا ہے اور اس کی مَسرَّت کا باعِث یہ ہوتا ہے کہ یہ کمال، نعمت و بھلائی اور سربُلندی ہے، وہ اس لیے خوش نہیں ہوتا کہ یہ **اللہ** تَعَالٰی کی عنایت اور نعمت ہے بلکہ اس (یعنی خود پسند بندے) کی خوشی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے اپنا وَصْف (یعنی خوبی) اور خود اپنا ہی کمال سمجھتا ہے وہ اِسے **اللہ** تَعَالٰی کی عطاء و عنایت تصوُّر نہیں کرتا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص٤٥٤)

میں تو خوب دین کی خدمت کرتا ہوں!

بعض اوقات انسان بظاہر اچّھے اعمال کرتا ہے لیکن وہ اُس کے اپنے حق میں اچّھے نہیں ہوتے کیوں کہ شیطان کا ہتھیار اُس پر چل جانے کے سبب وہ اُس پر اِتراتا ہے کہ میں بَہُت نیک کام کرتا ہوں، خوب دین کی خدمت کرتا ہوں، میں نے یہ بھی کیا اور وہ بھی کیا، وہ یہ بھول جاتا ہے کہ مجھے اس کی توفیق میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائی ہے، ایسے

اِترانے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 16 سُوْرَةُ الْكَهْف آیت نمبر 104 میں ربُّ الْعِباد کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے:

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچّھا کام کر رہے ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ بدکار سے زیادہ بدنصیب وہ نیک کار ہے جو محنت اٹھا کر نیکیاں کرے مگر اُس کی کوئی نیکی اُس کے کام نہ آوے، وہ دھوکے میں رہے کہ میں نیک کار ہوں۔ خدا کی پناہ۔ (نورُ العِرفان ص ٤٨٥)

میں نے یہ کیا! میں نے وہ کیا!

اپنے اعمال کو ''کچھ'' سمجھنا اور اس پر اِترانا اور اپنے منہ میاں مٹّھو بننا کہ ''میں نے یہ کیا! وہ کیا!'' یہ بُری صِفَت ہے اللہ تعالٰی پارہ 27 سُوْرَةُ النَّجْم آیت نمبر 32 میں ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹّی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ آیت اُن لوگوں کے مُتعلّق نازِل ہوئی جو اپنی نیکیوں پر فخر کرتے تھے اور فخریہ کہتے تھے کہ ہماری نمازیں ایسی ہیں! ہمارے روزے ایسے! ہم ایسے! اُس (یعنی **اللہ** تَعَالٰی) ہی کا جاننا کافی ہے تم اپنے تقویٰ طہارت کا لوگوں میں کیوں اعلان کرتے ہو! لُطْف تو جب ہے کہ بندہ کہے: ''میں گنہگار ہوں'' رب (عَزَّوَجَلَّ) کہے: یہ پرہیز گار ہے! جیسے ابوبکر صدّیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) (نورُالعرفان ص ۸۴۱، ۸۴۲)

اس آیتِ کریمہ کے تَحت حُـجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم اچّھا عمل کرو تو یہ نہ کہو: ''**میں نے عمل کیا**۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۴۵۲)

خود پسندی کی مذمّت پر بُزُرگانِ دین کے 5 فرامین

﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا گیا کہ آدمی گنہگار کب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب اُسے یہ گُمان ہو کہ میں **نیکوکار** یعنی نیک آدمی ہوں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۴۵۲)

﴿2﴾ مشہور تابعی حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: اپنے آپ کو نیکوکار مت قرار دو کیوں کہ یہ خود پسندی ہے۔ (ایضاً)

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں رات بھر عبادت کروں اور صُبْح **خود پسندی** میں پڑوں یعنی یہ سمجھوں کہ میں تو بڑا نیک آدمی ہوں اِس سے بہتر یہی ہے کہ

رات سویا رہوں اور صُبح رات کی عبادت سے محرومی پر افسوس کروں۔ (ایضاً)

﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُور ان لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھ کر اللہ تَعَالٰی اور آخرت کا گھر یاد آتا ہے، کیونکہ وہ عبادت کی پابندی کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک دن نَماز پڑھی، ایک شخص پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سلام پھیرا تو (خوفِ خدا سے مغلوب ہوکر خود پسندی سے بچنے کیلئے بطورِ عاجزی) فرمایا: جو کچھ مجھ سے دیکھا ہے اس سے تمہیں تعجُّب نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ شیطانِ لعین نے فِرِشتوں کے ہمراہ ایک طویل عرصہ اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر اس کا جو انجام ہوا وہ واضح و ظاہر ہے۔ (ایضاً ص ۴۵۳)

﴿5﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: نیک کاموں کی توفیق اللہ تَعَالٰی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اور اُس کے عطِیّات میں سے ایک عطِیَّہ (عَطِی۔یَہ۔ یعنی بخشش) ہے لیکن **خود پسندی** ہی کی وجہ سے نادان انسان اپنی ذات کی تعریف کرتا اور پاکیزگی ظاہر کرتا ہے اور جب وہ اپنی رائے، عمل اور عَقْل پر اِتراتا ہے تو فائدہ حاصل کرنے، مشورہ لینے اور پوچھنے سے باز رہتا اور یوں اپنے آپ پر اور اپنی رائے پر اعتِماد کرتا ہے۔ (کہ میں بھی تو سمجھ بوجھ رکھتا ہوں، کیا ضَرورت ہے کہ دوسروں سے مشورہ لوں!) (ایضاً ص ۸۲۲) آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: عابِد کو اپنی عبادت پر، عالم کو اپنے عِلْم پر، خوبصورت کو اپنی خوبصورتی اور حُسن و جمال پر اور مالدار کو اپنی مالداری پر

اِترانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کیونکہ سب کچھ **اللہ** تَعَالٰی کے فضل و کرم سے ہے۔ (ایضاً ص ۸۳۶) یعنی ذِہانت، علاج کرنے کی صلاحیّت، خوش اِلحانی و خوش بیانی وغیرہ کی نعمت وغیرہ جس کو جو کچھ مِلا اُس میں بندے کا اپنا کوئی کمال ہی نہیں جو دیا جتنا دیا سب **اللہ** تَعَالٰی نے ہی دیا ہے۔

خود پسندی کا علاج

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان (مُتَّقی و پرہیزگار اور صِدق و اخلاص کے پیکر ہونے کے باوُجُود خدا کے ڈر کے سبب) تمنّا کیا کرتے تھے کہ کاش! وہ مٹّی، تنکے اور پرندے ہوتے۔ (تا کہ بُرے خاتمے اور عذابِ قبر و آخرت سے بے خوف ہوتے) تو جب صَحابہ کی یہ کیفیّت تھی تو کوئی صاحِبِ بَصیرت (سمجھدار شخص) کس طرح اپنے عمل پر اِتراسکتا یا ناز کرسکتا ہے اور کس طرح اپنے نَفْس کے مُعامَلے میں بے خوف رہ سکتا ہے! تو یہ (یعنی صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا خوف اور ان کی عاجزی ذِہن میں رکھنا) **خود پسندی کا علاج** ہے اور اِس سے اِس کا مادّہ بِالکل جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے اور جب یہ (یعنی صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ڈرنے کا انداز) دل پر غالِب آتا ہے تو سَلْبِ نعمت (یعنی نعمت چِھن جانے) کا خوف اِسے اِترانے (اور خود کو "کچھ" سمجھنے سے) بچاتا ہے بلکہ جب وہ کافِروں اور فاسِقوں کو دیکھتا ہے کہ کسی غَلَطی کے بِغیر ہی جب ان (یعنی کافِروں) کو ایمان سے محروم رَہنا پڑا اور اُن (یعنی فاسِقوں) کو اطاعت و فرماں برداری سے ہاتھ دھونا پڑا تو وہ (یعنی صَحابۂ کِرام کا خوف یاد رکھنے والا شخص) اپنے حق میں ڈرتے ہوئے یہ

بات سمجھ لیتا ہے کہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذات بے نیاز ہے وہ چاہے تو کسی کو کسی جُرم کے بِغیر ہی محروم کر دے اور جسے چاہے کسی وسیلے کے بِغیر ہی عطا کر دے۔ خدائے بے نیاز عَزَّوَجَلَّ اپنی دی ہوئی نعمت بھی واپَس لے سکتا ہے۔ کتنے ہی مومِن (مَعَاذَاللّٰه) مُرتَد ہو گئے جبکہ بے شمار پرہیز گار و اِطاعت گزار فاسِق ہو گئے اور ان کا خاتِمہ اچّھا نہ ہوا۔ اس طرح کی سوچ سے **خود پسندی** خَتْم ہو جاتی ہے۔ (ایضاً ص ٤٥٨)

حُبِّ جاہ وخود پسندی کی مِٹا دے عادتیں
یا الٰہی! باغِ جنّت کی عطا کر راحتیں

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے مَدَنی بیٹے! یاد رکھئے! یہ بھی شیطان کا ایک بَہُت بڑا اور بُرا **ہتھیار** ہے کہ آدَمی کو اِس خوش فہمی میں مبتَلا کر دے کہ میں بَہُت اچّھا انسان ہوں اور میں نے اسلام کی بَہُت خدمت کی ہے۔ شیطان کے اِس وار کو ناکام بناتے ہوئے بس یِہی ذِہْن بنا لیجئے کہ اپنے طور پر میں نے اب تک کوئی دین کا کام کیا ہے نہ ہی اچّھے اعمال، میں کچھ بھی نہیں، میں

Go To Index

سب سے بُرا ہوں۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق سے اگر کوئی نیکی کا موقع نصیب ہو بھی جائے تو اُسے زیورِ اِخلاص سے مُزیَّن کیجئے۔ اللہ تَعَالٰی بوسیلۂ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو اور آپ کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار کو اپنا مُخلِص بندہ بنائے۔ اٰمین۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو بندہ چالیس دن خالِص اللہ تَعَالٰی کے لیے عمل کرے اللہ تَعَالٰی حکمت کے چشمے اُس کے دل سے اس کی زُبان پر ظاہر کر دیتا ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۱۳)

اِخلاص کی 5 تعریفات

﴿1﴾ صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے عمل کرنا اور مخلوق کی خوشنودی یا اپنی کسی نَفسانی خواہش کو اُس میں شامل نہ ہونے دینا ﴿2﴾ حضرتِ علّامہ عبدُالغنی نابُلُسی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: اِخلاص اِس چیز کا نام ہے کہ بندہ عمل سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرنے کا ارادہ کرے، کسی قسم کا دُنیوی نَفع مقصود نہ ہو۔ (اَلحدِیقَۃُ النَّدِیَّۃ ج ۲ ص ۶۴۲) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِخلاص اس چیز کا نام ہے کہ ظاہر و باطن (اکیلے اور دوسروں کی موجودَگی) میں بندے کا عمل برابر ہو۔ (اَلمَجمُوع لِلنَّوَوی ج ۱ ص ۱۷) ﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُحاسِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اِخلاص یہ ہے کہ جو ربّ عَزَّوَجَلَّ کا مُعامَلہ ہو اُس میں سے مخلوق کو نکال دے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۱۰) ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبد اللّٰہ تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِخلاص یہ ہے کہ خَلوت

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

وجلوت (یعنی تنہائی اور دوسروں کی موجودگی) میں بندے کی حَرَکات وسَکنات صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہوں، اس میں نَفْس، خواہش یا دنیا کا کوئی دَخْل نہ ہو۔ (اَلْمَجْمُوع لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۷)

اِخلاص کے معنیٰ ''رِضائے الٰہی کیلئے عمل کرنا''

اِخلاص عبادت کی روح ہے، صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''عبادت کوئی بھی ہو اُس میں **اِخلاص** نہایت ضَروری چیز ہے یعنی مَحض رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضَرور ہے۔ دِکھاوے کے طور پر عمل کرنا بِالْاِجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں رِیا کو شرکِ اَصغر فرمایا۔ **اِخلاص** ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب **اِخلاص** کے ساتھ کیا گیا ہو تو اُس پر ثواب مُرتَّب ہو مَثَلًا لاعِلْمی میں کسی نے نَجِس (یعنی ناپاک) پانی سے وُضو کیا اور نَماز پڑھ لی اگرچِہ یہ نَماز صحیح نہ ہوئی کہ صحّت (یعنی دُرست ہونے) کی شَرْط طَہارت (پاکی) تھی وہ نہیں پائی گئی مگر اُس نے صِدْقِ نیّت (یعنی سچّی نیّت) اور **اِخلاص** کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا تَرَتُّب ہے یعنی اِس نَماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہوگیا کہ ناپاک پانی سے وُضو کیا تھا تو (نَماز نہ ہوئی اور) وہ مُطالَبہ جو اس کے ذِمّے ہے ساقِط نہ ہوگا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہوگا۔'' (بہارِ شریعت جلد۳ ص ۶۳۶)

اِخلاص یہ ہے کہ ''اپنے عمل کی تعریف'' ناپسند ہو

جن کا ذِہْن یہ ہوتا ہے کہ ہم نے بَہُت سارا عِلْمِ دین حاصِل کیا، تعلیمِ عِلْمِ دین

کے امتحان میں دوسروں سے مُمتاز آئے، اتنا اتنا اسلام کا کام کیا، کتابیں تصنیف کیں، فُلاں فُلاں اچّھے اعمال کئے، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں اِتنا اتنا عرصہ سفر کیا، ہماری تعریف وحوصلہ اَفزائی ہونی چاہیے، ہمیں تحفہ وانعام دیا جانا چاہیے، وہ **شیطان کا ہتھیار** ناکام بناتے ہوئے اِس حِکایت سے درسِ عبرت حاصِل کریں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے حواریوں نے عَرض کی: کس کا عمل خالِص ہے؟ فرمایا: اُس کا جو **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے عمل کرتا ہے اور اُسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اِس (عمل) پر اُس کی کوئی تعریف کرے!** (اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص۱۱۰)

"اِخلاص" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اخلاص کے مُتَعلِّق بُزُرگانِ دین کے 5 فرامین

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب مَکْفُوف رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مُخلِص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اِس طرح چھپائے جس طرح اپنے گناہ چھپاتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص۱۰۵) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اگر تم **اِخلاص** کے ساتھ علیحدگی میں دو رَکعتیں پڑھو تو یہ بات تمہارے لئے **70** یا **700** احادیث عمدہ اَسناد کے ساتھ لکھنے سے بہتر ہے۔ (ایضاً ص۱۰۶) **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: آدمی کا ایسی جگہ نَفل نماز پڑھنا جہاں لوگ اسے نہ دیکھتے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی 25 نمازوں کے برابر

ہے۔(جَمْعُ الْجَوامِع ج ۵ ص ۸۳ حدیث ۱۳۶۲۰) ﴿3﴾ ایک بُزُرگ کا قول ہے: ایک ساعت کا **اِخلاص** ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے لیکن اِخلاص بَہُت کم پایا جاتا ہے۔(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۱۰۶) ﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا خواص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص رِیاست (یعنی اِقتِدار اور دوسروں پر بَرتری) کا پِیالہ پیتا ہے وہ بندگی کے **اِخلاص** سے نکل جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۰)

﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لوگوں کی وجہ سے عمل چھوڑنا **رِیا** ہے اور مخلوق کو دکھانے کیلئے عمل کرنا شِرک (اصغر) ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۰)

تین عطائیں تین محرومیاں

بعض بُزُرگوں نے فرمایا: **اللہ** تَعَالٰی جب کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اُسے تین باتیں عطا کرتا ہے اور تین باتوں سے روک دیتا ہے ﴿۱﴾ اسے صالحین (یعنی نیک بندوں) کی صُحبت تو عطا کرتا ہے مگر وہ بندہ اُن کی کوئی بات قَبول نہیں کرتا ﴿۲﴾ اسے اچّھے اعمال کی توفیق تو دیتا ہے لیکن اُسے **اِخلاص** سے نہیں نوازتا ﴿۳﴾ اسے حِکْمت تو عنایت فرماتا ہے لیکن اُسے اس میں صداقت سے محروم رکھتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۶)

30 برس کی نَمازیں قضا کیں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے 30 برس کی نَمازیں قضا کیں، وجہ اِس کی یہ ہوئی کہ میں ہمیشہ ہر نَماز پہلی صَف میں باجماعت ادا کرتا رہا۔ 30 برس کے بعد کسی مجبوری کے سبب تاخیر ہوگئی اور مجھے دوسری صَف میں جگہ ملی، اِس سے مجھے شرمندگی

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

محسوس ہوئی کہ آج لوگ کیا کہیں گے! یہ خیال آنے کے سبب میں جان گیا کہ جب لوگ مجھے پہلی صَف میں دیکھتے تھے تو اِس سے مجھے خوشی ہوتی تھی اور یہ بات میرے دل کی راحت کا باعِث تھی۔ (ورنہ مجھے شرمندگی ہوتی ہی کیوں، کہ آج لوگ کیا کہیں گے! تو گویا 30 برس سے میں لوگوں کو دکھانے کیلئے پہلی صَف میں نَماز پڑھتا رہا ہوں!) (اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۱۰۸ بِتَصَرُّفٍ)

حکایت: نہ ثواب مِلا نہ عذاب

ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک بُزُرگ نے وفات کے بعد کسی کے خواب میں فرمایا: میں نے ایک صَدَقہ لوگوں کے سامنے دیا تو اُن کا میری طرف دیکھنا مجھے پسند آیا تو میں نے انتِقال کے بعد دیکھا کہ نہ تو مجھے اِس کا ثواب ملا اور نہ ہی اِس پر عذاب ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو جب یہ واقِعہ بتایا گیا تو فرمایا: ''یہ ان کا اچّھا مال ہے کہ عذاب نہ ہوا یہ تو عین اِحْسان ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۱۰۵)

مُبلِّغ پر شیطان کا وار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: (بعض واعِظین و مبلّغین) اِس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی بات توجُّہ سے سنتے اور قَبول کرتے ہیں اور ایسا واعِظ (یا مبلّغ) دعویٰ کرتا ہے کہ میری خوشی کا باعِث یہ ہے کہ **اللہ** تعَالٰی نے دین کی حمایت میرے لئے آسان کردی۔ اگر اس (واعظ یا مبلّغ) کا کوئی ہم عَصر اُس سے اچّھا وَعْظ (و بیان) کرتا ہو اور لوگ اِس سے ہٹ کر اُس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو

جائیں تو یہ بات اُسے بُری لگتی ہے اور وہ غمگین ہوجاتا ہے، اگر (اسکے اندر اخلاص ہوتا اور) اِس کے وَعْظ (وبیان) کا باعِث دین ہوتا (اور اُس کے پیشِ نظر صِرْف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی تب) تو وہ اللّٰہ تعالٰی کا شکر ادا کرتا کہ اللّٰہ تعالٰی نے یہ کام دوسرے کے سِپُرد کر دیا۔ ایسے موقع پر شیطان اس سے کہتا ہے: تو اِس لئے غمگین نہیں کہ لوگ تجھے چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے بلکہ تیرے غم کا سبب یہ ہے کہ تجھ سے ثواب چلا گیا کیوں کہ اگر وہ لوگ تیری بات سے نصیحت حاصِل کرتے تو تجھے ثواب ملتا اور تیرا ثواب کے چلے جانے پر غمگین ہونا اچّھا ہے اور اس بیچارے (مُقرِّر یا مبلِّغ) کو معلوم نہیں کہ تبلیغ کا کام اپنے سے افضل کو سونپنا زیادہ ثواب کا باعِث ہے اور خود تنہا تبلیغ کرنے کے مقابلے میں اِس صورت میں ثواب زیادہ ہوگا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۰۹ مُلَخَّصاً)

عالم کی دو رکعتیں جاہل کی سال بھر کی عبادت سے افضل

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: دل کی کھوٹ، شیطان کا مکروفریب اور نَفْس کی خَباثت نہایت پوشیدہ ہوتی ہے، اِسی لئے کہا گیا ہے: ''عالم کی دو رَکْعَتیں جاہل کی ایک سال کی عبادت سے افضل ہیں۔'' اور اس سے وہ عالم مُراد ہے جو اعمال کی باریک و دَقیق آفات کی بصیرت (پہچان) رکھتا ہو تا کہ ان آفات سے اپنے اعمال کو صاف کر سکے کیوں کہ جاہل کی نظر ظاہری عبادت پر ہوتی ہے اور اِسی سے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۲)

Go To Index

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

حِکایت: 60 سال کعبے کا خادِم

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز بن ابی رَوّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے فرمایا: میں اس گھر (کعبۃُ اللہ شریف) کا 60 سال مُجاوِر (یعنی خادِم) رہا اور میں نے 60 حج کیے (پھر اِنکِساراً فرمانے لگے) لیکن میں نے اللہ تَعَالٰی کے لیے جو بھی عمل کیا اُس میں جب اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کیا (یعنی جب اِن اعمال کی جانچ پڑتال کی، اِخلاص ٹٹولا تو اِس قدر کم نکلا کہ) شیطان کا حصّہ اللہ تَعَالٰی کے حصّے سے زیادہ پایا! کاش! میرا حساب برابر ہوا گر (آخرت میں) نَفْع نہ ہو تو نقصان بھی نہ ہو۔ (ایضاً ص ۱۱۵) اِخلاص کی کمی، خود پسندی، رِیا وغیرہ شیطان کا حصّہ ہیں جبکہ عمل میں مکمَّل اِخلاص ہونا اللہ تَعَالٰی کا حصّہ ہے۔

بدگُمانی بھری عبارت کی نِشاندہی

پیارے مدنی بیٹے! شیطان کا ہتھیار پہچاننے کی کوشِش کرتے ہوئے آپ اپنی مَیل کے ان جملوں پر غور فرمایئے: **"اب دعوتِ اسلامی کے ذمّے داران کی شفقتیں صِرف امیر لوگوں کیلئے ہیں۔"** ۔۔۔۔۔۔"اگر میں امیر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا" نیز مکتوب کے آخر میں دیا ہوا شعر بھی بے مَحَل ہونے کی وجہ سے اپنے اسلامی بھائیوں پر بھرپور طنز اور ان کی توہین و تحقیر پر مشتمل ہے۔ آپ کی مَیل میں بعض ذِمّے داران کے تعلُّق سے یہ بھی گلے شکوے کیے گئے ہیں کہ "تعزِیَت نہیں کی، یا فُلاں نے **تعزیت** کا فون کیا تو ایصالِ ثواب نہیں کیا، فُلاں فُلاں کو **مجلسِ ایصالِ ثواب** کی دعوت دی مگر نہیں آئے۔۔۔ **کیوں کہ غریب آدمی ہوں"** وغیرہ۔ اِس

طرح کی شکایات اُن مسلمانوں کی عزّت اُچھالنے والی اور انہیں ڈی گریڈ کرنے والی ہیں۔ساتھ میں مزید یہ الفاظ ''کیوں کہ میں غریب آدمی ہوں'' میں **بدگمانی** کا واضح اشارہ موجود ہے کیوں کہ اِس کا صاف مطلب یِہی نکلتا ہے کہ میں مالدار ہوتا تو میرے یہاں ضَرور آتے۔نیز مَیل میں یہاں بعض کے نام نہیں مگر اشاروں کی ترکیب ہے جس سے کئی ذِمّے داران کو اُن اسلامی بھائیوں کی پہچان ہوسکتی ہے۔

بد گُمانی کی تباہ کاریاں

مَیل میں یہ اظہار نہیں کیا گیا کہ یہ شکایات اِس لئے کی گئی ہیں کہ فُلاں فُلاں کی اِصلاح کی جائے بلکہ صِرف ''بھڑاس'' نکالی گئی ہے جن کا بدگمانیوں پر مَبنی ہونا ظاہر ہے۔شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا **ہتھیار** ہے، یہ **بدگُمانی** خاندانوں کو اُجاڑ دیتی اور بسا اوقات دینی خدمات میں رَخْنہ انداز ہوکر ایک دوسرے کے خلاف ''لابنگ'' پر اُبھارتی، غیبتوں، چغلیوں اور تہمتوں، دل آزاریوں وغیرہ گناہوں کا سیلاب لاتی، دنیا کا سُکون برباد کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کی بربادی کے اسباب بناتی اور یوں شیطان کی مُراد برلاتی ہے۔شیطان کے اِس خوفناک **ہتھیار** ''بدگُمانی'' کی تباہ کاریوں کے متعلِّق کچھ معروضات پیشِ خدمت ہیں: پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** آیت نمبر 12 میں ربِّ کائنات عزوجل کا ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بَہُت گُمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حضرتِ علّامہ عبدُ اللّٰہ بن عمر شیرازی بَیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کثرتِ گُمان سے مُمانَعت کی حِکمت بیان کرتے ہوئے "تفسیر بَیضاوی" میں لکھتے ہیں: "تاکہ مسلمان ہر گُمان کے بارے میں مُحتاط ہوجائے اورغور و فِکر کرے کہ یہ گُمان کس قَبِیل (یعنی قِسْم) سے ہے۔" (آیا اچّھا ہے یا بُرا؟) (تفسیر بیضاوی ج ٥ ص ٢١٨)

اِس آیتِ کریمہ میں بعض گُمانوں کو گناہ قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرُ الدّین رازِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الھادِی لکھتے ہیں: "کیونکہ کسی شخص کا کام (بعض اوقات) دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، ممکِن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کررہا ہو یا دیکھنے والا ہی خود غَلَطی پر ہو۔" (تفسیرِ کبیر ج ١٠ ص ١١٠)

بدگُمانی حرام ہے

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **(١) بدگُمانی** سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔ (بُخاری ج ٣ ص ٤٤٦ حدیث ٥١٤٣) **(٢)** مسلمان کا خون، مال اوراس سے بدگُمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص ٢٩٧ حدیث ٦٧٠٦)

بدگُمانی کی تعریف

بدگُمانی سے مُراد یہ ہے کہ "بِلا دلیل دوسرے کے بُرے ہونے کا دل سے اِعتِقادِ جازِم (یعنی یقین) کرنا۔" (ماخوذ اَز: فَیضُ القدیر ج ٣ ص ١٢٢ تحتَ الحدیث ٢٩٠١ وغیرہ)

بدگُمانی سے **بُغْض** اور **حَسَد** جیسے باطِنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ**. یعنی **"اچّھا گمان اچّھی عبادت سے ہے۔"** (ابوداؤد ج ٤ ص ٣٨٧ حدیث ٤٩٩٣)

خدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بدگمانی

بد گمانی کیوں حرام ھے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: "**بدگُمانی** کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دِل کے بھیدوں کو صِرْف **اللہ** تَعَالٰی جانتا ہے، لٰہذا تمہارے لئے کسی کے بارے میں **بُرا گُمان** رکھنا اُس وَقْت تک جائز نہیں جب تک تم اُس کی بُرائی اِس طرح ظاہر نہ دیکھو کہ اس میں تاویل (یعنی بچاؤ کی دلیل) کی گنجائش نہ رہے، پس اُس وَقْت تمہیں لامُحالہ (یعنی ناچار) اُسی چیز کا یقین رکھنا پڑے گا جسے تم نے جانا اور دیکھا ہے اور اگر تم نے اُس کی بُرائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سنا مگر پھر بھی تمہارے دِل میں اس کے بارے میں بُرا گُمان پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ یہ **بات** تمہارے دِل میں شیطان نے ڈالی ہے، اس وَقْت تمہیں چاہئے کہ دِل میں آنے والے **اُس گُمان کو جُھٹلا دو** کیونکہ یہ (بدگمانی) سب سے بڑا اِفْسق ہے۔" مزید لکھتے ہیں: "یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شَراب کی بُو آ رہی ہو تو اُس کو شَرْعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اُس

نے شَراب کا گُھونٹ بھرتے ہی کُلّی کر دی ہو یا کسی نے اُسے زبردستی شراب پِلا دی ہو، جب یہ سب اِحْتِمالات (یعنی شُبُہات) موجود ہیں تو (ثُبُوتِ شَرْعی کے بِغیر) مَحْض قَلْبی خَیالات کی بِنا پر تصدیق کر دینا اور اس مسلمان کے بارے میں (شرابی ہونے کی) **بدگُمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۸۶)

بدگُمانی بَہُت بڑی اور بُری آفت ہے، یہ انسان کو جہنَّم میں پہنچا سکتی ہے، اس کے بارے میں ضَروری اَحْکام اور اِس کا علاج جاننا ''فرض'' ہے۔

''حُسْنُ الظَّنّ'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے بدگمانی کے مختصراً 7 علاج

(1) مسلمان کی خوبیوں پر نظر رکھئے

مسلمانوں کی خامیوں کی ٹَٹول کے بجائے اُن کی **خوبیوں پر نظر رکھئے**، جو ان کے متعلِّق **حُسْنِ ظن** رکھتا ہے اُس کے دل میں راحتوں کا بَسیرا اور جس پر شیطان کا ہتھیار کام کر جائے اور وہ **بدگُمانی** کی بُری عادت میں مبتلا ہو جائے، اُس کے دل میں وَحْشتوں کا ڈیرا ہوتا ہے۔

(2) بدگُمانی ہو تو توجُّہ ہٹا دیجئے

جب بھی کسی مسلمان کے بارے میں دِل میں **بُرا گُمان** آئے تو اسے جھٹک دیجئے اور اس کے عمل پر **اچھا گُمان** قائم کرنے کی کوشِش فرمائیے۔ **مَثَلًا** کسی اسلامی بھائی

کونعت یا بیان سنتے ہوئے روتا دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے متعلِّق **رِیا کاری** کی بدگُمانی پیدا ہو تو فوراً اِس کے **اِخلاص** سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کر لیجئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا **مَکحُول دِمَشقی** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جب تم کسی کو روتا دیکھو تو خود بھی روؤ اور اُسے **رِیا کار** نہ سمجھو، میں نے ایک دَفعہ کسی شخص کے بارے میں یہ خیال کیا تو میں **ایک سال** تک رونے سے محروم رہا۔'' (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۰۷)

خدا! بدگمانی کی عادت مٹا دے
مجھے حُسنِ ظن کا تو عادی بنا دے

﴿3﴾ خود نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں

اپنی اِصلاح کی کوشِش جاری رکھئے کیونکہ جو خود **نیک** ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی **نیک گُمان** (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے جبکہ جو خود **بُرا** ہو اُسے دوسرے بھی **بُرے** ہی دکھائی دیتے ہیں۔ عَرَبی مَقُولہ ہے: اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَ تْ ظُنُوْنُہٗ **یعنی** جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اُس کے گُمان (یعنی خیالات) بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۱۵۷)

اِمامِ اَہلسنّت مُجَدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن نَقْل فرماتے ہیں: ''**خبیث گُمان خبیث دل ہی سے نکلتا ہے۔**'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص۴۰۰)

مِرا تن صفا ہو مِرا مَن صفا ہو
خدا! حُسنِ ظن کا خزانہ عطا ہو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

﴿4﴾ بُری صُحْبت بُرے گمان پیدا کرتی ھے

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے **نیک صُحبت** اِختیار کیجئے، جہاں دوسری بَرَکتیں ملیں گی وَہیں **بدگُمانی** سے بچنے میں بھی مدد حاصِل ہوگی۔حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن حارِث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: صُحْبَۃُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ **یعنی** بُروں کی صُحبت اچّھوں سے **بدگُمانی** پیدا کرتی ہے۔ (رسالہ قُشیریہ ص ۳۲۷)

بُری صُحبتوں سے بچا یاالٰہی
تو نیکوں کا سَنگی بنا یاالٰہی

﴿5﴾ کسی سے بدگُمانی ھو تو عذابِ الٰھی سے خود کو ڈرائیے

جب بھی دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں **بدگُمانی** پیدا ہو تو خود کو **بدگُمانی** کے انجام اور **عذابِ الٰہی** سے ڈرائیے۔ پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل** کی آیت نمبر 36 میں **اللہ** تَبارَکَ وَتَعالٰی کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! کسی کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو اپنے آپ کو اِس طرح ڈرائیے کہ بڑا عذاب تو دُور رہا میری حالت تو یہ ہے کہ **جہنّم** کا سب سے ہلکا عذاب بھی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام دُرودِپاک پڑھااُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

برداشت نہیں کرسکوں گا۔آہ! ہلکا عذاب بھی کس قدر ہولناک ہے! بُخاری شریف میں حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت ہے،رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اُسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٦٢ حدیث ٦٥٦١)

جہنَّم سے مجھ کو بچا یاالٰہی
مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی

﴿6﴾ کسی کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو تو اپنے لئے دُعا کیجئے

جب بھی کسی کے بارے میں ''بدگُمانی'' ہونے لگے تو اپنے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یوں دُعا مانگئے: یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزور بندہ دُنیا وآخرت کی تباہی سے بچنے کے لئے اِس بدگُمانی سے اپنے دِل کو بچانا چاہتا ہے۔یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شیطان کے خطرناک ہتھیار''بدگُمانی'' سے بچالے۔میرے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دِل،رونے والی آنکھ اورلرزنے والا بدن عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿7﴾ جس کے لئے بدگُمانی ہو اُس کے لئے دعائے خیر کیجئے

جب بھی کسی اِسلامی بھائی کے لئے دِل میں بدگُمانی آئے تو اُس کے لئے دُعائے خیر کیجئے اور اُس کی عزّت واِکرام میں اضافہ کردیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت

سیِّدُ نا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: ”جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں **بدگُمانی** آئے تو تمہیں چاہیے کہ اس کی **رعایت** (یعنی عزّت و آؤ بھگت وغیرہ) میں اِضافہ کر دو اور اس کے لئے دُعائے خیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غُصّہ دِلاتی ہے اور اُسے (یعنی شیطان کو) تم سے **دُور** بھگاتی ہے، یوں شیطان دوبارہ تمہارے دِل میں **برا گُمان** ڈالتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں تم پھر اپنے بھائی کی رِعایت اور اُس کے لئے دُعائے خیر میں **مشغول** نہ ہو جاؤ۔“ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۸۷) (بدگُمانی سے متعلِّق زیادہ تر مواد مکتبۃُ الْمدینہ کے مطبوعہ رسالے، ”**بدگُمانی**“ (56 صَفْحات) سے لیا گیا ہے ، یہ رسالہ مکمّل پڑھنا نہایت مُفید ہے)

مجھے غیبت و چغلی و بد گمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو لکھنے میں خطا کھا جاتا ہے وہ بولنے میں نہ جانے کیا کیا کہہ جاتا ہوگا!

عُموماً آدمی بَہُت سوچ سوچ کر چِٹّھی وغیرہ لکھتا، لکھ کر نوک پلک سنوارتا اور کاٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ کہیں اپنی کوئی غَلَط تحریر کسی کے ہاتھ میں نہ چلی جائے تو اب اتنی احتِیاطوں کے باوُجُود بھی جس پر شیطان کا ہتھیار چل جاتا ہو اور وہ غیر مُحتاط یا گناہوں بھرے الفاظ لکھ ڈالتا ہو خدا جانے جب وہ بولنے پر آتا ہوگا تو اُس کی زُبان سے کیا کیا نکل جاتا ہوگا!

بدگُمانی کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

بدگمانی کے مُتعلّق ''**فتاوٰی رضویہ**'' سے مختصر کردہ سُوال جواب مُلاحظہ فرمائیے:

سُوال: زید کہتا ہے آج کل عُموماً فخر وتَفاخُر اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے دعوتیں دی جاتی ہیں لہٰذا وہ یعنی (زید) کسی دعوت میں نہیں جاتا۔ **جواب:** قَبولِ دعوت سنّت ہے۔۔۔۔اور اب کہ ایک مسلمان پر بِلا دلیل یہ گمان کیا کہ اِس کی نیّت رِیا وتَفاخُر ونا موری ہے تو یہ **حرامِ قَطْعی** ہوا۔ غیرِ مُعَیَّن پر حکم کسی مُعَیَّن مسلمان کے لئے سمجھ لینا **بدگُمانی** ہے جب تک اس کے قرائِن واضِحہ نہ ہوں اور بدگُمانی حرام۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص ۶۷۲، ۶۷۳)

نَمازِ جنازہ وایصالِ ثواب کے بارے میں ناراضی سے بچانے والے مَدَنی پھول

یہ مسائل ذِہن نشین فرمالیجئے: (۱) مسلمان کی نَمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے جن جن کو اِطّلاع مِلی اُن میں سے بعضوں نے ادا کرلی تب بھی فرض ادا ہو چکا تو اب جو نہیں آئے وہ گنہگار نہیں ہیں، اُن نہ آنے والوں کے بارے میں بدگُمانیاں ضَرور گناہ ہیں، اُن کی مُخالَفت کی ہرگز اجازت نہیں (۲) تعزِیت مَسنون ہے، ایصالِ ثواب یا اس کی مجلس میں شرکت مُسْتَحَب ہے۔ اِطّلاع ہونے کے باوُجود اگر کسی نے تعزِیت یا مجلس میں شرکت نہ کی تو شَرعاً گنہگار نہ ہوا، اُس پر تہمت رکھنے، غیبت وبدگمانی کرنے اور اُسے بُرا بھلا کہنے والا ضَرور گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ حق تو یہ ہے کہ بِالْفَرض مجلس میں شرکت نہ کرنا گناہ ہو تب بھی مسلمان کا پردہ رکھنے کا حُکْم ہے، اب جبکہ گناہ ہی نہیں تو پھر اُس پر زَبانِ طَعْن کھولنا کہاں کی نیکی ہے! یاد رکھئے! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ہر مسلمان کی عزّت، مال اور

جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۷۲ حدیث ۱۹۳٤)

دلجوئی نہ کرنے کے دو نقصانات

ہاں مُروَّت کا تقاضا یِہی ہے کہ اگر جاننے والوں میں سے کسی پر کوئی مصیبت آئے تو اَخلاقی طور پر اُس کے یہاں جانا چاہئے۔ دُکھیاروں کی دلجوئی سے خود کو محروم رکھنے میں دو نقصانات **نُمایاں** ہیں: (۱) خود اپنی ثواب سے محرومی (۲) اُس دُکھی اسلامی بھائی کے دل میں وَسوَسے آنے اور اُس کے مَدَنی ماحول سے دُور ہو جانے کا اندیشہ۔

شخصیّات سے تعلُّقات کے مُتَعلِّق اَہم وضاحتیں

مَساجِد یا مدارِس یا مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی تعمیرات نیز دیگر مَدَنی کاموں کیلئے عطیّات کے حُصُول کی حِرص میں کسی سرمایہ دار سے چھوٹے ذِمّے دار کا بڑے ذِمّے دار کی فون پر بات یا ملاقات کروانا یقیناً کارِ ثوابِ آخِرت ہے اور حُسنِ نیّت کی بِنا پر اس میں ضَرور استحقاقِ جنَّت ہے، اِس طرح کی نیکی کے عظیم مَدَنی کام پر تنقید یا گِلہ شکوہ ہرگز صحیح نہیں۔ ایسا کرنے والے ذِمّے داروں پر مالداروں کی چاپلُوسی اور خوشامد کی **بدگُمانی** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، بلکہ کوئی بے سبب بھی مالداروں سے تعلُّقات رکھے تو حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانِعِ شَرعی نہ ہو۔ ہاں دنیا دار کی صُحبت اور بے مقصد دوستی میں بھلائی کی اُمّید کم اور نقصان کا پہلو غالِب ہے، خُصُوصاً عُلَماء، صُلَحاء اور مُبلِّغین وغیرہ کو احتِیاط اَنْسب تاکہ لوگ بدگُمانیوں کے گناہوں میں نہ پڑیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کیا شخصیّت کا تعزیَت کرنا آخِرت کیلئے باعِث سعادت ہے؟

خوب معذِرت کے ساتھ عَرض ہے، آپ کی مَیل کے مطابِق آپ جناب کی امّی جان کی تعزیَت کیلئے بھی تو ''بڑی بڑی شخصیّات'' کا وُرُود ہوا تھا! ظاہِر ہے ایسا بِغیر تعلُّقات کے نہیں ہوا کرتا بلکہ بسا اوقات بڑی شخصیّات کے ذَرِیعے تعزیت کی ''سعادت'' پانے کیلئے بھی سفارشوں اور ترکیبوں کی ضَرورت پڑتی ہے! ہاں مَدَنی شخصیّات یعنی عُلَماء وصُلَحاء کی تشریف آوری بے شک سعادتِ دارَین کا سبب ہے۔ کسی دُنیوی افسر کی افسری سے فوت شدگان کے پسماندگان کی واہ واہ تو ہوسکتی ہے مگر جو دنیا سے جا چکے ان کو آخِرت کا کیا فائدہ پُہنچ سکتا ہے! بسَبَبِ منصب ایسوں کی آمد کی خواہش اور آئیں تو خوشی پھر پُھول پُھول کر دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ اپنے یہاں تو فُلاں فُلاں افسر و لیڈر بھی تعزیَت کیلئے آیا تھا! یقین مانئے اِس انداز میں **حُبِّ جاہ** (یعنی عزّت وشہرت سے مَحبَّت) کا اندیشہ بشِدّت موجود ہے! بَہَرحال ''دُنیوی شخصیّات'' سے مُراسِم رکھنے والے، ان سے فون پر بات کرنے کروانے والے کی اُن کی اپنی نیّت اُن کے ساتھ، ہم دلوں پر حُکم لگانے والے کون ہوتے ہیں! ہمیں ان کے بارے میں اچّھا سوچنا چاہیے، مسلمان کے افعال کے بارے میں **حُسنِ ظن** رکھنا ضَروری ہے، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مسلمان کا فِعل حتَّی الامکان مُحمَلِ حَسَن پر مَحمول (یعنی اچّھا گُمان) کرنا واجِب ہے اور ''بدگُمانی'' **رِیا** سے کچھ کم حرام نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۳۲٤) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: **مسلمان کا حال حتَّی الْاِمْکان صَلَاح** (یعنی بھلائی) **پر حَمْل**

کرنا (یعنی اچّھا گُمان کرنا) واجِب ہے۔ (ایضاج ۱۹ص ۶۹۱)

وعدہ کر کے نہ آنے والوں کے بارے میں حُسنِ ظن

اگر وعدہ کر کے بھی کوئی مجلسِ ایصالِ ثواب میں نہ آیا تو اُس پر **حُسنِ ظن** ہی رکھا جائے کہ بھول گیا ہوگا، کوئی مجبوری آ پڑی ہوگی وغیرہ۔ اگر وعدہ کرنے اور یاد ہونے کے باوُجُود بھی نہ آیا تب بھی بدگمانی کو راہ نہیں، کیوں کہ **وعدہ خلافی** کی تعریف یہ ہے کہ "وعدہ کرتے وَقْت ہی نیّت یہ ہو کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ نہیں کروں گا۔" لٰہذا اگر بعد میں ارادہ بدل گیا تب بھی وعدہ خِلافی نہیں۔ معلوم ہوا کہ وعدے کے باوُجُود مجلس میں شرکت نہ کرنے کے تعلُّق سے حُسنِ ظن کا پہلو موجود ہے۔

اپنا قول نبھانا چاہئے

البتّہ "ہاں" کرنے والے کو ہر ممکن صورت میں اپنا قول نبھانا چاہئے تاکہ لوگ بدظن نہ ہوں اور بدگمانیوں، تہمتوں، عَیب دریوں اور غیبتوں کے دروازے نہ کُھلیں۔ خُصُوصاً موت مِیّت کے مُعامَلے میں سبھی اسلامی بھائیوں کو جنازوں میں شرکت اور تعزِیَت کر کے نیز ایصالِ ثواب کی مجلسوں میں حاضِری دیکر اپنا ثواب کھرا کر لینا چاہئے، اِس طرح گناہوں کے دروازے بند ہوتے اور مَحبَّتوں کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 8 صَفْحَہ 98 تا 99 پر نَقْل کرتے ہیں: حدیث میں ہے: "ایمان بِاللہ کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ مَحبَّت کرنا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٢٥٥ حدیث ٨٠٦١) دوسری حدیثِ صحیح

میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. یعنی مَحَبَّت پھیلاؤ نفرت نہ پھیلاؤ۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹)

خبردار! بے جا وضاحت کہیں گناہوں میں نہ ڈال دے

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! شیطان کے ہتھیار سے خبردار! ایسے موقع پر یہ مردود آدمی کو خوب اُکساتا، ناصح (یعنی نصیحت کرنے والے) کی مخالَفت پر اُبھارتا اور دل کے اندر وَسوَسے ڈالتا ہے کہ جھوٹ مُوٹ یوں اور یوں بولدے کہ مَثَلاً میری نیّت یہ نہیں تھی، میرا مقصود وہ نہیں تھا، میری مُراد تو یہ تھی وغیرہ، مزید یہ بھی وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ اگر ایسا نہیں کرے گا تو دیکھ تیری بے عزّتی ہوجائیگی! افسوس! شیطان کی چال کے سبب بعض اوقات اپنی غَلَطی ہونے کے باوُجود غَلَط سَلَط وَضاحَتیں شُروع ہو جاتی ہیں۔ ہاں ضَمیر کی آواز پر دُرُست وضاحت کی جاسکتی ہے بلکہ کبھی تو ایسا کرنا سخت ضَروری ہوتا ہے۔

کرلے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی

پیارے مَدَنی بیٹے! مجھ سے ہرگز خفا نہ ہونا، دیکھئے نا! علاج کیلئے مریض کو تلخ دواؤں اور انجکشنوں کے علاوہ ضَرورتاً عملِ جَراحت (operation) سے بھی گزرنا پڑتا ہے، چونکہ اِس میں مریض کا اپنا بھلا ہوتا ہے لٰہذا وہ ناراض ہونے کے بجائے ڈاکٹر کو خَطیر رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کا شکر گزار بھی ہوتا ہے۔ میں نے جُرأت کر کے شیطان کے بعض ہتھیار آپ پر آشکار کر کے آپ کے بعض "اَمراض" کی نشاندہی کر کے علاج کے چند مَدَنی پھول پیش کئے ہیں اُمّید ہے آپ کے ساتھ ساتھ دِیگر اسلامی بھائیوں تک بھی یہ

مَدَنی پھول پہنچیں گے اُن کیلئے اِنْ شَآءَ اللہ دُنیا و آخِرت کیلئے مفید بلکہ مُفید ترین ثابِت ہوں گے۔ بَہَر حال میں نے آپ کی مَیل کے تعلُّق سے اپنی موٹی سمجھ کے مطابِق جو کچھ عرض کیا اگر آپ کا ضمیر قَبول کرتا ہے اور اپنے اندر ندامت پاتے ہیں تو اپنی مَیل کی جن جن عبارات میں گناہ پائیں ان سے توبہ کیجئے اور جن جن اسلامی بھائیوں کی دل آزاری کا کھٹکا پائیں اِس ضِمن میں توبہ کے ساتھ ساتھ اُن سے مُعافی کی ترکیب بھی فرمائیں کہ اِسی میں دنیا و آخِرت کی بھلائی ہے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا نادانی میں

ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کَشتی ہو محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگہبانی میں

ہر دعوتِ اسلامی والا میرا پیارا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت اور مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ عنایت سے دعوتِ اسلامی کا باغ خوب پھل پھول رہا ہے، جس طرح باپ کو اپنا ہر بچّہ اور مالی کو اپنے باغ کا ہر پھل عزیز ہوتا ہے اسی طرح **ہر دعوتِ اسلامی والا مجھے پیارا ہے** خواہ وہ مَدَنی کام زیادہ کرتا ہو یا کم، البتّہ کماؤ پُتّر سبھی کو زیادہ میٹھا لگتا ہے مگر نکمّی اولاد کو بھی باپ ضائع نہیں کیا کرتا۔ میں ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کے حق میں دعائیں مانگتا ہوں، یہ سبھی میرے مَدَنی باغ کے پھل پھول اور کلیاں ہیں، انہیں سے باغِ عطّار میں مَدَنی بہار ہے۔ اللہ تَعَالٰی مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے میرے پھولوں کو سدا مسکراتا رکھے۔ یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ ان کی نسلیں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رَہ کر دنیا و آخِرت کی

بھلائیاں سمیٹتی رہیں ۔ اور یہ سب کے سب بے سبب بخشے جائیں، یہ دعائیں مجھ گنہگار کے حق میں بھی قبول ہوں ۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔

مَدَنی کام کرنے والے مجھے زیادہ عزیز ہیں

دعوتِ اسلامی کے سرگرمِ عمل (active) ذِمّے داران و مبلّغین میرے ''کماؤ پُتّر'' ہیں یہ مجھے زیادہ عزیز ہیں، ان کی مخالَفت سے میرے دل کو اذیّت پہنچتی ہے ۔ میں جب بھی کسی حلقے ، علاقے، شہر یا ملک کے اسلامی بھائیوں کی آپسی شکر رنجیوں کا سنتا ہوں تو دُکھی ہو جاتا ہوں کہ یہ اچّھا خاصہ مَدَنی کام کرتے کرتے نادانی پر کہاں اُتر آئے! کہیں ایسا نہ ہو ان کی غیر محتاط حرکتوں سے شیطان فائدہ اٹھالے اور انہیں نیکیوں اور سنّتوں بھرے مَدنی ماحول سے دُور کر دے اور دین کے مَدَنی کاموں کو بھی نقصان پہنچ جائے! لِہٰذا میرے تمام مَدَنی بیٹوں اور مَدَنی بیٹیوں سے دست بستہ مَدَنی اِلتجا ہے کہ دل بڑا رکھا کریں اور آپس میں اِفتِراق و انتشار کی فضا قائم نہ ہونے دیا کریں، اگر تنظیمًا کوئی ناخوشگوار مُعامَلہ درپیش ہو تو تنظیمی ترکیب (جو کہ مَدَنی کام کرنے والوں کو معلوم ہوتی ہے) کے مُطابِق اِس کا حل تلاش کیجئے ۔ ہرگز یہ نہ ہو کہ عارضی ہمدردیاں حاصِل کرنے کیلئے چند اسلامی بھائیوں کو بتا کر آپ ''لابنگ'' کی صورت کھڑی کر دیں اور پھر آپ کی ہی بے احتیاطی کے باعِث غیبتوں چُغلیوں بدگمانیوں اور فتنوں کا سلسلہ چل نکلے اور خدانخواستہ آپ کی اور دوسروں کی آخرت داؤ پر لگ جائے ۔

فتنے پھیلانے کی وعیدیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر

مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحَہ 455 تا 456 پر ہے: جو بدنصیب لوگ مسلمانوں میں بُرے چرچے جگاتے اور فتنے اٹھاتے ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 18 **سُوْرَۃُ النُّوْر** آیت نمبر 19 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے درد ناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

بعض لوگ بہُت ہی جھگڑالو طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خوامخواہ **غیبتیں** کرتے، چغلیاں کھاتے، تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے **اِیذا** کا باعِث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْبُرُوْج** کی دسویں آیتِ مُبارکہ میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے اِیذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کیلئے جہنَّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

فتنے جگانے والوں پر لعنت

حدیثِ پاک میں ہے: '' فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اِس کو بیدار کرے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

اگر میزاں پہ پیشی ہو گئی تو ہائے ! بربادی!! گناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے

کرم سے اُس گھڑی سرکار پردہ آپ رکھ لینا سرِ محشر مِرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے

(وسائلِ بخشش ص۲۶۱)

اپنے تنظیمی ذِمّے داران کی اطاعت جاری رکھتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات پرعمل اورمَدَنی قافِلوں میں پابندی سے سفرکرتے رہنے کے ساتھ ساتھ حسبِ حال مَدَنی کاموں کی خوب دھومیں مچاتے رہئے، اللہ تَعَالٰی ہم سب کا حامی وناصِر ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
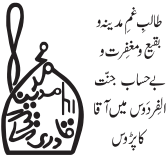
طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ

31- 01 -2013

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تہ دار مہندی لگانے سے وضو و غسل نہیں ہوتا

(دارُالْاِفتاء اہلسنّت کے غیر مطبوعہ فتوے کی تلخیص)

جِرم دار یعنی تہ والی مہندی، نَیل پالش اور اسٹیکرز والے میک اپ کے لگے ہونے کی حالت میں وُضو اور غُسل نہیں ہوتا، اس لیے کہ مذکورہ تینوں چیزیں پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہیں، اور ان چیزوں کا لگانا کسی شَرعی ضَرورت یا حاجت کے لیے بھی نہیں۔ قاعِدہ یہ ہے کہ جو چیزیں پانی کو جسم تک پہنچے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوں اُن کے جسم پر چپکے ہونے کی حالت میں وُضو اور غُسل نہیں ہوتا، کیونکہ وُضو میں سر کے علاوہ باقی تینوں اَعضائے وُضو پر اور غسل میں پورے جسم کے ہر ہر بال اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا فرض ہے۔

حضرتِ علّامہ ابنِ ہُمام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام فرماتے ہیں: اگر اس (یعنی وُضو کرنے والے) کے ناخُن کے اوپر خشک مِٹّی یا اس کی مِثْل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر باقی رہ گئی تو جائز نہیں ہے یعنی وُضو نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۱۳ کوئٹہ) مُحیط میں ذِکر کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی کے جسم پر مچھلی کی جِلد یا چبائی ہوئی روٹی لگی ہے اور خشک ہو چکی ہے اِس حالت میں اس نے غُسل یا وُضو کیا اور پانی اُس کے نیچے جسم تک نہیں پہنچا تو غسل اور وُضو نہیں ہوگا، اور اسی طرح ناک کی خشک رِینٹھ کا حکم ہے، اِس لیے کہ غسل میں پورے بدن کو دھونا واجِب ہے اور یہ اشیاء اپنی سختی کی وجہ سے پانی کے جسم تک پہنچنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہیں (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۵، غنیہ ص ۴۹، سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور) فتاوٰی عالمگیری میں ہے: اگر وُضو والی کسی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر کوئی چیز باقی ہو یا ناخُن کے اوپر خشک یا تر مِٹّی چپک جائے تو جائز نہیں یعنی وُضو و غسل نہیں ہوگا۔ اسی میں ہے: خِضاب جب جِرم دار

ہواور خشک ہو جائے تو وُضو اور غسل کی تَمامِیَّت سے مانِع (یعنی مکمَّل ہونے میں رُکاوٹ) ہے۔ یعنی اس کی وجہ سے وُضو اور غسل تام (یعنی مکمَّل) نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ٤ دارالفکر بیروت) اِسی میں ایک اور مقام پر ہے: ''اگر عورت نے اپنے سر پر کوئی خوشبو اس طرح لگائی کہ اس کی وجہ سے بالوں کی جڑوں تک پانی نہیں پہنچتا تو اس پر اس خوشبو کو زائل کرنا واجِب ہے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔'' (ایضاً ص ۱۳) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''مچھلی کا سِنّا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وُضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔'' (بہارِ شریعت جلد ۱ حصّہ ۲ ص ۲۹۲ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور جہاں تک اس بات کا تعلُّق ہے کہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ السَّلام نے مہندی کے جِرم (یعنی تہ) کے باوُجُود وُضو ہو جانے کی تَصْرِیح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُن حضرات کا یہ حکم اُس معمولی سے جِرم (یعنی تہ) کے بارے میں ہے جو مہندی لگانے کے بعد اچّھی طرح دھونے کے بعد بھی لگا رہ جاتا ہے جس کی دیکھ بھال میں حَرَج ہے جیسے آٹا گوندھنے کے بعد معمولی سا آٹا ناخُن وغیرہ پر لگا رہ جاتا ہے، یہ نہیں کہ پورے ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی طرح مہندی کا جِرم (یعنی جسم، تہ) چڑھا لیں، بازوؤں پر بھی ایسی ہی مہندی کا اچّھا خاصا حصّہ جما لیں، پورا چِہرہ اسٹیکرز والے میک اَپ سے چُھپا لیں اور پھر بھی وُضو و غسل ہوتا رہے! ایسی اجازت ہرگز ہرگز کسی فقیہ نے نہیں دی۔ بَہَرحال مذکورہ صورت میں وُضو نہیں ہوتا اور جب وُضو نہ ہوا تو نماز بھی نہ ہوئی، لہٰذا ماضی میں اگر کسی نے اِس طرح پنج گانہ نمازیں پڑھی ہوں تو اُس کیلئے ضَروری ہے کہ یاد کر کے اور اگر یاد نہ ہو تو ظنِّ غالِب کے مطابِق حساب لگا کر فرضوں اور وِتْر کی قَضا پڑھے۔

بیان:5

ظلم کا انجام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ظلم کا انجام[1]

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (64صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوفِ خدا سے رو پڑیں گے۔

موتیوں والا تاج

''اَلْقَوْلُ الْبَدِیع'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَفُور کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ وہ جنّتی حُلّہ (لباس) زیبِ تن کئے **موتیوں والا تاج** سر پر سجائے شیراز کی جامع مسجِد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِک؟

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۹ھ۔2008) میں صحرائے مدینہ ملتان میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، میرا اِکرام فرمایا اور **موتیوں والا تاج** پہنا کر داخِلِ جنّت کیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں محبوبِ ربُّ الانام صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر کثرت سے دُرُود وسلام پڑھا کرتا تھا یِہی عمل کام آ گیا۔

(اَلْقَولُ الْبدِیع ص ٢٥٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک ڈاکو

شیخ عبدُاللّٰہ شافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں: ایک بار میں شہر بصرہ سے ایک قَریہ (یعنی گاؤں) کی طرف جا رہا تھا۔ دوپَہَر کے وقت یکا یک ایک **خوفناک ڈاکو** ہم پر حملہ آور ہوا، میرے رفیق (یعنی ساتھی) کو اس نے شہید کر ڈالا، ہمارا مال ومَتاع چھین کر میرے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھے، مجھے زمین پر ڈالا اور فرار ہوگیا۔ میں نے جوں توں ہاتھ کھولے اور چل

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پڑا مگر پریشانی کے عالم میں رستہ بھول گیا، یہاں تک کہ رات آ گئی۔ ایک طرف آگ کی روشنی دیکھ کر میں اُسی سَمت چلدیا، کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک خَیمہ نظر آیا، میں شدّتِ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، لٰہذا خَیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر میں نے صدا لگائی: اَلْعَطَش! اَلْعَطَش! یعنی ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' اِتّفاق سے وہ خیمہ اُسی **خوفناک ڈاکو** کا تھا! میری پکار سن کر بجائے پانی کے ننگی تلوار لئے وہ باہَر نکلا اور چاہا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام کر دے، اُس کی بیوی آڑے آئی مگر وہ نہ مانا اور مجھے گھسیٹتا ہوا دور جنگل میں لے آیا اور میرے سینے پر چڑھ گیا میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھے ذَبح کرنے ہی والا تھا کہ یکا یک جھاڑیوں کی طرف سے ایک شیر دَہاڑتا ہوا برآمد ہوا، شیر کو دیکھ کر خوف کے مارے ڈاکو دُور جا گرا، شَیر نے جھپٹ کر اُسے چیر پھاڑ ڈالا اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ میں اس غیبی امداد پر خدا عزوجل کا شکر بجالایا۔

ع سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ظالم کو مُہلَت ملتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **ظلم کا انجام** کس قدر بھیانک ہے۔ حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ الباری "صَحِیح بُخاری" میں نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب (عزوجل) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۳ ص۲۴۷ حدیث ۴۶۸۶)

دہشت گردوں ، لیٹروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے، انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو اس طرح کے ظالم لوگ کُتّے کی موت مارے جاتے ہیں اور ان پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اور آہ! آخِرت کی سزا کون برداشت کرسکتا ہے! یقیناً لوگوں پر ظلم کرنا گناہ، دنیا و آخِرت کی بربادی کا سبب اور عذابِ جہنَّم کا باعِث ہے۔اس میں **اللہ** و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی بھی ہے اور بندوں کی حق تلفی بھی۔ حضرتِ جُرجانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنی کتاب ''اَلتَّعرِیفات'' میں **ظلم کے معنٰی** بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التعریفات للجرجانی ص۱۰۲) شریعت میں **ظلم** سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مراٰۃ ج۶ ص ۶۶۹) جس **خوفناک ڈاکو** کا ابھی آپ نے تذکِرہ سماعت فرمایا، وہ لوٹ مار کی خاطر قتلِ ناحق بھی کرتا تھا، دُنیا ہی میں اس نے **ظلم کا انجام** دیکھ لیا۔ نہ جانے اب اس کی قَبْر میں کیا ہو رہا

ہوگا! نیز قیامت کا مُعامَلہ ابھی باقی ہے۔ آج بھی ڈاکو عُموماً مال کے لالچ میں قتل بھی کرڈالتے ہیں۔ یادرکھئے! قتلِ ناحق انتہائی بھیانک جُرم ہے۔

اَوندھے منہ جہنّم میں

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسٰی ترمِذی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ احادیث "تِرمِذی" میں حضراتِ سیِّدَینا ابوسعید خُدری وابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نَقل کرتے ہیں: "اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہوجائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سبھوں کو منہ کے بل اَوندھا کرکے جہنَّم میں ڈال دے گا۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۳ ص ۱۰۰ حدیث ۱۴۰۳ دارالفکر بیروت)

آگ کی بَیڑیاں

لوگوں کا مال ناحق دبالینے والوں، ڈکیتیاں کرنے والوں، چِٹّھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں کو خوب غور کرلینا چاہئے کہ آج جو مالِ حرام بآسانی گلے سے نیچے اترتا ہوا محسوس ہورہا ہے وہ بروزِ قیامت کہیں سخت مصیبت

میں نہ ڈال دے۔ سنو! سنو! حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی "قُرَّۃُ الْعُیُوْن" میں نقل کرتے ہیں: بے شک پُلصراط (پُل۔صِراط) پر آگ کی بَیڑیاں ہیں، جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا اُس کے پاؤں میں آگ کی بَیڑیاں ڈالی جائیں گی، جس کے سبب اِسے پُلصراط پر گزرنا دشوار ہو جائیگا، یہاں تک کہ اُس درھم کا مالک اِس کی نیکیوں میں سے اِس کا بدلہ نہ لے لے اگر اِس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو وہ اُس کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائے گا اور جہنَّم میں گر پڑیگا۔ (قُرَّۃُ العُیُون مع الروض الفائق ص ۳۹۲ کوئٹہ)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیح مُسلِم" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہِم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔'' (صَحِیح مُسلِم ص١٣٩٤ حدیث ٢٥٨١ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے **نمازیو!** اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات وحسنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

مالدارو! ڈرجاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَّتاً چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کردیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں ختم ہوجانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔

"صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی

ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کردو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوٰۃ" میں ہے: "جانور اگرچہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔" (مراۃ ج ٦ ص ٦٧٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں **سیب** دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہو گئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشتَرک ہے،

میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لٰہذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **آدھا سیب** مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔ (رحلۃ ابن بطوطۃ ج ۱ ص ۳٤)

خِلال کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کرجانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ چُنانچِہ حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی "تَنبِیۡہُ الۡمُغۡتَرِّین" میں نقل کرتے ہیں: **مشہور** تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستّر سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اس کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ** ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر **ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے **بغیر دانتوں میں خِلال** کر لیا تھا (اور یہ معاملہ حقوق العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تَنبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۵۱ دار المعرفة بیروت)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ امین۔ ایک اور عبرتناک

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حکایت ملاحظہ فرمائیے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکِرہ ہے۔ چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا ۔اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔

(مِرقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص ۸۱۱ ،تحت الحدیث۵۰۸۳)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سات سو با جماعت نَمازیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قِیامت کا سبب ہوسکتا ہے۔اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھا جانے ہی کی کہاں بات ہے۔آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ابوداؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: ''جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہوکر گُھسا اور غارتگری کرکے نکلا۔'' (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص۳۷۹ حدیث ۳۷٤۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہوگا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔اے لوگوں کا قرضہ دبا لینے والو! کان کھول کر سنو! میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں: ''جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین (یعنی قرض) دبالیگا بروزِ قیامت اس کے بدلے **سات سو باجماعت**

نمازیں دینی پڑ جائینگی۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان وخُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلیمان طَبَرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث، ''طَبَرانی'' میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: ''ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ٤ ص ١٤٨ حدیث ٣٩٦٩ داراحیاء التراث العربی بیروت)

ادائے قرض میں بِلا وجہ تاخیر گناہ ھے

قرض کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتا تا چلوں کہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں نَقل کرتے ہیں: ''جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کر دوں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعاء کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔'' (انظر: اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ٦ ص ٤٠٩ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اور اگر

قرضدار قرض ادا کرسکتا ہوتو قرض خواہ کی مرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سورہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہیگا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے تب بھی کرنا پڑیگا، اگر ایسا نہیں کریگا تو گنہگار رہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہوگا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔"

(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳٦)

غیرتمندی کا تقاضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب مطلب ہوتا ہے تو خوشامد اور جھوٹے

وعدے کر کے بعض لوگ قرضہ حاصل کر لیتے ہیں مگر افسوس صد کروڑ افسوس! لے لینے کے بعد ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ **غیرتمندی کا تقاضا** تو یہ ہے کہ جس سے قرض لیا ہے اپنے اُس مُحسن کے گھر جلد تر جا کر شکریہ کیساتھ قرض ادا کر آتے، مگر آج کل حالت یہ ہے کہ اگر قرض ادا کرنا بھی ہے تو قرضخواہ کو خوب دھکّے کِھلا کر، رُلا رُلا کر اُس بے چارے کی رقم کو توڑ پھوڑ کر یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے قرض لوٹایا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ قرضخواہ کو دھکّے کھلانا بھی **ظلم** ہے۔ عام طور پر بیوپاریوں کی عادت ہوتی ہے کہ رقم گلّے میں موجود ہونے کے باوُجود شام کو لے جانا، کل آنا وغیرہ کہہ کر بلا اجازتِ شَرعی ٹَرخاتے، ٹہلاتے اور دھکّے کھلاتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ ہم کتنا بڑا وبال اپنے سر لے رہے ہیں! اگر شام کو قرض چکانا ہی ہے تو ابھی صبح کے وقت چُکا دینے میں حَرَج ہی کیا ہے!

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تلفی آخِرت کیلئے بَہُت زیادہ

Go To Index

نقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُ نا احمد بن حرب علیہ رحمۃ الرَّبّ فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دنیا سے مالدار رخصت ہوں گے مگر بندوں کی حق تلفیوں کے باعث قیامت کے دن اپنی ساری نیکیاں کھو بیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہوجائیں گے۔ (تَنبِیْہُ المُغْتَرِّین ص۵۳ دار المعرفۃ بیروت)

حضرت سیِّدُ نا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی "قُوتُ الْقُلوب" میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈالدیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔" (قُوتُ القُلُوب ج۲ ص ۲۹۲) ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی۔ یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

اللّٰہ و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والا

حقوقُ العباد کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اِس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصّے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر ''خواص'' بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اوراس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بِلا وجہ شَرعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحہ 342 میں **طَبَرانِی شریف** کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **"مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ.** (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو ایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) **اللہ و رسول** عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو

ایذاء دینے والوں کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں **اللّٰہ** (عزوجل) اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** (عزوجل) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور **اللّٰہ** (عزوجل) نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دل ہلا دینے والی خارِش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ کبھی کسی مسلمان کی بِلا وجہ شرعی دل آزاری کر بیٹھے ہیں تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہے، بڑے بھائی ہیں، والِد ہیں، شوہر ہیں، سُسر ہیں یا کتنے ہی بڑے رتبے کے مالک ہیں، چاہے صدر ہیں یا وزیر ہیں، استاذ ہیں یا پیر ہیں، یا مؤذِّن ہیں یا امام

وخطیب ہیں جو کچھ بھی ہیں بِغیر شرمائے توبہ بھی کیجئے اور اُس بندے سے مُعافی مانگ کراس کوراضی بھی کرلیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔

سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مُسلَّط کردی جائے گی وہ اس قدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: ''اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔'' (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ٤ ص ٢٨٠ حدیث ٥٦٤٩ دار الفکر بیروت)

جنّت میں گھومنے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو ایذاء دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسکا کام تو یہ ہے کہ مسلمان سے اِیذاء دینے والی چیزیں دُور کرے۔ سیِّدُنا امام مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی **صَحِیح مُسْلِم** میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعِث نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''میں نے ایک شخص کو **جنّت میں گھومتے ہوئے** دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔''

(صَحِیح مُسلِم ص ١٤١٠ حدیث ٢٦١٧)

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے اِنتِہا عاجِزی

ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُسوَۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں

تعلیم دی ہے اس کی ایک رِقّت انگیز جھلک مُلاحظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وفات ظاہری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: ''اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان و مال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال اور آبرو حاضِر ہے، ''اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔'' تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ اَمر بَہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہیئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخِرت کی رُسوائی سے بَہُت آسان ہے۔ (تاریخِ دِمشق لابن عساکر ج ۴۸ ص ۳۲۳ مُلَخَّصاً)

میں نے تیرا کان مروڑا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا اس لئے تو مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔

(الرّیا ض النضرة فی مناقِب العَشرة، جزء ۳ ص ٤٥ دارالکتب العلمیة بیروت)

مسلمان کی تعریف

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے **مسلمان** کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) مُہاجِر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے مَنع فرمایا ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اس حدیثِ پاک کے تَحت **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ ”کامل **مسلمان** وہ ہے جو لُغَۃً شرعاً ہر طرح **مسلمان** ہو (اور) مومن وہ ہے جو کسی **مسلمان** کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔“

مزید فرماتے ہیں کہ ''کامِل مُہاجِر وہ **مسلمان** ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لُغَۃً ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔''

(مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

مسلمان کو گھورنا، ڈرانا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مسلمان** کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے **مسلمان** کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۷ ص ۱۷۷)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: **کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔** (سُنَنُ اَبی داوٗد ج ٤ ص ۳۹۱ حدیث ٥٠٠٤ داراحیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا مُحافِظ اور غمخوار ہوتا ہے، آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ مسلمان کا شَیوہ نہیں بلکہ اس سے بَہُت بڑے بڑے نقصانات ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل

بخاری علیہ رحمۃ الباری اپنے مجموعۂ احادیث اَلموسُوم "صحِیح بُخارِی" میں نَقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہَر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قدر بتائیں کہ کس رات میں ہے، دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے، سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں مگر فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے اِس لئے اس کا تَعَیُّن اُٹھا لیا گیا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۶۶۲ حدیث ۲۰۲۳)

ہم شریف کے ساتھ شریف اور ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارَکہ میں ہمارے لئے زبردست درسِ عبرت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شبِ قدر کی نشاندہی فرمانے ہی والے تھے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شبِ قدر کو مخفی (یعنی پوشیدہ) کر دیا گیا۔ اِس سے اندازہ

Go To Index

کیجئے کہ آپس کا جھگڑا کس قدر نقصان دِہ ہے۔ مگر آہ! جھگڑالو مزاج کے لوگوں کو کون سمجھائے؟ آج کل تو بعض مسلمان بڑے فخر سے یہ کہتے سنائی دے رہے ہیں کہ ''میاں اِس دنیا میں شریف رَہ کر گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاشوں کے ساتھ بدمَعاش ہیں!'' اور صِرف کہنے پر بھی اِکتِفا تھوڑے ہی ہے! بسا اوقات تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دست اندازی، پھر چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ صد کروڑ افسوس! آج کے بعض مسلمان باوُجُود مسلمان ہونے کے کبھی پٹھان بن کر، کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی سرائیکی بن کر، کبھی مُہاجِر ہو کر، کبھی سِندھی اور بلوچ قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، دکانوں اور گاڑیوں کو آگ لگا رہے ہیں، مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافِظ تھے، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا رحمتوں والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ''باہَم مَحبَّت ورَحم ونرمی میں مومِنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا

جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔" (صَحِیح مُسلِم ص١٣٩٦ حدیث ٢٥٨٦)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے۔

مُبتَلائے درد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ

کس قَدَر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

جو برائی کرے اُس پر بھی ظُلم نہ کرو

"ترمذی شریف" کی روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان باقرینہ ہے: "تم لوگ نقّال نہ بنو کہ کہو اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ **ظلم** کریں گے تو ہم بھی **ظلم** کریں گے، لیکن اپنے نفس کو قرار دو کہ لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور لوگ بُرائی کریں تو تم **ظلم** نہ کرو۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج٣ ص٤٠٥ حدیث ٢٠١٤)

پرائی قلم لوٹانے کے لئے سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں مسلمانوں کی ہمدردی کرنے کے تعلُّق سے کتنے پیارے مَدَنی پھول عنایت فرمائے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین دوسروں کے حُقُوق کے مُعاملے میں انتِہائی دَرَجے حَسّاس ہوتے تھے اور ادائیگئی حق کے معاملے میں حیرت انگیز حد تک مُحتاط بھی۔ چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُلکِ شام میں چندروز کیلئے مُقیم ہوئے، وہاں احادیثِ مبارَکہ لکھتے رہے۔ ایک بار ان کا قلم ٹوٹ گیا لٰہذا عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) کسی اور سے **قلم** حاصِل کیا، واپَسی پر بُھولے سے وہ **قلم** وطن ساتھ لیتے آئے۔ جب یاد آیا تو صِرف **قلم** واپَس دینے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وطن سے مُلکِ شام کا سفر کیا۔ (تذکرۃُ الواعِظین ص ۲٤۳ کوئٹہ)

بِغیر اِجازت کسی کی چپّل پہننا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سبحٰنَ اللّٰہ! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ پَرائی چیز کے مُعامَلے میں **اللہ تعالیٰ** سے کس قَدَر ڈرتے تھے!

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مگر افسوس! اب ہم اس سلسلے میں بالکل بے خوف ہوتے جا رہے ہیں! یاد رکھئے! ابھی تو دوسروں کی چیزیں جان بوجھ کر رکھ لینا بَہُت آسان معلوم ہوتا ہے مگر قِیامت میں صاحِبِ حق کو اِس کا بدلہ چکانا اور اس کو راضی کرنا بَہُت ہی مشکل ہو جائے گا لٰہذا دوسروں کے ایک ایک دانے اور ایک ایک تنکے کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیے ،بِغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مَثَلاً چادر، تولیہ، برتن، چارپائی ، کرسی وغیرہ وغیرہ ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئے ہاں اگر ان چیزوں کے مالک کی طرف سے اِذنِ عام ہو تو استعمال کرنے میں حَرَج نہیں۔ مَثَلاً کسی کے گھر مہمان بن کر گئے تو عُمُوماً اِس طرح کی چیزوں کے استعمال کی صاحِبِ خانہ کی طرف سے چھوٹ ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجِد میں بعض لوگ بِغیر اجازتِ مالک اُس کی چپّلیں پہن کر اِستِنجاء خانے چلے جاتے ہیں۔ بظاہِر یہ عمل بَہُت ہی معمولی لگ رہا ہے مگر ذرا سوچئے تو سہی! آپ کسی کی چپّلیں پہن کر استِنجاء خانے تشریف لے گئے اور اس کا مالِک باہَر جانے کیلئے اپنی چپّلوں کی طرف آیا،

غائب پا کر یہ سمجھ کر کہ چوری ہو گئیں بیچارہ دل مَسُوس کر رہ گیا اور ننگے پاؤں ہی چلا گیا۔ آپ نے اگرچِہ واپس آ کر چپلیں جہاں سے لی تھیں وہیں رکھ دیں مگر اُس کا مالِک تو انہیں ضائع کر چکا۔ اس کا وبال کس پر؟ یقیناً آپ پر اور آپ ہی ظالم ٹھہرے۔ آہ! بروزِ قیامت ظالم کی حسرت! حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوَہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ''بسا اوقات ایک ہی ظُلم کے بدلے ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔'' (تَنبِیۃُ الْمُغتَرِّین ص ۵۰) جبھی تو ہمارے بُزرگانِ دین رحمھم اللّٰہُ المبین بظاہر معمولی نظر آنے والی باتوں میں بھی احتیاط فرماتے تھے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:

خوشبو سونگھنے میں احتیاط

حضرتِ امیرُ الْمُؤمِنین سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مسلمانوں کے لیے مُشک کا وزن کیا جا رہا تھا، تو انہوں نے فوراً اپنی ناک بند

کرلی تاکہ انہیں خوشبو نہ پہنچے جب لوگوں نے یہ بات محسوس کی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **خوشبو سونگھنا ہی تو اس کا نَفع ہے۔** (چُونکہ میرے سامنے اس وَقت وافر مقدار میں مُشک موجود ہے لہٰذا اس کی خوشبو بھی زیادہ آرہی ہے اور میں اتنی زیادہ خوشبو سونگھ کر دیگر مسلمانوں کے مقابلے میں زائد نَفع حاصِل کرنا نہیں چاہتا) (اِحیاءُ العلوم ج۲ ص ۱۲۱، قُوتُ القلوب ج ۲ ص۵۳۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چَراغ بُجھادیا!

"**کیمیائے سعادت**" میں ہے: ایک بُزُرگ رات کے وقت کسی مریض کے سِرہانے تشریف فرما تھے، قضائے الٰہی عزوجل سے وہ بیمار فوت ہوگیا، قربان جایئے ان بُزُرگ کی مَدَنی سوچ پر کہ اُنہوں نے فوراً **چَراغ گُل** کردیا اور فرمایا: "اب اس چَراغ کے تیل میں وارِثوں کا حق بھی شامل ہوگیا ہے۔" (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۴۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

باغ یا جہنَّم کا گڑھا

اَللّٰہ! اَللّٰہ! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کتنی عظیم مَدَنی سوچ کے مالِک ہوتے تھے! ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے اولیائے کِرام ہر وَقت خوفِ خدا عزوجل سے لرزاں وترساں رہا کرتے ہیں، ہر دم موت ان کے پیشِ نظر رہتی، قبر وحشر کے مُعامَلات سے کبھی غافِل نہیں ہوتے۔ آہ! قبر کا مُعامَلہ بے انتہا تشویش ناک ہے! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قَبْر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں "اِحیاءُ العلوم" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص قَبْر کو اکثر یاد کرتا ہے وہ مرنے کے بعد اپنی قَبْر کو جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا اور جو قَبْر کو بُھلا دے گا وہ اپنی قَبْر کو جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پائے گا۔" (اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٢٣٨)

گورِ نیکاں باغ ہوگی خلد کا　　مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آدھی کھجور

یاد رکھئے! اپنے چھوٹے چھوٹے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کے بھی حُقُوق کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اس مُعامَلے میں بے اِحتیاطی باعِثِ ہلاکت اور احتیاط سببِ دُخُولِ جَنّت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسمٰعیل بُخاری علیہ رحمۃُ الباری اپنے مجموعۂ احادیث، اَلْمَوسُوم ''صحیح بخاری'' میں نَقل کرتے ہیں: اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، اس نے آ کر مجھ سے سُوال کیا (یعنی مجھ سے کچھ مانگا)، میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی وہ میں نے اسکو دے دی اس نے کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا۔ جب سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہ واقِعہ عرض کیا تو فرمایا: ''جس کو لڑکیاں عطا ہوئیں اور اس نے ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کیا تو یہ اس کے لئے جہنَّم سے آڑ بن جائیں گی۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج٤ ص٩٩ حدیث ٥٩٩٥)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شاہی تھپّڑ کا انجام

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقوقُ العِباد کے مُعاملے میں کسی کی رعایت نہ فرماتے تھے۔چُنانچِہ شاہِ غَسّان نیا نیا مسلمان ہوا تھا اوراس سے حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بَہُت زیادہ خوشی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے سبب اب اُس کی رعایا کے ایمان لانے کی اُمّید پیدا ہوگئی تھی۔ دورانِ طواف شاہِ غسّان کے کپڑے پر کسی غریب اَعرابی کا پاؤں آ گیا، غصّے میں آ کراس نے ایسازوردار **طمانچہ** مارا کہ اَعرابی کا دانت شہید ہوگیا۔ اُس نے سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔شاہِ غَسّان نے **طمانچہ** مارنے کا اِعتِراف کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُدَّعی یعنی اس مظلوم اَعرابی سے فرمایا کہ آپ شاہِ غسّان سے قِصاص یعنی بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہ سن کرشاہِ غَسّان نے بُرا مناتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی شخص مجھ جیسے بادشاہ کے برابر کیسے ہوگیا جواسکو مجھ سے بدلہ لینے کا حق حاصل ہوگیا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: اسلام نے تم دونوں کو برابر کردیا ہے۔ شاہِ غسّان نے قِصاص کیلئے ایک دن کی مُہلَت لی اور رات کے وقت نکل بھاگا اور مُرتَد ہوگیا۔

(خُطباتِ مُحرّم ص۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

فاروقِ اعظم کی سادَگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شاہِ غسّان جیسے بادشاہ کی ذرَّہ برابر بھی رعایت نہ فرمائی اور اس بدنصیب کے اسلام سے پھر کر دوبارہ کفر کے گڑھے میں کود جانے سے اسلام کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اگر حضرت سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رعایت فرمادیتے تو شاید اسلام کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا اور لوگوں کا اس طرح ذِہن بنتا کہ اسلام کمزور کو طاقتور سے **مَعاذَاللہ** عزوجل حق نہیں دلواسکتا۔ یہ عادِلانہ نِظام ہی کی بَرَکت تھی کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم بِغیر کسی محافِظ کے بے خوف وخَطَر گرمی کے موسِم میں ایک دَرَخت کے نیچے پتّھر پر اپنا مبارَک سر رکھ کر سَو رہے تھے کہ رُوم کا

قاصِد ان کی تلاش میں اِدھر آ نکلا اور انہیں اس طرح سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس سے ساری دنیا لرزہ بَراَندام ہے! پھر وہ بول اٹھا: اے عمر! آپ عدل کرتے ہیں، حُقُوق العِباد کا خیال رکھتے ہیں تو آپ کو پتّھروں پر بھی نیند آجاتی ہے اور ہمارے بادشاہ ظلم کرتے ہیں بندوں کے حُقُوق پامال کرتے ہیں لہٰذا انہیں مَخمَلیں بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

"امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُرے خاتِمے کے اسباب

ظُلم کی نحوست بھی تو دیکھئے ''شاہِ غسّان'' کا ایمان ہی برباد ہوگیا! حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر وَرّاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **''بندوں پر ظلم کرنا اکثر سلبِ ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔''** حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم حکیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کر دیتا

ہے؟ فرمایا: **بربادیٔ ایمان** کے تین اسباب ہیں: ﴿1﴾ ایمان کی نعمت پر شکر نہ کرنا ﴿2﴾ ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا ﴿3﴾ مسلمان پر ظلم کرنا۔

(تَنْبِیْهُ الغافِلِین ص ٢٠٤)

خود کو کسی کا "غلام" کہنا کیسا؟

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین نے حُقُوقُ العِباد کے معاملہ میں احتیاط کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ چُنانچہ **امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم** حضرت سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشہور شاگرد قاضی القُضاۃ (یعنی CHIEF JUSTICE) حضرتِ **سیِّدُنا امام ابو یوسف** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیهِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المجید کے **مُعتَمَد** (یعنی قابلِ اعتِماد) وزیر فضل بن ربیع کی گواہی قَبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیهِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المجید نے جب گواہی قَبول نہ کرنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: ایک بار میں نے خود اپنے کانوں سے سنا کہ وہ آپ سے کہہ رہا تھا: "میں آپ کا غلام

ہوں'' اگر وہ اِس قول میں سچّا تھا تو وہ آپ کے حق میں گواہی دینے کے لئے نا اہل ہوا کیوں کہ آقا کے حق میں غلام کی گواہی نامقبول ہے اور اگر بطورِ خوشامد اس نے جھوٹ بولا تھا تب بھی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی کہ جو شخص آپ کے دربار میں بے باکی کے ساتھ جھوٹ بول سکتا ہے وہ میری عدالت میں جھوٹ سے کب باز رہے گا!

کیا حال ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ **سیِّدُنا امام ابویوسف** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدَر ذِہین تھے اور عدل ہو تو ایسا کہ کسی بندے کے حق کے مُعاملے میں نہایت ہی بے باکی کیساتھ خلیفۂ وقت کے حق میں اس کے خاص وزیر کی گواہی بھی مُستَرَد کردی۔ یہاں واقِعی ایک نکتہ قابلِ غور ہے کہ بسا اوقات خوشامدانہ طور پر یا یوں ہی بے سوچے سمجھے اپنے آپ کو ایک دوسرے کا خادِم یا غلام یا سگ وغیرہ بول دیا جاتا ہے مگر دل اس کے بِالکل اُلَٹ ہوتا ہے،

کاش! دل وزَبان یکساں ہوجائیں۔ ہمارے اَسلاف دل اورزبان کی یکسانیت کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے چُنانچِہ **امام الـمُعَبّرِین** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد ابنِ سِیرِین علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے ایک شخص سے پوچھا: **کیا حال ہے؟** وہ بولا: ''اُس کا کیا حال ہوگا جس پر پانچ سو دِرھم قرض ہو، بال بچّے دار ہو مگر پلّے کچھ نہ ہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ سن کر گھر تشریف لائے اور ایک ہزار دِرھم لاکر اُس کو پیش کرتے ہوئے فرمایا: پانچ سو دِرہم سے اپنا قرض ادا کردیجئے اور مزید پانچ سو اپنے گھر خرچ کیلئے قَبول فرمائیے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے دل میں عہد کیا کہ آئندہ کسی کا حال دریافت نہیں کروں گا۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: **امام ابنِ سِیرِین** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے یہ عَہد اس لئے کیا کہ اگر میں نے کسی کا حال پوچھا اور اُس نے اپنی پریشانی بتائی پھر اگر میں نے اس کی مدد نہیں کی تو میں پوچھنے کے مُعامَلے میں ''مُنافِق'' ٹھہروں گا! (کیمیائے سعادت ج۱ ص۴۰۸ انتشارات گنجینہ تہران)

منافق ٹھہروں گا کی وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمَا اللّٰہ تعالٰی کتنے کھرے اور سچّے ہوا کرتے تھے، ان کا ذِہن یہ تھا کہ جب تک سامنے والے سے حقیقی معنوں میں ہمدردی کا جذبہ نہ ہو اُس کا حال نہ پوچھا جائے اور حال پوچھنے کی صورت میں اگر وہ پریشانی بتائے تو حتَّی المقدور اُس کی اِمداد کی جائے۔ یادر ہے! امام ابنِ سِیرِین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے مدد نہ کرنے کی صورت میں اپنے لئے یہ جو فرمایا کہ "مُنافِق ٹھہروں گا" اس سے یہاں مُنافِقِ عملی مُراد ہے اور نِفاقِ عملی کفر نہیں۔

مظلوم کی امداد کرنا ضروری ہے

جہاں ظلم کرنا بندوں کی حق تلفی ہے وہاں باوُجو دِ قدرت مظلوم کی مدد نہ کرنا بھی جُرم ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: اَللّٰہُ

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''مجھے میری عزّت وجلال کی قسم میں جلدی یا دیر میں **ظالم** سے بدلہ ضَرور لوں گا۔ اور اُس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوُجُو دِ قدرت **مظلوم** کی امداد نہیں کرتا۔'' (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۳ ص۱٤٥ حدیث ۳٤۲۱) **معلوم ہوا جو مظلوم کی مدد کرنے** کی قدرت رکھتا ہے پھر بھی نہیں کرتا وہ گنہگار ہے۔ البتّہ جو مدد پر قادر نہ ہو اُس پر گناہ نہیں جیسا کہ حضرت شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''یاد رہے! مسلمان کی مدد، مدد کرنے والے کے حال کے اعتبار سے کبھی فرض ہوتی ہے کبھی واجِب کبھی مُستَحَب۔'' (نزھۃ القاری ج۳ ص۶۶۵ ،فرید بک اسٹال)

قَبْر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت فقیہِ اعظم حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی اپنی کتاب ''اَخلاقُ الصّالحین'' میں نَقل کرتے ہیں: ابو میسرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **ایک قَبْر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے** اور میّت کو عذاب ہو رہا تھا، مُردے نے پوچھا: مجھے کیوں مارتے ہو؟ فِرِشتوں نے کہا کہ

ایک مظلوم نے تجھ سے فریاد کی مگر تو نے اس کی فریاد رسی نہیں کی اور ایک دن تُو نے **بے وُضو نماز** پڑھی۔ (اَخلاقُ الصّالحین ص ۵۷ ، تَنبِیْہُ الْمُغتَرِّیْن ص ۵۱)

مسلمانوں کا غم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اُس شخص کا حال ہے جو مظلوم کی مدد پر قدرت ہونے کے باوُجُود اُس کی مدد نہیں کرتا تو خود ظالم کا کیا حال ہوگا! معلوم ہوا کہ مظلوم کی حتَّی الوَسع مدد کرنی چاہیے اور مظلوم کی مدد کرنے میں بہُت اجر و ثواب ہے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کو مسلمانوں کی تکالیف کا کس قَدَر احساس تھا اِس کا اندازہ ''کیمیائے سعادت'' میں بیان کردہ اِس حکایت سے کیجئے چُنانچِہ **ایک** مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ تعالیٰ علیہ رورہے ہیں، جب رونے کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: میں اُن بے چارے مسلمانوں کے غم میں رو رہا ہوں جنہوں نے مجھ پر مظالم کئے ہیں کہ کل بروزِ قِیامت جب ان سے سُوال ہوگا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ ان کا کوئی عُذر نہ

سنا جائے گا اور وہ ذلیل ورُسوا ہوں گے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۹۳)

چور کا غم

ایک بُزُرگ کا واقِعہ ہے کہ ان کی رقم کسی نے نکال لی تھی اور وہ رو رہے تھے لوگوں نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمانے لگے: میں اپنی رقم کے غم میں نہیں بلکہ چور کے غم میں رو رہا ہوں کہ کل قِیامت میں بے چارہ بطورِ مجرِم پیش کیا جائے گا اُس وقت اُس کے پاس کوئی عُذر نہیں ہوگا۔ آہ! اس وقت اسکی کتنی رُسوائی ہوگی۔

چوری کا عذاب

چور کی بات نکلی تو چوری کا عذاب بھی عرض کرتا چلوں فقیہ ابواللّیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی "قُرّۃُ الْعُیُون" میں نقل کرتے ہیں: جس نے کسی کا تھوڑا سامال بھی چُرایا وہ قِیامت کے روز اُس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق (ہار) کی شکل میں لٹکا کر آئے گا۔ اور جس نے تھوڑا سا بھی مالِ حرام کھایا اُس کے پیٹ میں آگ سُلگائی جائے گی اور وہ اِس قدر خوفناک چیخیں مارے گا کہ جتنے لوگ اپنی

قبروں سے اٹھیں گے کانپ جائیں گے یہاں تک کہ خدائے اَحکَمُ الحاکِمِین جَلَّ جَلالُہٗ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔ (قُرَّۃُ العُیُون ص ۳۹۲)

گناہوں کے مریضوں کا علاج کرنے والوں کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات چلی تھی مسلمانوں کا غم کھانے کی اور ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی مسلمانوں کے گناہوں کے سبب ہونے والے ہولناک عذاب کے مُتَعَلِّق غور کرکے ان پر رحم کرتے، ان کیلئے غمگین ہوتے اور ان کی اصلاح کیلئے کُڑھتے تھے۔ ہمیں بھی مسلمانوں کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے، ان کی اِصلاح کیلئے ہر دم کوشاں رہنا چاہئے اور اس میں حوصلہ بڑا رکھنا اور حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے۔ اس ضمن میں ہمیں ڈاکٹر کے طریقِ کار سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ کڑوی دوا اور انجکشن وغیرہ کے سبب مریض اگر ڈاکٹر سے کتراتا بھی ہے تب بھی ڈاکٹر اس سے نفرت نہیں بلکہ پیار ہی سے پیش آتا ہے اسی طرح گناہوں کا مریض چاہے ہمارا مذاق اُڑائے، خواہ

ہم پر پھبتیاں کسے ہمیں بھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے، اگر ہم سَعیِ پیہم کرتے رہیں گے اور میدانِ عمل سے بھاگنے والوں کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کے عادی بنانے میں کامیاب ہوجائیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے مریض ضَرور شِفایاب ہوتے چلے جائیں گے۔

مختلف حُقُوق سیکھنے کا طریقہ

یاد رکھئے! بندوں کے حُقُوق کے مُعاملے میں والِدَین کا مُعامَلہ سرِفہرست ہے اس کی تفصیلی معلومات مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ بیان کا آڈیو کیسٹ "**ماں باپ کو ستانا حرام ہے**" اور نگرانِ شوریٰ کی VCD "**ماں باپ کے حُقُوق**" سماعت فرمائیے۔ اسی طرح اولاد کے حُقُوق، میاں بیوی کے حُقُوق، قرابت داروں کے حُقُوق، پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ جو ہیں وہ عام بندوں کے حُقُوق سے زیادہ اَھَمِّیَّت رکھتے ہیں۔ یہ سارے حُقُوق اس مختصر سے بیان میں نہیں سیکھے جاسکتے اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ان تین رسائل (۱) والِدَین، زوجین اور اساتِذہ کے حُقُوق (۲) حُقُوقُ العِباد کیسے مُعاف ہوں اور (۳) اولاد کے حُقُوق کا مُطالَعہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فرمائیے نیز **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُقُوقُ الِعباد کے بارے میں معلومات کیساتھ ساتھ اِحتیاط کا جذبہ بھی پیدا ہوگا اور جب اِحتیاط کریں گے تو اِن شاءَ اللّٰہُ الرَّحمٰن عَزَّوَجَلَّ جنّت کا راستہ آسان ہوجائے گا۔

ظالم کے مختلف انداز کی نشاندھی

مسلمانوں کو ستانے والوں، لوگوں کے دل دُکھانے والوں، لوگوں کے بُرے نام رکھنے والوں، لوگوں پر پھبتیاں کسنے والوں ،لوگوں کی نقلیں اتارنے والوں، اورلوگوں کا مذاق اُڑانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے،سنو! ربِّ کائنات عزوجل پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، امامِ عشقِ و مَحَبَّت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، آفتابِ وِلایت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن، کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام مسلمان ہو کر فاسِق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وُہی ظالم ہیں۔

کسی کی ہنسی اُڑانا گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی غربت یا حسب نسب یا جسمانی

عیب پر ہنسنا گناہ ہے اسی طرح کسی مسلمان کو بُرے القاب سے پکارنا بھی گناہ ہے، کسی کو کتّا، گدھا، سُوَر وغیرہ نہیں کہہ سکتے، اسی طرح کسی میں عیب موجود ہو تب بھی اُسے اُس عیب کیساتھ نہیں پکار سکتے مَثَلاً اے اندھے! اے کانے! او لمبے، ارے ٹھگنے! وغیرہ، ہاں ضَرورتاً پہچان کروانے کیلئے نابینا وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ لوگوں پر ہنسنے، بُرے اَلقاب سے پکارنے اور مذاق اُڑانے والوں کو قراٰنِ پاک نے ''فاسِق'' کا فتویٰ ارشاد فرمایا ہے اور جو توبہ نہ کرے اسے ظالم قرار دیا ہے۔ لوگوں کا مذاق اُڑانے والو! کان کھول کر سن لو!

مذاق اُڑانے کا عذاب

جب کسی مسلمان کا مذاق اُڑانے کو جی چاہے تو خدارا اِس روایت پر غور فرما لیا کیجئے جس میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، شَہَنْشاہِ اَبرار، سرکارِ والا تبار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ

Go To Index

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قِیامت کے روز لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنّت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ! آؤ! تو وہ بَہُت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر جنّت کا ایک دوسرا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائیگا کہ آؤ! چُنانچِہ یہ بے چَینی اور رنج وغم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ اِسی طرح اس کیساتھ مُعامَلہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پُکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔

(کتابُ الصّمت مع موسُوعہ امام ابنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۷ ص ۱۸۳۔۱۸۴ رقم ۲۸۷)

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کر لیجئے، سچّی توبہ کر لیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعاملے میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اورطنز بازی کی، دل آزار نقلیں اتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اوراس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلْغَرَض کسی طرح بھی بےاجازتِ شرعی ایذاء کاباعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگرکسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر بازرہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سرڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وقت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے

قدموں میں گر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑ گِڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کر کے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرما لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ یعنی جو اللہ عزوجل کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۲۹۷ حدیث ۸۲۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سب ایک دوسرے سے **مُعافی** مانگ لیجئے اور سب ایک دوسرے کو **مُعاف** بھی کر دیجئے۔

میں نے مُعاف کیا

جس کے ساتھ لوگ زیادہ مُنسلِک ہوتے ہیں اس سے بندوں کی حق تلفیوں کے صُدور کا اِمکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھ سگِ مدینہ عُفی عنہ سے وابَستگان کی تعداد بھی بَہُت زیادہ ہے، آہ! نہ جانے کتنوں کا مجھ سے دل دُکھ جاتا ہوگا!! میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں: میری ذات سے کسی کی جان، مال یا آبرو کو

نقصان پہنچا ہو وہ چاہے تو بدلہ لے لے یا مجھے مُعاف کر دے، اگر کسی کا مجھ پر **قرض** آتا ہو تو بے شک وُصول کر لے اگر لینا نہیں چاہتا تو مُعافی سے نواز دے۔ جو میرا قرض دار ہے میں اپنی **ذاتی رقمیں** اُس کو **مُعاف** کرتا ہوں۔**اے اللہ** عزوجل! میرے سبب سے کسی مسلمان کو عذاب نہ کرنا۔ میں نے ہر مسلمان کو اپنے اگلے پچھلے حقوق مُعاف کئے چاہے جس نے میری دل آزاری کی یا آئندہ کرے گا، مجھے مارا یا آئندہ مارے گا، میری جان لینے کی کوشش کی یا آئندہ کریگا یا کہ شہید کر ڈالے گا میرے حقوق کے تعلق سے میری طرف سے ہر مسلمان کیلئے **عام مُعافی** کا اعلان ہے۔**اے میرے پیارے پیارے اللہ!** تُو مجھ عاجِز و مسکین بندے کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما کر مجھے بے حساب بَخش دے۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

سب اسلامی بھائی جو اس وَقت بینَ الاقوامی تین روزہ اجتماع میں جمع

ہیں یا مدنی چینل و INTERNET کے ذَرِیعے دنیا میں جہاں کہیں مجھے سن رہے ہیں یا تمام وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو آڈیو یا وڈیو کیسٹ کے ذَرِیعے مجھے سماعت فرمارہے ہیں یا تحریری بیان پڑھ رہے ہیں وہ توجُّہ فرمائیں کہ بندے کا دنیا میں جو بڑے سے **بڑا حق** تصوُّر کیا جا سکتا ہے سمجھ لیجئے میں نے آپ کا وہ حق تلف کر دیا ہے نیز اِس کے علاوہ بھی جتنے حُقوق تلف کئے ہوں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے مجھے وہ سب کے سب حُقُوق معاف فرما دیجئے بلکہ احسان بالا احسان ہوگا کہ آئندہ کیلئے پیشگی ہی **مُعافی** سے نواز دیجئے۔ **برائے کرم!** دل کی گہرائی کے ساتھ ایک بار زَبان سے کہہ دیجئے: ''میں نے مُعاف کیا'' جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا وَّاَحسَنَ الْجَزَاء ۔

رقمیں لوٹانی ہوں گی

جس پر کسی کا **قرض** آتا ہے وہ چُکا دے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کی ہے تو معافی بھی مانگے، جس سے رشوت لی، جس کی جیب کاٹی، جس کے یہاں

چوری کی، جس کا **مال لوٹا** ان سب کو ان کے اَموال لوٹانے ضَروری ہیں، یا ان سے مُہلَت لے یا **معاف** کروالے اور جو تکلیف پہنچی اس کی بھی مُعافی مانگے۔ اگر وہ شخص **فوت** ہوگیا ہے تو وارِثوں کو دے اگر کوئی وارِث نہ ہو تو اُتنی رقم صَدَقہ کرے۔ اگر لوگوں کا مال دبایا ہے مگر یہ یاد نہیں کہ کس کس کا مال ناحق لیا ہے تب بھی اُتنی رقم صَدَقہ کرے یعنی مساکین کو دیدے۔ **صَدَقہ** کردینے کے بعد بھی اگر اہلِ حق نے مطالبہ کردیا تو اُس کو دینا پڑیگا۔

جو یاد نہیں ان سے کس طرح معاف کروائیں؟

جو اسلامی بھائی حُقُوقُ العباد کے مُعامَلے میں خوفزدہ ہیں اور اب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی حق تلفیاں کی ہیں اور کتنوں ہی کا دل دُکھایا ہے، اب ہم کس کس کو کہاں کہاں تلاش کریں! تو ایسوں کی خدمتوں میں عرض ہے کہ جن جن کی **دل آزاری** وغیرہ کی ہے ان میں سے جتنوں سے رابِطہ ممکن ہے ان سے مل کر یا فون پر یا تحریری طور پر رابطہ کر کے **مُعافی تلافی** کی

ترکیب بنالیجئے ان کو راضی کرلیجئے اور جو جو **غائب** ہیں یا فوت ہو چکے ہیں یا جن کے بارے میں یاد ہی نہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں تو ہر نماز کے بعد اُن کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے، مَثَلاً ہر **نماز** کے بعد اس طرح کہنے کا معمول بنا لیجئے: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ **میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی حق تلفی کی ہے ان سب کی مغفرت فرما۔**'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہُت بڑی ہے، مایوس نہ ہوں، ''نیّت صاف منزِل آسان۔'' اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی ندامت رنگ لائے گی اور **میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے حُقُوقُ العباد کی **مُعافی** کے اَسباب بھی کرمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہو جائیں گے۔ چُنانچِہ

اللہ عزوجل صلح کروائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف

فرما تھے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تَبَسُّم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللہ!** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس لئے تَبَسُّم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میرے دو۲ اُمّتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس سے میرا انصاف دلا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا: ''میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے۔'' اتنا اِرشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجُودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دن بَہُت عظیم دن ہوگا کیونکہ اُس وقت (یعنی بروزِ قِیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائیگا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: **اے پروردگار!** عَزَّوَجَلَّ میں اپنے

سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے مَحلّات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں یہ شہر اور عُمدہ مَحلّات کس پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کرسکتا ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تُو ادا کرسکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق **مُعاف** کردے۔ بندہ عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے سب حُقُوق **مُعاف** کئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ و اور دونوں اِکٹھّے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک ومختار، شَہَنْشاہِ ابرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مخلوق میں **صُلح** کرواؤ کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی بروزِ قِیامت مسلمانوں میں **صُلح** کروائے گا۔

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحاكِم ج٥ ص ٧٩٥ حديث ٨٧٥٨ دار المعرفة بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ ص۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے ﴿3﴾ چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کررہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کردینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان عالیشان ہے: ”جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے
بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو
کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٤٢٢ حدیث ٤١٠١) ﴿10﴾
فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”**جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔**“ (سُنَن
التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ
سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱)
خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ)
بھی مفید بھی (٤) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ
پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید
بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام
میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر
ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ٤٦٤) ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو

اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے **﴾12﴿** بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(کتابُ الصَّمت، معہ موسوعۃ الامام ابن أبی الدنیا، ج۷، ص ۲۰٤ رقم ۳۲٥ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

بات چیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفَحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان:6

عفو و درگزر کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عَفو ودَرگُزَر کی فضیلت
مع
ایک اَھَمّ مَدَنی وَصیَّت

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ رِسالہ (32 صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل ان فضائل کو پانے کے لئے بے چین ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (مُسنَدُ الفِردَوس ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عَفو ودَرگُزَر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم، رءُوف

رَّحیم عَلَیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِوَ التَّسلیم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک نَجرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے جس کے کَنارے موٹے اور کُھردرے تھے، ایک دم ایک بَدوی (یعنی عَرَب شریف کے دیہاتی) نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چادر مبارک کو پکڑ کر اتنے زبردست جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ زَمَن، محبوبِ ربِّ ذُوالمِنَن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آ گئی، وہ کہنے لگا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حکم دیجئے کہ اُس میں سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس کی طرف متوجّہ ہوئے اور مسکرا دیئے پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۳۵۹ حدیث ۳۱۴۹)

ہر خطا پر مِری چشم پوشی، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش

مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں، مہرباں تاجدارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بَدوی سے کیسا حُسنِ سُلوک فرمایا، میٹھے مصطَفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیوانو! خواہ کوئی آپ کو کتنا ہی ستائے، دل دُکھائے! عفوو درگزر سے کام لیجئے اور اس کے ساتھ مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمایئے۔

حساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولُ اللہ عزَّوَجلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ تعالیٰ** (قیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے **جنّت** میں داخِل فرمائے گا۔ صحابہ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۲﴾ جو تم سے قَطعِ تعلّق کرے (یعنی تعلّق توڑے) تم اُس سے مِلاپ کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف

کردو۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج٤ ص١٨ حدیث ٥٠٦٤ دارالفکر بیروت)

جنّت کا محل

حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہاں، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُسکے لیے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُسکے درجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج٣ ص١٢ حدیث ٣٢١٥ دارالمعرفة بیروت)

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ھے

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضُع (یعنی عاجزی) کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلند فرمائے گا۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۳۹۷ حدیث۲۵۸۸ دارابن حزم بیروت)

مُعَزَّز کون؟

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوُجود مُعاف کردے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۳۱۹ حدیث۸۳۲۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

جو مُعاف نہیں کرتا اُسے مُعاف نہیں کیا جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو معاف نہیں کرتا اُس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۷ ص۷۱ حدیث ۱۹۲۶۴ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دُنیا و آخِرت کے اَفضل اَخلاق

حضرتِ سیِّدُ نا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سلطانِ دو جہاں، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ملاقات کا شرف پایا تو فوراً حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دستِ منوَّر تھام لیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: اے عُقبہ! دنیا و آخِرت کے **اَفضل اَخلاق** یہ ہیں کہ تم اُس کو ملاؤ جو تمھیں جُدا کرے اور جو تم پر ظُلم کرے اسے مُعاف کردو اور جو یہ چاہے کہ عُمر میں درازی اور رِزق میں کُشادَگی ہو، وہ اپنے رِشتے داروں کے ساتھ صِلہ رَحمی (یعنی اچھا سُلوک) کرے۔

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ٥ ص ٢٢٤ حديث ٧٣٦٧)

مُعاف کرو مُعافی پاؤ

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور مُعاف کرنا اِختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ

تمہیں مُعاف فرمادے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۲ ص ۶۸۲ حدیث ۷۰۶۲)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُعاف کرنے والوں کی بے حساب مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **قِیامت** کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور **جنَّت** میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: **"ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔"** تو ہزاروں آدَمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب **جنَّت** میں داخِل ہو جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۱ ص ۵٤۲ حدیث ۱۹۹۸)

قاتِلانہ حملے کی کوشش کرنے والے کو مُعاف فرمادیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 862

صَفحات پر مشتمل کتاب، **''سیرتِ مُصطَفٰے''** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَفحَہ 604 تا605 پر ہے: ایک سفر میں نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم، سَراپا جُود و کرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آرام فرما رہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تلوار لے کر نِیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے **محمد** (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! اب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اَللّٰہُ۔'' نُبُوَّت کی ہَیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی میری جان بچایئے۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرما دیا۔ چنانچِہ غَورَث اپنی قوم میں آ کر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دُنیا

کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشّفا ج ۱ ص ۱۰۶)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظلم کرنے والے کے لئے دُعاءِ ہدایت

غزوۂ اُحد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک دندان کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلّ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (الشّفا ج ۱ ص ۱۰۵ مرکز اھلسنّت برکات رضا ھند)

سویا کئے نابکار بندے
رویا کئے زار زار آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

جادو کرنے والے سے درگزر

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر لَبِید بن اَعصَم نے جادو کیا تو رحمت عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز اس یہودِیَّہ کو بھی مُعاف فرمادیا جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو زہر دیا تھا۔

(اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّة لِلْقَسطَلَّانِی ج ۲ ص ۹۱ دارالکتب العلمیة بیروت)

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے مِری لاج وہ لَجپال بڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلّفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُعاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۴۰۹ حدیث۲۰۲۳)

روزانہ 70 بار مُعاف کرو

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہ سُوال دُہرایا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو ارشاد فرمایا: روزانہ ستّر بار۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۳۸۱ حدیث۱۹۵۶ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عربی میں ستّر کا لفظ بیان زیادتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غلطی ہو جاتی ہے خباثتِ نفس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا

یا قومی وملکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔ (مراٰۃ ج ۵ ص ۱۷۰)

گالیوں بھرے خُطوط پر اعلٰی حضرت کا عَفو ودرگزر

کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطِر **غُصّہ** کرنا ہی چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے بُزُرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظُلم کرے یہ حضرات اُس ظالم پر بھی شفقت ہی فرماتے تھے۔ چُنانچِہ ''حیاتِ اعلٰی حضرت'' میں ہے: میرے آقا **اعلٰی حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطوط مُغلَّظات (یعنی گندی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ مُعتقِدین بَرہَم (غصّے) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقدّمہ دائر کریں گے۔ امامِ اَہلسنَّت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کردو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقدّمہ دائر کردو۔'' (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۱۴۳ مُلَخَّصاً) مطلب یہ کہ جب تعریف

کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں!

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم اُن کا درخشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک اَہم مَدَنی وَصیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری عمر تا دمِ تحریر تقریباً 60 برس ہوچکی ہے، موت لمحہ بہ لمحہ قریب آ رہی ہے، نہ جانے کب آنکھ بند ہو جائے۔ **اللّٰہُ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ والا شان میں سلامتیِٔ ایمان اور نَزْع و قبر و حشر میں امن و امان، بے حساب بخشش اور جنَّت الفردوس میں مَدَنی سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوار کا طلبگار ہوں۔ میں نے اپنی مختصر سی زندگی میں دنیا کے بَہُت نَشیب و فراز دیکھے ہیں، اِخلاص کم اور دِکھاوا کثیر، وَفا کم اور خوشامد خَطیر (یعنی زیادہ) ہے، اس سے بڑھ کر بھی کیا بے وفائی ہوگی کہ وہ ماں باپ جنہوں نے ہزار اِحسانات کئے ہوتے

Go To Index

ہیں مگر اُن کی کوئی ایک معمولی سی بات بھی ناگوار گزر جاتی ہے تو سارے اِحسانات بُھلا کر، ناخَلَف اولاد اُن کو لات مار دیتی ہے! آہ! مکّار وعیّار شیطان نے قُلوب واَذہان میں بَہُت زیادہ خرابیاں ڈال دی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** میں لاکھوں لاکھ مسلمان شامل ہیں جیسا کہ عموماً تنظیموں میں لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے اِسی طرح دعوتِ اسلامی سے بھی روٹھ ٹوٹ کر کچھ افراد کو الگ ہوتے پایا ہے، مَدَنی ماحول سے دُوری کے بعد بعضوں کی بے عملیوں کا سلسلہ بھی سامنے آیا ہے، بعض ناراض اسلامی بھائیوں نے اپنا اپنا جداگانہ گروپ بھی بنایا ہے، بعضوں نے میرے خلاف بَہُت کچھ کہا، لکھا اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی بھی جی بھر کر مُخالفتیں کی ہیں مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** یہ الفاظ لکھنے تک دعوتِ اسلامی برابر ترقّی کی مَنازِل طے کر رہی ہے اور کوئی بھی گروپ بظاہر اب تک **دعوتِ اسلامی** سے آگے بڑھنا کُجا برابری بھی نہیں کرنے پایا۔ میں نے تنظیمی کاموں میں زندگی کا کافی حصّہ گزارا ہے، لہٰذا اپنے تجرِبات کی روشنی میں تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی

بہنوں کی خدمتوں میں محض آخرت کی بھلائی کے پیشِ نظر ہاتھ جوڑ کر **مَدَنی وصِیَّت** کرتا ہوں: میری یہ بات ہمیشہ کیلئے گِرِہ میں باندھ لیجئے کہ میرے جیتے جی بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی **دعوتِ اسلامی** میں ایک بار شُمولیَّت کر لینے کے بعد دعوتِ اسلامی کا **تَشَخُّص** (مَثَلاً سبز عمامہ شریف وغیرہ) رکھتے ہوئے طریقۂ کار سے ہٹ کر ہرگز کسی قسم کا "مُتَوازی گروپ" مت بنائیے گا، دین کے کام کے حوالے سے بھی اگر آپ نے اپنا کوئی الگ سلسلہ شروع کیا تو **غیبتوں**، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں، آپس کی دشمنیوں، باہمی نفرتوں وغیرہ وغیرہ سے خود کو بچانا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ بے شمار مسلمان اِس طرح کی آفتوں کی لپیٹ میں آجائیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ دعوتِ اسلامی سے جدا ہونے کے بعد الگ گروپ بنا کر میں نے تو فُلاں فُلاں دین کا بَہُت بھاری کام سرانجام دیا ہے، تو میں اُس کی توجُّہ اِس طرف دلانا چاہوں گا کہ وہ یہ بھی غور کر لے کہ جُدا ہونے کے باعِث کہیں **غیبتوں** وغیرہ گناہوں کی نُحوستوں میں تو نہیں پھنسا تھا؟ اگر نہیں پھنسا

تھا تو صد کروڑ مبارک! اور اگر پھنسا تھا تو پھر ضمیر ہی سے پوچھ لے کہ میرے فُلاں فُلاں مُستَحَب دینی کاموں کا وَزن زیادہ یا اِن دینی کاموں کے ضِمن میں جن **غیبتوں** وغیرہ حرام چیزوں کا صُدور ہوا اُن کا وَزن زائد؟ اگر دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا حامِل ہوا، علمِ دین کا فیضان رہا اور ضمیر زندہ پایا تو یہی جواب ملیگا کہ یقیناً زندگی بھر کے مُستَحَب کاموں کے مقابلے میں صِرف ایک بار کی ہوئی **گناہ بھری غیبت** ہی زیادہ وَزنی ہے کہ مُستَحَب کام نہ کرنے پر عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ **غیبت** پر عذاب کا اِستحقاق ہے۔ معلوم ہوا ایک بار **دعوتِ اسلامی** میں شامل ہو جانے کے بعد نکلنے یا نکالے جانے پر جُدا گانہ گروپ بنانے میں مِن حَیثُ الْمَجْمُوع (یعنی مجموعی حیثیت سے) نقصان ہی کا پہلو غالِب ہے۔

فتاوٰی رضویہ کے اہم اقتباسات

اگر سچ پوچھئے تو ایسا دینی کام جس سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جَنَم لینے لگے اور اس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک

کرنا ہی مناسب ہے اگرچِہ **افضل** و **مُستَحَب** ہو۔ ۞ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسلمانوں کے اتّحاد کی اَھمِیَّت کو اُجاگر کرنے کیلئے نقل فرماتے ہیں: ''لوگوں کی تالیفِ **قلبی** (یعنی دلجوئی) اور ان کو **مُجتَمِع** (مُتَّحِد) رکھنے کے لئے **اَفضل کو ترک کرنا** انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے بیتُ **اللہ** شریف کی عمارت کو اس لئے اہلِ قریش کی بنیادوں پر قائم رکھا تاکہ جو لوگ نئے نئے اسلام لائے وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص۶۸۰ مُلَخَّصاً)

۞ تَنفیرِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کو نفرت میں مبتلا کرنے) سے بچنے کیلئے ضَرورتاً مُستَحَب کو ترک کر دینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحَبَّت کی فضا قائم رکھنے کا ایک **مَدَنی اُصول** بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتیانِ مُستَحَب و ترکِ غیرِ اَولیٰ پر مُدارات خَلق و مُراعاتِ قُلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعِث ہونے سے بَہُت بچے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٥٢٨) ۞ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ** یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اَہم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص ۱۵۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس نے تَشَخُّص تبدیل کر لیا!

رہے وہ حضرات جو دعوتِ اسلامی کا تَشَخُّص ترک کر چکے اور بِلا اِجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی کسی قسم کی مخالَفت بھی نہیں کرتے اور **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگُمانیوں وغیرہ میں پڑے بغیر اپنی ترکیب سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، **اللہ** تعالٰی اُن کی کاوِشوں کو قَبول فرمائے۔ مگر وہ جو تشخُّص تبدیل کر کے الگ گروپ بنانے کے بعد بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی **مُخالَفت** کر کے نیکی کی دعوت عام کرنے والی اس مَدَنی تحریک کو کمزور کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہوں، اِس مقصد کے لئے **غیبتوں**، تہمتوں، بہتان تراشیوں، بدگمانیوں،

عیب دَریوں، بُرے چَرچوں، اِلزام تراشیوں اور چُغلیوں کو اپنا ہتھیار بنالیں اور اسے اپنے زُعمِ فاسِد میں دین کی بہت بڑی خدمت تصوُّر کریں، ایسوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ یہ دین کی خدمت نہیں، انتہائی دَرَجے کی مذموم حَرَکت ہے بلکہ شرعاً اِن ناجائز کاموں کا اِرتکاب کرکے اپنے نامۂ اعمال کو **گناہوں** سے پُر کرنا ہے۔ یُوہیں جو تشخُّص برقرار رکھتے ہوئے بھی بِلا اِجازتِ شرعی **دعوتِ اسلامی** کی مُخالَفت کرے گا اور لوگوں کو **مُتَنَفِّر** کرکے (یعنی نفرت دِلا کر) دعوتِ اسلامی اور اس کے طریقۂ کار کو نقصان پہنچانا اُس کا مقصد ہوگا وہ بھی فعلِ **ناجائز** کا مُرتکِب ٹھہرے گا۔

بُرا چرچا کرنا حرام ہے

دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی مخالفت پر اُتر آتا ہے تو خواہ مخواہ اُس پر تنقیدیں کرتا، بال کی کھال اُتارتا اور اس کی خامیوں یا خطاؤں کا بُرا چرچا کرتا پھرتا ہے۔ (مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے) جب ان کی آپس میں بنتی تھی تو اِسے گویا اُس کے پسینے میں سے بھی خوشبو آتی تھی اب ناراضی کے بعد اُس کا عِطر بھی بدبودار

لگتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی مبلِّغ بالخصوص سُنّی عالِم کی کسی خامی یا خطا کو بلا مَصلَحتِ شرعی کسی پر ظاہر کرنا یا لوگوں میں اس کا بُرا چرچا کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے کام کے مُعامَلے میں بہُت، بہُت اور بہُت نقصان دہ اور آخِرت میں باعثِ عذاب ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 29 صَفْحَہ 594 پر فرماتے ہیں: اور اہلسنّت سے بتقدیرِ الٰہی جو ایسی لَغزِشِ فاحِش واقِع ہو اس کا اِخفاء (یعنی چھپانا) واجِب ہے کہ مَعاذَ اللہ لوگ اُن سے بَد اِعتِقاد ہوں گے تو جو نفع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام وسنّت کو پہنچتا تھا اس میں خَلَل واقع ہوگا۔ اس کی اِشاعت، اِشاعتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے۔ اور اِشاعتِ فاحِشہ بنَصِّ قراٰنِ عظیم **حرام**، قالَ اللّٰہُ تعالٰی (یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے):

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ (پ ۱۸، النور ۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کیلئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

Go To Index

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دعوتِ اسلامی سے بچھڑنے والوں کے لئے اِتمامِ حُجّت

جو آج تک مجھ سے ناراض ہو کر یا **مرکزی مجلسِ شوریٰ** سے روٹھ کر جُدا ہو گئے، ان میں سے جن جن کی میری وجہ سے دل آزاری یا کسی قسم کی حق تلفی ہوئی ہو اُن سے ہاتھ جوڑ کر **مُعافی** کا طلبگار ہوں، دونوں غلامزادے اور نگران واراکینِ شوریٰ بھی مُعافی مانگ رہے ہیں، مجھے اور انہیں **خدا و مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیں۔ ہم سب نے بھی رضائے **خدا و مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ان سب کو جنہوں نے حق تلفیاں کی ہوں اُن کو مُعاف کیا۔ ناراض ہو کر یا اختلاف کر کے جنہوں نے اپنی تنظیمیں قائم کیں، جُداگانہ گروپ بنائے ان سبھی کو کُھلے دل سے دعوت دیتا ہوں کہ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسِطہ **صُلح** فرمالیں، محض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر، میں ہر ناراض مسلمان سے غیر مشروط طور پر بھی **صُلح** کیلئے تیار ہوں۔ ہاں جو تنظیمی اِختِلافات کو مُذاکرات کے ذَرِیعے

حل کر کے **صُلح** کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے بھی دروازے کُھلے ہیں، جلدی رابِطہ کیجئے اور **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے ساتھ بیٹھ جائیے۔ اگر آپ حکم فرمائیں گے تو ممکنہ صورت میں **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ شوریٰ کے ساتھ ساتھ میں بھی بیٹھ جاؤں گا۔ آیئے، آجائیے، **اَللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نِگاہِ عنایت سے متّحد ہو کر شیطان کے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے ہیں، **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ مِل جُل کر دین کا خوب مَدَنی کام کریں گے۔

اگر آپ دعوتِ اسلامی کے ساتھ کام کرنا نہیں چاہتے تو……

اگر کوئی ناراض اسلامی بھائی **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ ملکر مَدَنی کام نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ناراضیاں ہی دُور کر کے ہمیں مُعافی سے نواز دے اور اس پر ہمیں مُطلَّع کر کے مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کا حقدار بنے کہ اس طرح **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نفرتیں مٹیں گی، فاصلے سمٹیں گے اور شیطان مردود کا منہ کالا اور مُعاف کرنے والے کا منہ اُجیالا ہو گا۔ ایک بار پھر اس حدیثِ پاک کا واسِطہ

دیکر ہم مُعافی مانگتے ہیں جس میں ہمارے **مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو کوئی اپنے **مسلمان بھائی سے معذرت** کرے اور وہ (بِلا اجازت شرعی) اس کا عذر قبول نہ کرے **تو اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہوگا۔**'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ٤ ص ٣٧٦ حدیث ٦٢٩٥) یاد رکھئے! اِس طرح کی بات کرنا ہرگز مناسِب نہیں کہ الیاس کو ہمارے پاس خود آنا چاہئے اگر خود نہیں آ سکتا تو نگرانِ شوریٰ یا کسی رکنِ شوریٰ ہی کو ہمارے پاس یا ہمارے فُلاں ''بڑے'' کے پاس بھیج دے۔ اِس طرح کی باتیں کرنے والے کے بارے میں یہ وَسوسے آسکتے ہیں کہ یہ صُلح کرنا نہیں چاہتے اِس لئے ٹالَم ٹَول سے کام لے رہے ہیں، جب ہم نے تحریر کی صورت میں پہل کر ہی دی ہے تو مُخلِصین کے لئے رُکاوٹ کس چیز کی ہے! ہر ناراض اسلامی بھائی کو چاہئے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آگے بڑھے اور گلے لگ جائے۔ اگر آ کر ملنا نہیں چاہتا تو کسی بھی رُکنِ شوریٰ سے کم از کم فون ہی پر رابِطہ کرلے۔

ع اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تُو گواہ رَہنا

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! تو گواہ رہنا میں نے اپنے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں کیلئے **صُلح** کا پیغام مُشتَہَر کر دیا ہے۔ اے میرے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے ناراض اسلامی بھائیوں کے دلوں میں مجھ مسکین کے لئے رحم ڈال دے کہ وہ مجھے مُعافی کی بھیک دیکر مجھ سے صلح کر لیں، **یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تو میرے دل کے حال سے باخبر ہے کہ اس صلح کی درخواست میں میرا اصل مقصد صرف صِرف اورصرف اُخروی مفاد ہے، میں مرنے سے پہلے پہلے فَقَط تیری رِضا کیلئے ہر ناراض مسلمان سے صلح کرنا اور اپنے روٹھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو منا لینا چاہتا ہوں۔ **یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیری **خُفیہ تدبیر** سے بَہُت ڈرتا ہوں، اے میرے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو کبھی بھی مجھ سے ناراض

نہ ہونا، میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرا ایمان ایک لمحے کے کروڑیں حصّے کیلئے بھی کبھی مجھ سے جدا نہ ہو، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری اور میرے روٹھے ہوئے تمام اسلامی بھائیوں سَمیت ہر **دعوتِ اسلامی** والے اور والی کی بے حساب بخشش فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ساری اُمَّت کی مغفِرت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہماری صفوں میں اِتّحاد پیدا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ذہنی ہم آہنگی نصیب فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بِلا طلبِ منصب ایک ساتھ مل کر اِخلاص کے ساتھ تیرے دین کی خدمت کی سعادت عنایت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ

آہ! ''غیبت'' نے اُمّت کی اکثریت کو نہایت شدّت کے ساتھ اپنی حِراست میں لیا ہوا ہے، شیطان **غیبت** کے ذَرِیعے بھرپور طریقے پر لوگوں کو جہنَّم کی طرف دھکیلتا چلا جارہا ہے۔ ہوش میں آئیے! **غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ** کر کے ایک دم مورچے پر ڈٹ جائیے! جس جس نے اب تک جس قدَر **غیبتیں** کی ہوں اُن کی توبہ اور مُعافی تلافی میں لگ جائے، عزمِ مُصَمَّم کیجئے کہ ''نہ **غیبت کریں گے نہ سنیں گے**'' **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ افسوس صد کروڑ افسوس! **غیبت** ہمارے مَدَنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لٰہذا **دعوتِ اسلامی** کے تمام ذمّے دار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ جوڑ کر ''مَدَنی التجاء'' ہے کہ **غیبت کے خلافِ اعلان جنگ** کے ضِمن میں **غیبتوں** کے دروازوں پر تالے لگاتے چلے جائیے، اب تک جو بھی آپ کی ذمّے داری کے

دَوران **مَدَنی ماحول** سے دُور ہوئے، ان کے مُعامَلے میں 112 بار غور کر لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی **غیبتیں** کی ہوں اور آپ کو غصّہ آ جانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی **غیبتیں** کی ہوں اس سبب سے وہ دلبر داشتہ ہو کر جا بیٹھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے برائے رِضائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ فوراً سے پیشتر مگر بُلا کر نہیں، خود ان کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر اے کاش! رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے۔ بلکہ ہر بچھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر، منّت وسماجت کر کے انہیں دوبارہ **مَدَنی ماحول** میں لے آیئے اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ان سبھوں کو پھر سے سنّتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔ (جن پر تنظیمی ذمّے داری نہیں وہ بھی اسی طرح کریں، ہاں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو اُن کو مت چھیڑیئے، ان کے بارے میں بڑے ذمّے داران جو تنظیمی فیصلہ کریں ان پر عمل کیجئے)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہُت اچّھی ہے اگر حال بُرا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

میں نے الیاس قادری کو مُعاف کیا

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے نیز غلامزادوں اور نگران واراکینِ مرکزی مجلسِ شوریٰ میں سے جس جس نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو مجھے اور اُنہیں مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ جان و مال، اہل وعیال اور عزّت آبرو میں دُنیا کے اندر جو چھوٹے سے

چھوٹے اور بڑے سے بڑے حُقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) تصوُّر کئے جاسکتے ہیں، فرض کیجئے کہ وہ حُقُوق میں نے، غلامزادوں اور نگران واراکین شوریٰ نے آپ کے تلَف (یعنی ضائع) کر دیئے ہیں، ان تمام حُقوق کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمارے سبب سے تلف شدہ حقوق مُعاف اور مُعاف فرما کر ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: ''میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رضوی، غلامزادوں اور نگران واراکینِ شوریٰ کو مُعاف کیا۔'' ہم سب نے بھی ہماری تمام چھوٹی بڑی حق تلفیاں کرنے والوں کو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطر مُعاف کیا۔

قرضخواہوں سے مدنی التجا

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ

لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یاالٰہی

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گونگی بول اُٹھی!

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے۔چُنانچِہ ضِلع خوشاب (پاکستان) کے کسی گاؤں میں ایک اسلامی بہن کی یکا یک **زَبان بند ہوگئی**، کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا، بغرضِ علاج انہیں بابُ المدینہ (کراچی) لایا گیا، یہاں بھی ڈاکٹری علاج کارگر نہ ہوا، ان کی **زَبان بند** ہوئے تقریباً 6 ماہ گزر چکے تھے، ان کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کے تہ خانے میں ہر اتوار کو دوپہر تقریباً ڈھائی بجے ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں ایک اسلامی بہن نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مسلسل 12 اجتماع کے اندر حاضِری دینے کیلئے ان کو راضی کیا، ترتیب وار شرکت کرتے ہوئے 8 رَمضانُ المبارَک ۱۴۳۰ھ کو ان کا چھٹا اجتماع تھا، **اس اجتماع کے اختتام پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ سلام کے**

دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچانک وہ گونگی اسلامی بہن بول اُٹھی!

حضرتِ شَبّیر و شَبَّر کے طفیل
ٹال ہر آفت اے نانائے حُسین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان: 7
ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (25صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مفید ترین معلومات ملیں گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت
(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد کی فضیلت)

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْمُظَفَّر محمد بن عبدُ اللّٰہ خَیّام سَمَرقندی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحِب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہیں۔ میرے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خِضَر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُزُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دَریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ہیں۔ میں نے عَرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِ مُجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی ہے؟ اُنہوں

نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عَرْض کی: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خُدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شَخْص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شَخْص "**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**" پڑھتا ہے تو وہ اپنے اُوپر رَحْمت کے **70** دروازے کھول لیتا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۷، جَذْبُ الْقُلُوب ص۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلْح کرلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لٰہذا آپس میں مَحَبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچّھی نیّت کے ساتھ ثواب کمانے کیلئے رِشتے داروں کے ساتھ حُسْنِ سلوک کے ضِمْن میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے **مَدَنی پھول** پیش کرنے کی سَعی کرتا ہوں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بَیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحْم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہماری مَحفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو،

آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اِعلان کی کیا حِکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے **حُضُورِ اَنور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سُنا ہے: ''جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر **اللہ** کی رَحْمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

ساس بَہُو میں صُلْح کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پُھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو کر صُلْح (صُلْ۔ح) کی ترکیب کرلی۔ سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عُذْر نہ ہو تو فوراً ناراض رِشتے داروں سے ''صُلْح و صفائی'' کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ۔ یعنی'' جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی کرتا ہے **اللہ تَعَالٰی** اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَ۔رے) کو **اَمْن کا گہوارہ** بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے اور ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص

کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ **بابُ الْمدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زَوجہ اور والِدہ یعنی **ساس بَہُو** میں خُوب ٹھنی ہوئی تھی، نتیجۃً زوجہ **رُوٹھ** کر مَیکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا، سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اِس مَسئلے (مَس۔ءَ۔لے) کو کیسے **حل** کروں۔ اَیسے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی جاری کردہ ''مَدَنی مُذاکرے'' کی VCD **''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!''** میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی اُمّید کے ساتھ یہ VCD خُود بھی دیکھی اور اپنی والِدۂ محترمہ کو بھی دِکھائی اور ایک VCD اپنے سسرال بھی بھیج دی۔ میری والِدہ کو یہ VCD اتنی **پسند** آئی کہ اُنہوں نے اِسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: **''چل بیٹا! تیرے سُسرال چلتے ہیں۔''** میں نے سکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھر پور اِنفرادی کوشش کے باوُجود نہ کرسکا وہ اس VCD نے کر دیا۔ **میرے** سُسرال پُہُنچ کر والِدہ صاحِبہ نے بڑی **مَحَبَّت** سے میری زَوجہ کو **منایا** اور اُسے واپس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زَوجہ نے بھی **مُثْبت طرزِ عمل** کا مُظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس (یعنی میری والِدہ) سے کہنے لگیں: امّی جان! میرا کمرہ بَہُت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رِہائش اِختیار کر لیتی ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو **فتنے** اور فساد کا شکار تھا، دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے **اَمن کا گہوارہ** بن گیا۔ (مَدَنی مُذاکرے کی مذکورہ

VCD ''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے'' مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیَّۃً لی جاسکتی اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے)

صِلَۂ رِحْمی کی تعریف

صِلَہ کے معنٰی ہیں: اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَان ۔یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور اِحسان کرنا۔(اَلزّواجِر ج۲ ص۱۵۶) اور رِحْم سے مراد: قَرابَت، رِشتہ داری ہے۔(لِسانُ العَرب ج۱ ص۱۴۷۹) ''بہارِ شریعت'' میں ہے: **صِلَۂ رِحْم کے معنٰی: رِشتے کو جوڑنا ہے** یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۵۸)

رِضائے الٰہی کے لیے رِشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رِحْمی اور ان کی بدسُلوکی پر انہیں درگزر کرنا ایک عظیم اَخلاقی خوبی ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یہاں اس کا بڑا ثواب ہے۔

رِشتے داروں کے مالی و اَخلاقی حُقُوق ادا کیجئے

پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل** آیت نمبر 26 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ترجَمۂ کنز الایمان: اور رِشتے داروں کو ان کا حق دے۔ (پ۱۵، بنی اسراءیل:۲۶)

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی ''خزائنُ العِرفان'' میں اس آیتِ کریمہ کے تَحت لکھتے ہیں: ان کے ساتھ صِلَۂ رِحْمی کرو اور مَحبَّت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حُسنِ مُعاشَرت۔ مسئلہ: اور اگر وہ مَحارِم (یعنی

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پُھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ اِستِطاعت رِشتے دار پر لازِم ہے۔ (خزائن العرفان ص ۵۳۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے

حضرتِ سیِّدُنا فقِیہ ابُواللّیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❁ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❁ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❁ مسلمانوں کی طرف سے اس شَخْص کی تعریف ہوتی ہے ❁ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❁ عُمْر بڑھتی ہے ❁ رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے ❁ فوت ہوجانے والے آباء واَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں ❁ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❁ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔ (تَنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

توڑتے نہیں، جوڑتے اور صِلَۂ رِحْمی کرتے ہیں

پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد آیت نمبر 21 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اُسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔

صَدْرُ الْاَ فاضِل حضرتِ علّا مہ مولا نا سیِّد محمد نعیم الدّ ین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہادِی ''خـزائنُ العِرفان'' میں اس آیتِ کریمہ کے تَحْت لکھتے ہیں: یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کُل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے مُنکِر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ: حقوقِ قَرابَت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قَطْع نہیں کرتے۔ اسی میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی قَرابتیں اور ایمانی قَرابتیں بھی داخل ہیں، سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مُوَدَّت (یعنی مَحبّت) واحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافعت اور اُن کے ساتھ شفقت اور سلام و دُعا اور مسلمان مریضوں کی عِیادت اور اپنے دوستوں، خادِموں، ہمسایوں (اور) سفر کے ساتھیوں کے حُقُوق کی رِعایت بھی اس میں داخِل ہے۔ (خزائن العرفان ص۸۲ ٤ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بہترین آدَمی کی خُصُوصِیّات

صاحبِ قراٰنِ مبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ مِنْبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَہ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۱۰ ص ٤٠٢ حدیث ٢٧٥٠٤)

تِلاوت، پرہیزگاری، نیکی کی دعوت اور صِلَۂ رِحْمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ثواب لُوٹنے کی نیّت سے بیان کردہ حدیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں کچھ ''نیکی کی دعوت'' پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ اِس رِوایت میں سب سے **اچّھے آدمی** کی چار خُصُوصِیّات بیان کی گئی ہیں: (۱) بکثرت تِلاوت (۲) خوب پرہیزگاری (۳) سب سے زیادہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مُمانَعت کرنا اور (٤) رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک۔ واقِعی یہ چاروں نہایت ہی عُمدہ صِفات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ اٰمین۔ ان چاروں کے فضائل مُلاحَظہ ہوں **﴿1﴾** حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ مکرم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن قراٰن پڑھنے والا آئے گا تو قراٰن عرض کرے گا: **یارب** عَزَّوَجَلَّ! اِسے حُلَّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے **کرامت کا حُلّہ** (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارب** عَزَّوَجَلَّ! اِس میں اضافہ فرما'' تو اسے **کرامت کا تاج** پہنایا جائے گا، پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارب** عَزَّوَجَلَّ! اس سے **راضی** ہوجا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے گا۔ پھر اس قراٰن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قراٰن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ (تِرمِذی ج٤ ص٤١٩ حدیث ٢٩٢٤) **﴿2﴾** پرہیزگاروں کو آخِرت میں کامیابی کی نَوِید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے چُنانچِہ پارہ 25 **سُوْرَۃُ الزُّخْرُف** آیت نمبر 35 میں ارشاد

ہوتا ہے: وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ۠ ﴿۳۵﴾ [1] ترجَمۂ کنز الایمان: اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے: ”جنّتُ الْفِردَوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنکَر کرے۔“ (یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے مَنْع کرے) [2] ﴿4﴾ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عُمْر اور رِزْق میں اِضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہئے کہ اپنے والِدَین کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور اپنے رِشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رِحْمی کیا کرے۔ [3]

عُمْر و رِزْق میں زیادَتی کے معنٰی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد3 صَفْحہ 560 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ ”صِلَۂ رِحْم سے عُمْر زیادہ ہوتی ہے اور رِزْق میں وُسعت (یعنی زیادَتی) ہوتی ہے۔“ بعض عُلَما نے اِس حدیث کو ظاہر پر حَمْل کیا ہے (یعنی حدیث کے ظاہری معنی ہی مُراد ہیں) یعنی یہاں قَضا مُعَلَّق مراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی۔ [4]

---

[1]: پ۲۵، الزخرف: ۳۵ [2]: تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن ص ۲۳٦ [3]: اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۳ ص۲۱۷ حدیث۱٦

[4]: قَضا سے مُراد یہاں قسمت ہے۔ قَضا کی اَقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 14 تا 17 کا مطالعہ کیجئے، خُصُوصاً مجلس، المدینۃُ العلمیۃ کی طرف سے دیئے گئے حواشی بے مثال اور مُتعدِّد وَساوِس کا علاج ہیں۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ (پ ۱۱، یونس: ۴۹) ترجَمۂ کنزالایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

اور بعض (عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام) نے فرمایا کہ زیادتیِ عُمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اِس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مُراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذِکرِ خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے (بخاری ج ۴ ص ۱۳۶ حدیث ۶۱۳۸) ﴿۲﴾ قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَرش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلَۂ رِحمی کرنے والا۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۵۲۶)

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ زینب اور صِلۂ رِحمی

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرتِ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا سے زیادہ دِین دار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ سچّی، زیادہ صِلَۂ رِحمی اور زیادہ صَدقہ کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ (مسلم ص ۱۳۲۵ حدیث ۲۴۴۲)

12 ہزار دِرہم رِشتے داروں کو بانٹ دیئے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں 12 ہزار دِرہم بھیجے تو انہوں نے یہ رقم اپنے

Go To Index

رِشتے داروں کو تقسیم کردی۔ (اسد الغابة ج۷ص۱٤۰ مُلَخّصاً)

رِشتے داروں سے تعلُّق توڑنے سے بچئے

قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَؕ (پ٤،اَلنّسآء:۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت "تفسیرِ مَظْہری" میں ہے: یعنی تم قَطْعِ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں سے تعلُّق توڑنے) سے بچو۔ (تفسیرِ مظھری ج۲ ص۳)

جان بوجھ کر قَطْعِ رِحْمی کو جائز سمجھنا کُفْر ہے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔ (بُخاری ج٤ ص٩٧ حدیث٥٩٨٤) حضرتِ عَلّامہ **علی قاری** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی اس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: اس سے مُراد یہ ہے کہ جو شَخْص بِغیر کسی سبب اور بِغیر کسی شُبہے اور قَطْعِ رِحْمی کے حرام ہونے کے عِلْم کے باوُجُود اسے حلال اور جائز سمجھتا ہو وہ کافِر ہے، ہمیشہ جہنّم میں رہے گا اور جنّت میں نہیں جائے گا، یا یہ مُراد ہے کہ پہلے جانے والوں کے ساتھ جنّت میں نہیں جائے گا یا یہ مُراد ہے کہ عذاب سے نَجات پانے والوں کے ساتھ بھی نہیں جائے گا (یعنی پہلے سزا پائے گا پھر جائے گا)۔ (مِرقاۃ ج۷ تحت الحدیث٤٩٢٢)

"تَفْہِیمُ الْبخاری" میں ہے: اس میں اختِلاف نہیں کہ صِلَۂ رِحْمی واجِب ہے اور اس

کو قطع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ صِلَۂ رِحْمی کے کچھ دَرَجات ہیں، کم از کم دَرَجہ یہ ہے کہ ناراضگی ترک کردے اور سلام و کلام سے صِلَہ (یعنی اچّھا سلوک) کرے، قدرت اور حاجت کے اِختِلاف سے صِلَہ (یعنی سُلوک) کی مختلف حالتیں ہیں، بعض حال میں صِلَۂ رِحْمی واجِب ہے اور بعض میں مُسْتَحَب ہے، اگر بعض حالات میں صِلَہ کیا اور پوری طرح نہ کیا تو اس کو قَطْعِ رِحْمی نہیں کہتے۔ (تفہیم البخاری ج۹ص ۲۲۱)

ایک معلوماتی فتوٰی ملاحظہ فرمایئے، فتاوٰی رضویہ جلد13 صَفْحہ 647 تا 648 پر ہے:

حقیقی بھائی کو یہ کہنا: ''تم میرے بھائی نہیں ہو''، کیسا؟

سُوال: اگر زید حقیقی بھائی بکر کو کسی سازِش سے ایک مجلس میں بآوازِ بلند کلمۂ طیبہ پڑھ کر کہے کہ: ''تم میرے بھائی نہیں ہو'' ایسی صورت میں زید پر بمُوجبِ شَرْع شریف کچھ کفّارہ لازِم ہے؟ اگر ہے تو کیا وکس قدَر؟

جواب: اگر اُس کے بھائی نے اُس کے ساتھ کوئی مُعامَلہ خلافِ اُخُوّت کیا جو بھائی بھائی سے نہیں کرتا تو اس پر اس کہنے میں اِلزام نہیں کہ اس نفی (یعنی انکار) سے نفیِ حقیقت (یعنی حقیقت سے انکار) مُراد نہیں ہوتی بلکہ نفیِ ثَمرہ (ہے یعنی بھائی ہونے کی وجہ سے جیسا سُلوک کرنا چاہئے ویسا سُلوک نہیں کیا) اور ایسا نہیں بلکہ بِلا وجہِ شَرْعی یوں کہا تو تین کبیروں کا مرتکب ہوا: (۱) کِذْبِ صریح (یعنی کُھلا جھوٹ) و (۲) قَطْعِ رِحْم (یعنی رِشتہ کاٹنا) و (۳) ایذائے مسلم، اس پر توبہ فرض ہے اور بھائی سے مُعافی مانگنی لازِم۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحْمت نہیں اُترتی

''طَبَرانی'' میں حضرتِ سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ اِبنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار صُبْح کے وَقْت مجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو **اللہ** کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم **اللہ** تَعَالٰی سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطِعِ رِحْم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رَحْمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قَبول نہیں ہوگی) (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۹ ص۱۵۸ رقم۸۷۹۳)

ناراض رِشتے داروں سے صُلح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطْعِ رِحْمی کرلیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو صُلْح کیلئے خود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔

قَطْعِ رِحْمی کرنے والا مغفِرت سے محروم

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم:- پیر اور جمعرات کو **اللہ** تَعَالٰی کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپس میں عداوت رکھنے اور قَطْعِ رِحْمی کرنے والوں کے

علاوہ سب کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۱ ص۱٦۷ حدیث٤٠٩)

اَمانت اور صِلۂ رِحْمی کی شکایت پر پکڑ ہو گی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''اَمانت اور صِلَۂ رَحِمی کو بھیجا جائے گا تو وہ پُل صِراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہو جائیں گی۔'' (مُسلِم ص۱۲۷ حدیث۳۲۹) **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یہ ان دونوں وصفوں کی انتہائی تعظیم ہوگی کہ ان دونوں کو پُل صراط کے آس پاس کھڑا کیا جاوے گا شَفاعت اور شکایت کے لیے، کہ ان کی شَفاعت پر نَجات، ان کی شکایت پر پکڑ ہوگی۔ اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ انسان اَمانت داری اور رِشتے داروں کے حُقُوق کی ادائیگی ضَرور اختِیار کرے کہ ان دونوں میں کوتاہی کرنے پر سخت پکڑ ہے مگر ان کی شَفاعت پر دوزخ سے نَجات ہے ان کی شکایت پر وہاں گرتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص٤٢٤)

تعلّقات توڑنے کی سزا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا فَقِیہ ابُواللَّیْث سَمَرقَنْدی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی ''تَنبِیہُ الْغافِلِین'' میں نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا یَحیٰی بن سُلَیم رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً میں ایک نیک شَخْص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خُراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل وعیال سے اپنی

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، **اللہ** عزَّوجلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے عُلَمائے مکّۂ مکرّمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے کہا: ''ہم اُمّید کرتے ہیں کہ وہ خُراسانی جنّتی ہوگا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جاکر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔'' اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جاکر ان عُلَماء کرام کو بتایا، انہوں نے ''**اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن**'' پڑھ کر کہا: ''ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنّتی نہ ہو،'' تم یَمَن چلے جاؤ وہاں بُرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہُنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فُلاں جگہ دَفْن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی اَمانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بَہُت نیک آدَمی تھا تو یہاں پہُنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رِشتے دار خُراسان میں تھے جن سے میں نے قَطْعِ تعلّق (یعنی رِشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۷۲ مُلَخَّصاً)

کن رِشتے داروں سے صِلَہ واجِب ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 558 تا 559 پر ہے: **جن** رِشتے والوں کے

ساتھ صِلَہ (رِحْم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحْرَم** ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مُراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قولِ دُوُم ہے، **اَحادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بِلا قید) ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحْم مَحْرَم کا، (یعنی وہ رِشتے دار جن سے نَسبی رِشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدْرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

’’ذُو رِحْم مَحْرَم‘‘ اور ’’ذُو رِحْم‘‘ سے مُراد؟

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت 83 **وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی** ’’ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں سے۔‘‘ کے تحت ’’تفسیرِ نعیمی‘‘ میں لکھتے ہیں: اور **قُربٰی** بمعنی قَرابَت ہے یعنی اپنے اہلِ قَرابَت کے ساتھ اِحسان کرو، چونکہ اہلِ قَرابَت کا رِشتہ ماں باپ کے ذَرِیْعے سے ہوتا ہے اور ان کا اِحسان بھی ماں باپ کے مقابلے میں کم ہے اِس لیے ان کا حق بھی ماں باپ کے بعد ہے، اس جگہ بھی چند ہدایتیں ہیں: **پہلی**

ہدایت: **ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رِشتہ بذریعے ماں باپ کے ہو جسے ''ذِی رِحم'' بھی کہتے ہیں، یہ تین طرح کے ہیں: **ایک** باپ کے قَرابَت دار جیسے دادا، دادی، چچا، پُھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ، اَخیافی (یعنی جن کا باپ الگ الگ ہو اور ماں ایک ہو ایسے بھائی اور بہن کا) بھائی وغیرہ، **تیسرے** دونوں کے قَرابَت دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ ان میں سے جس کا رِشتہ قوی ہوگا اس کا حق مُقَدَّم۔ **دوسری ہدایت:** اہلِ قَرابَت دو قسم کے ہیں **ایک** وہ جن سے نکاح حرام ہے، انہیں ذِی رِحم مَحْرَم (یعنی ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) کہتے ہیں، جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ۔ ضَرورت کے وَقْت ان کی خدمت کرنا فرض ہے نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔ **دوسرے** وہ جن سے نکاح حلال جیسے خالہ، ماموں چچا کی اَولاد ان کے ساتھ اِحسان و سُلوک کرنا سُنّتِ مُؤکّدہ ہے اور بَہُت ثواب لیکن ہر قَرابَت دار بلکہ سارے مسلمانوں سے اچّھے اَخلاق کے ساتھ پیش آنا ضَروری اور ان کو اِیذاء پہنچانی حرام۔ (تفسیر عزیزی) **تیسری ہدایت:** سُسرالی دور کے رِشتے دار ذِی رِحم نہیں، ہاں ان میں سے بعض مَحْرَم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں، بعض مَحْرَم بھی نہیں، ان کے بھی حُقُوق ہیں یہاں تک کہ پڑوسی کے بھی حق ہیں مگر یہ لوگ اس آیت میں داخِل نہیں کیونکہ یہاں رِحْمی اور رِشتے والے مُراد

ہیں۔ (تفسیرِ نعیمی ج۱ص ٤٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”حُسنِ سُلوک“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحْمی کے 7 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”**بہارِ شریعت**“ جلد 3 صَفْحَہ 559 تا 560 پر سے ”**حُسنِ سُلوک**“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات **مَدَنی پھول** قَبول فرمایئے:

﴾1﴿ کس رِشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

اَحادیث میں مُطْلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذوِی الْقُربٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح صِلَۂ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحْم مَحْرَم کا، (یعنی وہ رِشتے دار جن سے نَسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالمُحتار ج۹ ص٦٧٨)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تروہ ہوگا جس نے دنیامیں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔(ترمذی)

﴿2﴾ رِشتے دار سے سُلوک کی صورتیں

صِلَۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سلوک) کی مختلف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطْف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ج ۱ ص ۳۲۳)

﴿3﴾ پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رِشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے)

﴿4﴾ پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بَمَنزِلہ باپ کے ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثْل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مِثْل ہوتا ہے) سے بھی یِہی مُسْتَفاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ ان کے علاوہ

اَوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہَدِیّہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کِفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

5 کس کس رِشتے دار سے کب کب ملے

رِشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وعلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اس سے مَحَبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقْرِبا (یعنی قَرابَت داروں) سے جُمُعہ جُمُعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (دُرَر، ج۱ ص ۳۲۳)

6 رِشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا قَطْعِ رِحْم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (ایضاً) (یاد رہے! صِلَۂ رِحْم واجِب ہے اور قَطْعِ رِحْم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

7 صِلَۂ رِحْم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحْمی (رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامِل دَرَجے کا رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم

سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعْتِنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُسنِ ظَن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت توجُّہ کے قابل ہیں، بالخصوص ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں ''اَدلے بَدلے'' کا ذِکر ہے اس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عموماً یہی ''اَدلا بَدلا'' ہورہا ہے۔ ایک رِشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ اَفراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم اَفراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کردیتا ہے اور یوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گُمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہوگیا ہوگا، بھول گیا ہوگا، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اس کے لئے دشوار ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں **حُسنِ ظَن** رکھ کر ثواب کمانا اور جنَّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔ چُنانچِہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ

حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔ یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت سے ہے۔ (ابوداوٗد ج٤ ص٣٨٨ حدیث ٤٩٩٣)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان **اِس حدیثِ پاک** کے مختلف مَطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچّھا گُمان کرنا، ان پر **بدگُمانی** نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک **عبادت** ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح ج٦ ص٦٢١)

جنّت کا مَحَل اس کو ملے گا جو...

بِالفرض ہمارا رِشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا بلکہ اس نے کُھلَّم کُھلّا ہمارے ساتھ بدسُلوکی کی تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں، **حضرتِ** سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اِس پر ظُلْم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اِسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اِس سے قَطْعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج٣ ص١٢ حدیث ٣٢١٥)

دشمنی چھپانے والے رِشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل ترین ہے

بَہَرحال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ "**مُسندِ اِمام اَحمدبن حَنْبل**" کی حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَفْضَلَ

اَلصَّدَقَۃِ الصَّدَقَۃُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ۔ یعنی بے شک افضل ترین صَدقہ وہ ہے جو دشمنی چُھپانے والے رِشتے دار پر کیا جائے۔ (مُسندِ اِمام احمدبن حنبل ج۹ ص۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹)

رِشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار و مہاجر اور بَدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسْطَح رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کا آپ خرچ اٹھاتے تھے ان سے سخت رنج پہنچا اور وہ یہ کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقَت کی تھی، اِس پر آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اورقسم نہ کھائیں وہ جوتم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مغفرت

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

کرے اور میں مِسْطَح (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی موقوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچِہ آپ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) نے اس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قَسَم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اُس کام کو کرے اور قَسَم کا کفارہ دے، حدیثِ صحیح میں یِہی وارِد ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اس سے آپ کی عُلُوِّ شان و مَرتَبَت (یعنی رُتبے کی عَظَمت) ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے آپ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) کو (آیتِ قراٰنی میں) اُولُو الْفَضْل (یعنی فضیلت والا ارشاد) فرمایا۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ٥٦٣)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا
مقامِ خوابِ راحت چَین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفِردَوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

١٦ محرم الحرام ١٤٣٦ھ
10-11-2014

بیان: 8

بسنت میلا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ رسالہ (24 صَفْحات) مکمّل پڑھ کر خود کو اور دوسرے مسلمانوں کو عذابِ الٰہی سے بچانے کی تدابیر کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پَروَرْدَگار، شَفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ نُور بار ہے: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔“ (فِردَوسُ الاخبار ج ۱ ص ۴۲۲ حدیث ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَسَنْت مِیلا (مے۔لا)

جوں ہی سردی کا زور ٹوٹتا اور (فروری میں) **موسمِ بہار** کی آمد ہوتی ہے مرکزُ الاولیاء لاہور، سردار آباد (فیصل آباد)، راولپنڈی، گوجرانوالہ اور پاکستان کے کئی چھوٹے بڑے شہروں میں ”**بَسَنْت**“ کے نام پر ناچ رنگ کی محفلیں سجائی جاتیں، شرابیں پی جاتیں اور خوب **پتنگ بازی**

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کے مِیلے سجائے جاتے ہیں جس میں ہمارے بے شُمار مسلمان بھائی نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر بے تحاشہ گناہ کرتے اور کروڑوں روپے ہوا میں اُڑا دیتے ہیں، عُمُوماً یہ سلسلہ مارچ کے آخر تک جاری رہتا ہے۔

بَسَنْت مِیلا ایک گستاخِ رسول کی یاد گار ہے!

میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ ''بَسَنْت مِیلے'' کا آغاز کیوں اور کیسے ہوا؟ دل پر ہاتھ رکھ کر سنئے کہ **یہ ایک گستاخِ رسول کی یادگار ہے!** جی ہاں تقسیمِ ہند سے بھی کافی پہلے سیالکوٹ کے ایک غیر مسلم نے ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور شہزادیِ کونین سیِّدَتُنا **بی بی فاطمہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شانِ عَظَمت نشان میں **مَعَاذَاللہ** گستاخی کی، عاشِقانِ رسول بے قرار ہو گئے جو کہ ایک فطری اَمْر تھا، مُجرِم گرفتار کر لیا گیا اور اُسے مرکزُ الاولیاء لاہور لا کر کورٹ میں مُجرِموں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے **سزائے موت** سنا دی گئی، اور پھر اُس گستاخِ رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا گیا۔ اُس کی موت پر غیر مسلموں میں صَفِ ماتم بچھ گئی! ان کے ایک رئیس نے اُس گستاخِ رسول کے ''یومِ ہلاکت'' کی یاد تازہ رکھنے کیلئے موسمِ بہار ''**بَسَنْت مِیلے**'' کی بنیاد رکھی اور پھر ہر سال مِیلا (مے۔لا) منایا جانے لگا[1]۔۔۔ صد کروڑ افسوس! کہ نَفْس وشیطان کی چال میں آ کر کچھ مسلمان بھی اِس کی طرف مائل ہو گئے، بَسَنْت مِیلا (مے۔لا) جاری

---

[1]: Punjab under the later Mughals ص ۲۷۹ مطبوعہ لاہور، روزنامہ نوائے وقت 4 فروری 1994ء بالتصرف

کرنے والے تو کبھی کے مر کھپ کر مِٹّی میں مل گئے مگر اپنی یقینی اور اٹل موت سے غافِل مسلمانوں نے اِس مِیلے کو جاری رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا، بِالآخر وہ بھی موت کا جام غٹ غٹا کر اندھیری قبْر کی سیڑھی اُتر گئے مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! بَسَنْت مِیلے کا گناہوں بھرا سلسلہ اب بھی ہمارے مسلمان بھائیوں میں اپنی تمام تر ہلاکت سامانیوں کے ساتھ خوب نُحوستیں لٹا رہا ہے۔

پتنگ اُڑانے، پیچ لڑانے، پتنگ اور ڈور لوٹنے اور بیچنے کا شَرْعی حکم

''بَسَنْت مِیلے'' میں **پتنگ** اور ڈور بیچنے، خریدنے، اُڑانے، پیچ لڑانے اور کٹی ہوئی پتنگ لُوٹنے کو دُنیا دی حیثیّت حاصِل ہوتی ہے، یقیناً یہ کام **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنے والے نہیں ہیں۔ **فتاوٰی رضویہ** جلد 24 صَفْحَہ 660 پر ہے: کَنْکَیّا (کَنْ۔کَیّا۔ یعنی پتنگ) لُوٹنا حرام، اور خود آ کر گر جائے تو اُسے پھاڑ ڈالے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مِسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صَرْف (یعنی کوئی جائز استِعمال) کرلے، اور خود مِسکین ہو تو اپنے صَرْف (یعنی استِعمال) میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فُلاں مُسْلِم کی ہے اور وہ اس تصدُّق یا اس مسکین کے اپنے صَرْف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کَنْکَیّا (یعنی پتنگ) کا مُعاوَضہ بہر حال کچھ نہیں۔ (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ مزید لکھتے ہیں:) کَنْکَیّا (یعنی پتنگ) اُڑانا مَنْع ہے اور لڑانا گناہ۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۶۰) جبکہ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 659 پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: کَنْکَیّا (یعنی پتنگ) اُڑانے میں وَقْت (اور) مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے، یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیّا (یعنی پتنگ)،

ڈَور بیچنا بھی مَنْع ہے۔ (ایضاً ص ۶۵۹)

سُوال: آج کل پتنگ کی ڈور لُوٹنے کا عُرف جاری ہے، لٰہذا کیا اب لوٹنے کی اجازت نہیں سمجھی جائے گی؟

جواب: اجازت نہیں سمجھی جائے گی، ہر عُرف جائز نہیں ہوا کرتا۔ مالِک خاموش اس لیے ہو جاتا ہے کہ پتنگ یا ڈَور لُوٹنے کا عام رَواج ہو چلا مگر اس طرح اپنا مال جانے پر دل سے راضی کون ہوسکتا ہے! اس کا بس چلے تو وہ خود ہی دوڑ کر اپنی کٹی پتنگ پکڑ لے، کسی کو بھی اپنی پتنگ نہ لُوٹنے دے، کبھی کبھار اپنی کٹی ہوئی پتنگ قریب گرنے پر خود لوٹنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ نیز پتنگ کٹ جانے کے بعد اپنی ڈَور جلدی جلدی کھینچتے اِسی لئے ہیں کہ لُوٹنے والوں کے ہاتھ نہ آئے یا لٹیرے کے ہاتھ سے جتنی بچائی جاسکتی ہے بچالی جائے۔ اس کو یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی ڈاکو کسی کو لوٹ رہا ہو اور لٹنے والا اندر کی جیبوں کو چھپا کر یا کسی دوسرے طریقے سے بچانے کی کوشش کر رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیّہ رقم کے لٹنے پر وہ راضی ہے۔

پتنگ بازی کے دُنْیوی و مالی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتوے میں جو پتنگ پھاڑ دینے کا ذِکْر ہے یہ وہاں کیلئے ہے جہاں لڑائی جھگڑے کا اندیشہ نہ ہو، اگر فساد یا بُغْض و عناد پیدا ہونے کی صورت ہو تو فِتنے سے بچنے کی صورت اختِیار کرے۔ بَہَر حال پتنگ بازی کرنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس سے توبہ کر کے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی

کرلیں۔ پتنگ بازی میں اُخْرَوی (اُخْ۔رَوی) نقصان تو ہے ہی، اِس میں دُنْیوی (دُن۔یَوی) طور پر بھی ہلاکت کا سامان ہے۔ کئی پتنگ باز دھاتی (یعنی مَیٹل کی) ڈَور استِعمال کرتے ہیں، دھاتی ڈور والی پتنگ کٹ کر بسا اوقات برقی تاروں سے جا ٹکراتی ہے اور پھر اِس سے بجلی کے ٹرانسفارمرز اور دیگر آلات کی تباہی مچ جاتی ہے اور ایک ہی دن میں کروڑوں روپیوں کا نقصان ہوجاتا ہے، کئی کئی گھنٹوں کیلئے عَلاقے تاریکی میں ڈوب جاتے ہیں، اَسپتالوں میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے نازُک آپریشنوں میں رُکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں، موٹریں نہ چلنے کی وجہ سے پانی کی قِلّت (یعنی تنگی) ہوجاتی ہے، بجلی کی بار بار ٹرِپنگ (یعنی آنے جانے) سے گھریلو الیکٹرانک اشیاء اور کارخانوں وغیرہ کی صَنْعتوں کو پہنچنے والے نقصانات کا حَتْمی اندازہ لگانا تو مشکل ہے البتّہ ایک سروے کے مُطابق 2003ء میں پتنگ کی دھاتی ڈَور کی وجہ سے صرف مرکزُ الاولیاء لاہور میں بجلی فراہم کرنے والے ادارے لیسکو (Lesco) کو **اڑھائی اَرَب روپے** کا نقصان اٹھانا پڑا تھا!

پتنگ بازی سے ہونے والے جانی نقصانات

پتنگ بازی سے مالی نقصانات کے ساتھ ساتھ جانی نقصانات بھی ہوتے ہیں، دھاتی ڈور اگر بجلی کی تار سے چُھو جائے تو پتنگ اُڑانے والا یا پھر اس کو لُوٹنے والا بسا اوقات **موت کے منہ** میں چلا جاتا ہے۔ اِس ضِمْن میں معمولی تبدیلی کے ساتھ بعض لرزہ خیز اخباری خبریں مُلاحَظہ ہوں: ❁ 2004ء میں مرکزُ الاولیاء لاہور کے ''عبدُ الکریم'' روڈ پر

اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ایک سیلز مین نے ایک کٹی پتنگ پکڑنے کے لیے پتنگ کی دھاتی تار کا سِرا تھاما ہی تھا کہ دوسرے سرے پر بندھی پتنگ ہائی وولٹیج تاروں پر جا گری اور وہ سیلز مین کرنٹ کا شدید جھٹکا لگنے سے فوت ہوگیا ❁ اسی طرح لاہور ہی میں ایک بیس سالہ نوجوان دھاتی تار والی پتنگ پکڑتے ہوئے کرنٹ لگنے سے اِنتِقال کر گیا ❁ تاجپورہ سکیم میں گیارہ سالہ بچّے کی ماں اپنے اِکلوتے بیٹے کے لیے عید کے کپڑے خریدنے گئی ہوئی تھی اور اِدھر وہ چھت پر کھیل رہا تھا کہ ایک کٹی پتنگ اپنی دھاتی تار سمیت اُس پر آ گری اور وہ کرنٹ لگنے سے دم توڑ گیا ❁ دھاتی ڈور کا ایک اور شکار بادامی باغ (مرکز الاولیاء لاہور) کا 30 سالہ شخص بنا جو عید سے ایک روز قبل اتوار کو ایک کٹی پتنگ کی لٹکتی ہوئی دھاتی تار میں اُلجھ کر کرنٹ لگنے سے وفات پا گیا۔ (بی بی سی اردو نیوز آن لائن، فروری ۲۰۰۴ء)

پتنگ کی کیمیکل والی ڈَور کی تباہ کاریاں

کیمیکل والی ڈور کے استِعمال سے نہ صِرف پتنگ باز کی اُنگلیاں زخمی ہوتی رہتی ہیں بلکہ پتنگ کٹنے کے بعد یِہی ڈور جب کسی موٹر سائیکل سُوار یا موٹر سائیکل کی ٹنکی پر بیٹھے ہوئے بچّے کے گلے پر پِھر جائے تو تیز چُھری کی طرح پلک جھپکتے میں اُسے ذَبح کر ڈالتی ہے۔ مختلف اَخبارات سے لئے گئے ایسے ہی 9 عبرت ناک واقِعات معمولی سی تبدیلی کے ساتھ مُلاحَظہ کیجئے:

❁ **لاہور:** 14 سالہ طالبِ عِلم ندیم حسین شام کو ٹیوشن پڑھ کر موٹر سائیکل پر گھر واپَس آ رہا تھا، گردن پر کٹی پتنگ کی ڈَور پِھر جانے سے اُس کی شہ رگ کٹ گئی، اِس سے پہلے

Go To Index

کہ کوئی مدد کو آتا وہ ''کلمہ چوک'' کے قریب دم توڑ چکا تھا۔ لاش جب گھر پہنچی تو کُہرام مچ گیا۔ وہ میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا، اُس کی بہنیں جنہوں نے اس کے تابناک مستقبِل کے حوالے سے کئی خواب دیکھ رکھے تھے، اس کی کتابیں ہاتھ میں لئے بے بسی سے آنسو بہاتی رہیں اور اُدھیڑ عمر ماں لاش سے لپٹ کر دیر تک روتی رہی ۞ **مکّھن پورہ** (مرکز الاولیاء لاہور) کا ایک رہائشی اپنی اہلیہ اور تین سالہ بیٹے فہیم کے ساتھ موٹر سائیکل پر سُوار ہو کر سُسرال جا رہا تھا کہ مُزَنگ کے قریب فہیم یکا یک خون میں لت پت ہو گیا! دونوں میاں بیوی وَحشت سے چیخ وپکار کرنے لگے، جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ڈَور بچّے کی شہ رگ کاٹ چکی ہے، چند لمحوں کے اندر اندر ننّھے مُنّے فہیم نے باپ کی گود میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ (نوائے وقت) ۞ **شاد باغ** کا ایک نوجوان علی موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ اُس کے گلے میں پتنگ کی دھاتی تار پھر گئی۔ (جنگ) ۞ **فیروز پور روڈ** پر ایک موٹر سائیکل سوار سکندر اکرام کی گردن ڈَور کی زد میں آ کر کٹ گئی۔ (نوائے وقت) ۞ (مرکز الاولیاء) **لاہور** کے عَلاقہ شاد باغ کا نوجوان محمد علی موٹر سائیکل پر جا رہا تھا یکا یک ایک کٹی پتنگ کی شیشے کا مانجھا لگی ڈَور اُس کی گردن کو کاٹ گئی اور وہ سڑک کے کنارے تڑپ تڑپ کر دم توڑ گیا ۞ 14 اگست 2006ء میں سوموار کی سہ پہر تین سالہ خدیجہ یوسف اپنے والد محمد یوسف کے ساتھ موٹر سائیکل پر علّامہ اقبال روڈ سے گزر رہی تھی کہ پتنگ کی ڈَور اس کے گلے پر پھرنے سے اس کے گلے کی رگ کٹ گئی اور خون بہنے لگا، بچّی کے والد اسے شالامار اسپتال لے گئے جہاں

ڈاکٹروں نے اس کے انتِقال کی تصدیق کر دی۔ بچّی اسلامیہ پارک کی رہنے والی تھی۔(بی بی سی اردو 14 اگست ۲۰۰۶ء) ❁ (مرکزالاولیاء) **لاہور**: اندرونِ شہر کا رہائشی شخص اپنے ڈیڑھ سالہ بچّے عبدالرحمٰن کو اپنی موٹر سائیکل پر بٹھا کر لے جا رہا تھا کہ اچانک ڈور اس کے بچّے کی گردن پر گری، بچّے کے والِد کا کہنا ہے: مجھے اچانک بچّے کے رونے کی آواز آئی اور وہ میری گود میں تڑپنے لگا، اُس کی گردن خون سے بھر گئی۔ میں اُسے اَسپتال لے گیا لیکن وہ جاں بَر نہ ہوسکا۔(بی بی سی اردو ۵ جون ۲۰۰۶ء) ❁ 2006ء میں اتوار کے دن (مرکزالاولیاء) **لاہور میں** فیروز پور روڈ اِچھرہ کی سڑک پر کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور دس سالہ بچّی اقصیٰ کے گلے پر پھر گئی جو اپنے والِد کے ساتھ موٹر سائیکل پر آگے بیٹھی ہوئی تھی۔ اَقصیٰ کے والِد نے خون میں لت پت بچّی کو اَسپتال پہنچایا لیکن وہ بچ نہ سکی کیونکہ ڈاکٹروں کے مطابِق اس کی شہ رگ گہرائی سے کٹ گئی تھی اور بَہُت خون بہ چکا تھا، وہ اپنے ماں باپ کی اِکلوتی بیٹی تھی۔(بی بی سی اردو) ❁ جنوری 2013ء میں کراچی کے وَسطی عَلاقے ناظِم آباد میں 7 سال کی بچّی والد کے ساتھ موٹر سائیکل پر گزر رہی تھی کہ پتنگ کی ڈور اُس کے گلے پر پھر گئی جس کے نتیجہ میں بچّی شدید زخمی ہوگئی۔ بچّی کو تشویشناک حالت میں اَسپتال منتقل کیا گیا لیکن خون زیادہ بہ جانے کے باعث وہ جانبر نہ ہوسکی۔ (جنگ آن لائن ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ء)

پتنگ لُوٹنے کے دَوران ہونے والی ہلاکتیں

اِسی طرح چند روپے کی پتنگ لوٹنے کے لئے لڑکے بالے ہاتھوں میں لمبی لمبی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنَّت کا راستہ چھوڑ دیا۔(طبرانی)

چَھڑ یاں اور بانس لئے سڑکوں پر دیوانہ وار پھر رہے ہوتے ہیں، جونہی کوئی کٹی **پتنگ** دکھائی دیتی ہے ان پر ایک جُنُون سا طاری ہوجاتا ہے تیز رفتار ٹریفک کی پرواہ کئے بِغیر **پتنگ** کے پیچھے لپکتے ہیں، کئی بچّے اور نوجوان اِس دَوران گاڑیوں سے ٹکرا کر شدید زخمی ہوجاتے ہیں بعض اوقات تو کچل کر فوت بھی ہوجاتے ہیں۔ بعض لوگ چھتوں پر **پتنگ** لُوٹنے کی کوشش میں کئی کئی منزِلہ عمارتوں سے زمین پر جا گرتے اور اپنے ہاتھ پاؤں تُڑوا لیتے ہیں اور کئی موت کے مُنہ میں چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اخباری رپورٹ کے مطابِق ۞ 27 جنوری 2004ء کو شادی میں شرکت کے لیے اپنے والد کے ساتھ راولپنڈی سے لاہور آنے والا آٹھ سالہ بچّہ آہنی راڈ کے ذریعے بجلی کی تاروں سے لپٹی **پتنگ** اُتارتے ہوئے کرنٹ لگنے سے فوت ہوگیا ۞ 2006ء میں چوہنگ کے رہائشی محنت کش کا 7 سالہ بیٹا جو دوسری جماعت کا طالبِ عِلم تھا **پتنگ** کی طرف لپکا اور چھت سے گر گیا اور بری طرح زخمی ہوگیا اور اسپتال میں دم توڑ گیا۔ جب لاش گھر پہنچی تو ماں پر غشی طاری ہوگئی ۞ نوشہرہ روڈ پر 15 سالہ نوجوان **پتنگ بازی** کرتے ہوئے مکان کی چھت سے گرا اور موقع پر ہی فوت ہوگیا ۞ 22 مارچ 2006 کو (مرکز الاولیاء) لاہور میں ایک بچّہ **پتنگ** لوٹتے ہوئے ٹرین کے نیچے آ کر انتِقال کر گیا۔ (بی بی سی اردو آن لائن بتغیر قلیل)

ایک دل ہلا دینے والا واقعہ

جہلم (پنجاب، پاکستان) میں واقِع ایک گھر کی چھت سے بجلی کے تار بمشکِل دو یا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلٰی)

تین فُٹ کے فاصلے پر ہوں گے، ان تاروں میں ایک **پتنگ** اَٹکی ہوئی تھی، دو۲ بچّے چھت کی مُنڈَیر پر کھڑے ہوکر اُس پتنگ کے حُصُول کی کوشش کر رہے تھے مگر ان کا ہاتھ چھوٹا تھا اور فاصِلہ زیادہ، دونوں نے مشورہ کیا اور چھوٹے بچّے نے بڑے کی ٹانگیں مضبوطی سے پکڑ لیں اور بڑا کچھ آگے ہوکر مُنڈَیر پر لٹک گیا جونہی اُس نے پتنگ لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا، اُس کا ہاتھ بجلی کی ننگی تار پر جا پڑا، روشنی کا ایک جَھماکا ہوا پھر گوشت جلنے کی بُو آنے لگی، چھوٹا بچّہ ایک جھٹکے سے گرا، اُٹھا اور تیزی سے نیچے بھاگا، جتنی دیر میں گھر والے اُوپر پہنچے، تاروں میں جُھولتا بچّہ جل کر کباب ہو چکا تھا۔

6 برس میں پتنگ بازی سے 825 اَموات

ایک سَروے کے مطابِق 2000ء سے 2006ء تک صِرف چھ سال کے عرصے میں 825 اَفراد اس **پتنگ بازی** کی وجہ سے فوت، سینکڑوں زخمی اور کئی اَفراد عُمر بھر کے لئے معذور ہو گئے۔ 17 مارچ 2008ء میں ایک اخبار میں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی کہ کامونکی میں پتنگ بازی کرتے ہوئے 9 بچّے چھت سے گرے اور شدید زخمی ہوئے جن کو اَسپتال میں داخِل کرا دیا گیا۔ اِس طرح کے کئی واقِعات کی وجہ سے چند سال سے **بَسَنْت میلے** اور **پتنگ بازی** پر قانونی طور پر پابندی لگا دی گئی ہے جو تادمِ تحریر برقرار ہے۔

2013ء میں پابندی کے باوُجود مختلف شہروں میں ہونے والی اموات

2013ء میں قانوناً پابندی کے باوُجود بعض شہروں میں **بَسَنْت** منائی گئی،

اخبارات کے مُطابِق حُکومتی پابندیوں کے باوُجُود مختلف علاقوں میں **پتنگ بازی** کے دَوران چھت سے گرنے، دھاتی ڈَور پھرنے اور ہوائی فائرنگ سے 3 بچّے **فوت** اورایک لڑکی سمیت 44افراد شدید زخمی ہو گئے۔ راولپنڈی شہر میں جُمُعہ کے روز **بَسَنْت** کے موقع پر **پتنگ** کی کیمیکل لگی ڈور، ہوائی فائرنگ، دھینگا مُشتی (یعنی ہُلّڑ بازی) اورچھت سے گر کر 3 بچّے فوت اورتقریباً 40 اَفراد شدید زخمی ہوگئے ❁ ایک بچّی سر میں گولی لگنے سے زندگی و موت کی کشمکش میں مبتَلا جبکہ ❁ دھاتی ڈَور کے کرنٹ سےایک بچّہ قَومے میں چلا گیا ❁ کئی گھروں میں صَفِ ماتم بچھ گئی۔ یہ سلسلہ سارا دن اور ساری رات جاری رہا، پورا شہر ہوائی فائرنگ سے گونجتا رہا ❁ (مرکزالاولیاء) **لاہور** میں شادباغ کے عَلاقے میں 18 سالہ نوجوان **پتنگ بازی** کرتے ہوئے چھت سے نیچے گر کر شدید زخمی ہو گیا ❁ ایک نوجوان چھت پر **پتنگ بازی** کر رہا تھا اِس دوران پاؤں پھسل جانے کے باعث وہ نیچے گر کر شدید زخمی ہوگیا۔اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے ❁ **کامونکی** میں دھاتی ڈَور پھرنے سے کمسن بچّے سمیت تین افراد شدید زخمی ہو گئے ❁ **پتنگ بازی** کے نتیجے میں ''غَلّہ منڈی'' کا سات سالہ بچّہ، رسول نگر کا نوجوان، دَرویش پورہ کا ایک نوجوان اور پُرانی آبادی کا ایک نوجوان شدید زخمی ہو گئے ❁ **پتنگ بازی** کے دَوران ''راولپنڈی'' میں ہوائی فائرنگ سے 12 سالہ لڑکی شدید زخمی ہوگئی ❁ ادھر ''گوجرانوالہ'' میں پابندی کے باوُجُود دھاتی ڈَور گلے میں اورمُنہ پر پِھرنے کے باعث کمسِن بچّے سمیت دو۲ افراد شدید زخمی ہو گئے ❁ سیٹلائٹ

ٹاؤن کا عدیل اپنے تین سالہ بیٹے کے ہمراہ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا نوشہرہ روڈ کے قریب کمسِن بچّے کے گلے میں اچانک پتنگ کی دھاتی ڈور پھِر گئی جس کے نتیجے میں شدید زخمی ہو گیا ❁ علاوہ ازیں شاہین آباد میں موٹر سائیکل پر جانے والے عبدُاللّطیف کے چِہرے پر **پتنگ** کی ڈور پھر گئی جسے مقامی اَسپتال میں لے جایا گیا ❁ قانونی پابندی کے باوُجُود گزَشتہ روز شہریوں نے مختلف عَلاقوں میں پتنگ بازی کر کے قانونی پابندیوں کو ہوا میں اُڑا دیا ❁ راولپنڈی پولیس نے پتنگ بازوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے دَوران 30 سے زائد افراد کو گرفتار کر کے پتنگیں اور ڈَوریں برآمد کر لیں جن میں کیمیکل والی ڈور بھی شامل ہے۔

(نوائے وقت آن لائن 9 مارچ 2013ء بالتصرف)

ہوائی فائرنگ سے ہلاکتیں

بَسَنْت میں وقفے وقفے سے ہوائی فائرنگ کا بھی سلسلہ رہتا ہے جس سے دل کے مریض، چھوٹے بچے اور گھریلو خواتین سہم جاتی ہیں۔ بندوق سے نکلی ہوئی گولی بعض اوقات کسی کو جا لگتی ہے جس سے وہ زخمی ہو جاتا ہے یا پھر جان سے جاتا ہے، چُنانچہ ایک اخباری اِطّلاع کے مُطابِق (مرکزالاولیاء) **لاہور** میں فروری 2007ء میں بَسَنْت کے موقع پر **تین بچّے** گولی لگنے سے فوت ہو گئے۔ (بی بی سی اردو آن لائن 25 فروری 2007ء)

بَسَنْت مِیلے کی نُحوستیں

اسلام اور مسلمانوں کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والے **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ** تعالٰی

آپ پر رَحم فرمائے! یقیناً یہ واقِعات نہایت افسوس ناک ہیں، **بَسَنْت** کے مِیلے کے باعِث کئی گھروں میں صَفِ ماتم بچھ جاتی ہے، اَسپتال زخمیوں سے بھر جاتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے موٹر سائیکل سُواروں کے گلے کٹ جاتے ہیں، کتنے ہی بچّے اور نوجوان بجلی کی تاروں اور کھمبوں سے لٹک کر لقمۂ اَجَل بن جاتے ہیں، گھروں کی چھتوں سے گر کر معذور ہو جانے والوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں، صد کروڑ افسوس! اجتماعی طور پر ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کر کے اپنے آپ کو عذابِ نار کا حقدار بنایا جاتا ہے، آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں، پڑوسیوں کو تنگ کیا جاتا ہے، نمازیں ضائع کی جاتی ہیں، مالِ فُضول اُڑایا جاتا ہے، اپنا انمول وَقْت گناہوں میں گزارا جاتا ہے، **بَسَنْت** اس طرح کی بَہُت ساری نُحوستیں لٹاتی ہے۔ کیا کوئی حقیقی عاشقِ رسول ''بَسَنْت'' کی تائید کر سکتا ہے؟ نہیں نہیں اور ہر گز نہیں۔ تاشے باجے بجانا، **پتنگ بازی** کرنا وغیرہ لَھْو ولَعِب میں داخِل ہے اور قراٰنِ کریم میں اِس کی مُمانَعَت کی گئی ہے چُنانچِہ پارہ 21 **سُوْرَۃُ لُقْمٰن** آیت نمبر 6 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًاؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ(۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہَادِی

اِس آیت کے تَحْت لکھتے ہیں: لَہْو یعنی کھیل ہر اُس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ (خزائن العرفان) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس آیت کے تَحْت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ باجے، تاش، شراب بلکہ تمام کھیل کُود کے آلات بیچنا بھی مَنْع ہیں اور خریدنا بھی ناجائز کیونکہ یہ آیت ان خریداروں کی بُرائی میں اُتری۔ اسی طرح ناجائز ناول، گندے رسالے، سینما کے ٹکٹ، تماشے وغیرہ کے اسباب سب کی خرید و فروخت مَنْع ہے کہ یہ تمام ''**لَھْوَ الْحَدِیْث**'' (یعنی کھیل کی بات) ہیں۔ (نور العرفان)

مُوسیقی کی کان پھاڑ آواز

بَسَنْت مِیلے میں رات ہی سے کان پھاڑ آواز میں جدید ترین ساؤنڈ سسٹم کے ذَرِیْعے بڑے بڑے اسپیکروں پر بے ہنگم **مُوسیقی** بجائی جاتی اور بے ہودہ بسنتی گانوں سے مَحَلّے اور بازار گونجنے لگتے ہیں بالخصوص ننھے ننھے بچّوں، عُمْر رسیدہ بُزرگوں، بستر پر سسکتے مریضوں کی رات کی نیند اور دن کا سکون برباد کیا جاتا ہے۔ مُوسیقی سننا سنانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابن عابِدین **شامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: (لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، (نیز آلاتِ موسیقی جیسا کہ) سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رَباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگُل بجانا مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار (یعنی طور طریقے) ہیں، بانسری اور دیگر سازوں کا سننا

بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۵۱) بیان کردہ کیفیّت میں مریضوں وغیرہ کی ایذا رسانی کا بھی سامان ہے اور اگر معلوم ہونے کے باوُجود مُوسیقی سے کسی کو ایذا پہنچائی تو یہ بھی گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبَرانی شریف کے حوالے سے نَقل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ۔ (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرْعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (مُعْجَم اَوْسَط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والوں کے بارے میں پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مسجِد کے قریب ٹرالر پر دھما چوکڑیاں

بَسَنْت کے موقع پر مرکزالاولیاء (لاہور) میں ایک سال ایک تجارَتی کمپنی نے شہر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

میں جابجا ''ٹرالر'' کھڑے کردیئے جن پر لڑکے اور لڑکیاں گانوں کی دُھنوں پر بے ہُودہ قسم کا ڈانس کرتے تھے۔ ماڈل ٹاؤن میں بھی اِسی کمپنی کا ٹرک (TRUCK) مسجِد سے تقریباً 20 فُٹ کے فاصلے پر کھڑا کردیا گیا۔ اذان اور نَماز کے اوقات میں بھی یہ لوگ ناچ گانے میں بدمست رہے۔ اسپیکروں کی کان پھاڑ آوازوں، شَرْمناک گانوں، بے ڈھنگے ناچ نخروں اور اُودھم بازیوں سے بیزار ہو کر مقامی لوگوں نے مُشتَعِل ہو کر اُس ٹرالر پر ہَلّہ بول دیا اور ناچ گانے کا سلسلہ زبردستی بند کروایا۔

ہلاکت کے اَسباب

مسلمانوں کی حالتِ زار پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے، دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 246 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی زندگی'' صَفْحہ 137 پر مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: سینما مسلمانوں سے آباد، کھیل تماشوں میں مسلمان آگے آگے، تیتر بازی، بٹیر بازی اور پَتَنگ بازی، مرغ بازی غرض ساری بازیاں اور ہلاکت کے سارے اَسباب مسلم قوم میں جَمْع ہیں۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۷)

لڑکیاں لڑکے مل کر ناچتے ہیں

بعض بڑے بڑے ہوٹلوں، کوٹھیوں، بنگلوں، گھروں، دفتروں کی چھتوں اور پارکوں میں بَسَنْت مِیلا منانے والی بے پردہ عورَتوں اور مَردوں کی مخلوط محفلیں سجائی جاتی

ہیں، طرح طرح کی تراش خراش والے اور نیم عُریاں لباس زیبِ تن کئے جاتے ہیں جن سے بدنگاہی کا بازار خوب گرم ہوتا اور عشق وفِسق کا طوفان کھڑا ہوجاتا ہے، شراب کے جام پر جام لُنڈھائے جاتے ہیں، مُوسیقی کی دُھنوں پر جوان لڑکے اور لڑکیاں نہایت بے حیائی کے ساتھ ناچتے گاتے ہیں۔

کالے سانپوں کے زہر کا گُھونٹ

اے **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ماننے والے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! شریعت میں شراب پینا پلانا بھی **حرام** اور ناچنا گانا بھی **حرام** ہے اور یہ سب جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ سنو! سنو! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے دنیا میں شَراب پی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **کالے سانپوں** کے زہر کا ایسا گُھونٹ پِلائے گا کہ جسے پینے سے پہلے ہی اُس کے چِہرے کا گوشت برتن میں گر جائے گا، اور جب وہ اسے پئے گا تو اُس کا گوشت اور کھال جَھڑ جائے گی جس سے دوزَخیوں کو بھی اذیَّت پہنچے گی، یاد رکھو! بے شک شراب پینے والا، بنانے اور بنوانے والا، اُٹھانے اور اُٹھوانے والا اور اِس کی کمائی کھانے والا، سب **گناہ** میں شریک ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ تو ان میں سے کسی کی کوئی نَماز قَبول فرمائے گا، نہ روزہ اور نہ ہی حج یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں، اگر بِغیر توبہ کئے مر گئے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُنہیں دنیا میں پئے ہوئے ہر گُھونٹ کے بدلے جہنَّم کی پِیپ پلائے۔ جان لو! ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر شراب **حرام** ہے۔ (جہنَّم میں لے جانے والے اعمال ج ۲ ص ۵۸۲، اَلزّواجر ج ۲ ص ۳۱۶)

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک دن میں 50بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

کفن چور نے جب قبر کھودی تو۔۔۔۔۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد 2 صَفْحہ 586 پر ایک ''کفن چور'' کی طویل **حِکایت** کا کچھ حصّہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ ایک توبہ کرنے والے **کفن چور** کا بیان ہے: میں نے کفن چُرانے کیلئے جب ایک قَبْر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میرے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مرنے والا **خِنزیر** یعنی سُور بن چکا ہے اور اُسے طَوق اور بیڑیوں سے جکڑ دیا گیا ہے! میں خوف سے تھرّا اٹھا۔۔۔ کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا! کوئی کہہ رہا تھا: ''**اِس کے عذاب کا سبب یہ ہے کہ یہ شخص شراب پیتا تھا اور توبہ کئے بغیر مرگیا۔**'' (اَلزّواجر ج۲ص۳۱۸)

کر لے توبہ رب کی رَحْمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص٦٦٧)

کھولتا ہوا مَشروب

حدیثِ پاک میں ہے کہ **شرابی** پُل صراط پر آئیں گے تو جہنَّم کے فِرِشتے انہیں اُٹھا کر **نَھْرُ الْخَبال** کی طرف لے جائیں گے، پس وہ **شراب** کے پئے ہوئے ہر گلاس کے بدلے **نَھْرُ الْخَبال** سے پئیں گے اور وہ ایسا مَشروب ہے کہ اگر اسے آسمان سے بہا دیا جائے تو اس کی حرارت (یعنی گرمی) سے تمام آسمان جل جائیں۔

(جہنَّم میں لے جانے والے اعمال ج۲ص۵۸۲، اَلزّواجر ج۲ص۳۱۶، کتاب الکبائر ص۹۶)

شراب ترک کرنے کا اِنْعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی آپ پر اور مجھ پر رَحْم کرے اور ہمیں جہنَّم کے سخت گرْم اور کھولتے ہوئے مَشْروب (DRINK) سے بچائے۔ اٰمین۔ برائے کرم! شراب نوشی سے بچ کر رہئے اگر کبھی پینے کی بھول کر بیٹھے ہیں تو سچّی توبہ کر لیجئے، جو خوفِ خدا کے سبب **شراب** چھوڑے گا اُسے جنَّت میں بھر بھر کر جام پینے کو ملیں گے، چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے، **اللہ** تَعَالٰی فرماتا ہے: "قسم ہے میری عزّت کی! میرا جو بندہ شراب کا ایک گُھونٹ بھی پیے گا، میں اُس کو اُتنی ہی پِیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا، میں اُس کو قِیامت کے دن پاکیزہ حَوضوں (یعنی جنّت کے حَوضوں) سے پلاؤں گا۔" (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ص۳۰۷حدیث ۲۲۳۷۰)

موت ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی سخت ہے

اے اللہ و رسول سے مَحَبَّت کرنے والے مسلمانو! آخِر کب تک ایک گستاخِ رسول کی یاد میں جاری ہونے والے گناہوں سے بھر پور **بَسَنْت میلے** کے ذَرِیْعے آپ خداو مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضیاں مول لیتے رہیں گے؟ گناہوں کے کیچڑ میں لت پت رہتے ہوئے اگر موت کا شکار ہو گئے تو کیا بنے گا! کبھی آپ نے نَزْع کی سختیوں پر غور فرمایا؟ کبھی روح نکلتے وقت ہونے والی تکلیفوں کے بارے میں سوچا؟ سنو! سنو! حضرتِ علّامہ امام جلالُ الدّین سُیوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے

ہیں: ''موت دنیا و آخِرت کی ہولناکیوں میں سب سے بڑھ کر خوفناک ہے، یہ آروں سے چیرنے، قینچیوں سے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالنے سے زائد (تکلیف دِہ) ہے، اگر مُردہ زندہ ہوکر موت کی سختیاں لوگوں کو بتادے تو اُن کی نیندیں اور عیش و آرام سب کچھ خَتْم ہو جاتا۔''

(شَرحُ الصُّدور ص ۳۳)

ہم چند مِنَٹ کی لذّت کی خاطِر کتنا بڑا اخطرہ مول لے رہے ہیں اِس بات کو اِس رِوایت سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**مِنھاجُ الْعابِدین**'' صَفْحہ 141 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، مَنقول ہے: ''بے شک سکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذَّتوں کے مُطابِق ہے۔'' تو جس نے زیادہ لذَّتیں اُٹھائیں اُسے نَزْع کی تکلیف بھی زیادہ ہو گی۔ (مِنھاجُ العابدِین ص ۸۵)

ہم دنیا میں کیوں پیدا کئے گئے ہیں!

اے قراٰنِ کریم کے ہر ہر حرف پر ایمان رکھنے والے پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** اپنی زندَگی کا مقصد سمجھنے کی کوشِش کیجئے، عُمرِ عزیز کے انمول ہیرے پتنگ بازی اور کھیل تماشوں پر برباد مت کیجئے۔ **خدا کی قسم!** ہمیں دُنیا میں کھیل کُود کیلئے نہیں بھیجا گیا، سنو سنو! **اللہ** تعالٰی پارہ 27 **سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت** آیت نمبر 56 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ آیت 115 میں ارشادِ الٰہی ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ الْعِرفان** میں فرماتے ہیں: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کے لئے اُٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا (یعنی بدلہ) دیں۔

(خزائن العرفان ص ٦٤٧)

پتنگ باز کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالٰی آپ پر اپنا فَضْل و کرم فرمائے، نیکیوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی دے اور بے حساب بخشے۔ اٰمین۔ ہاتھ باندھ کر عرض ہے: اگر آپ نے کبھی پتنگ بازی کی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس سے بلکہ اپنے سارے ہی گناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے، بطورِ ترغیب **ایک پتنگ باز کی توبہ** کی ''مَدَنی بہار'' مُلاحظہ کیجئے چُنانچِہ بابُ المدینہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک باردرود پڑھتا ہے **اللہ** اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر **بِالتّصرُّف** پیش کرتا ہوں: افسوس! میری پچھلی زندَگی سخت گناہوں میں گُزری، میں **پتنگ بازی** کا شوقین تھا نیز وِڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مَشاغِل میں شامِل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے **معمولات** تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفِرادی کوشِش پر میں **رَمَضانُ المبارَک** کے آخِری عَشرے میں عَلاقے کی مسجد میں **مُعْتَکِف** ہوگیا۔ مجھے بَہُت اچھے اچّھے خواب نظر آئے اور خوب سُکون ملا۔ میں نے مزید دو سال اِعْتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب **انفِرادی کوشِش** کر کے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار **سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں لے آئے۔ ایک مبلِّغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور کتّھئی چادر میں ملبوس، چِہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چِہرہ میں نے زندَگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلِّغ کے چِہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے میرا دل مَوہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں آ گیا اور اب (تادمِ تحریر) دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ) ہی میں اِعتکاف کرتا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی ہے۔ (فیضانِ سنّت ج ۱ ص ۱۳۷۹ بتغیر قلیل)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

مَست ہر دَم رہوں میں دیدے اُلفت کا جام یااللہ

بھیک دیدے غمِ مدینہ کی بہرِ شاہِ انام یااللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۴ھ

06-05-2013

بیان: 9

باحیا نوجوان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

باحیا نوجوان [1]

اگر آپ حیا کی بَرَکتیں لوٹنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ اوّل تا آخر پورا پڑھ لیجئے۔

شَفاعت کی بِشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صُبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہُنچ کر رہے گی۔''

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَصرہ میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''مِسکی'' کے نام سے مشہور تھے۔

---

[1] یہ بیان امیر اھلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (یکم محرم الحرام ۱۴۲۵ ھ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے ۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

''مُشک'' کو عَرَبی میں ''مِسک'' کہتے ہیں۔لہٰذا مِسکی کے معنیٰ ہوئے ''مُشکبار'' یعنی مُشک کی خوشبُو میں بَسا ہوا۔ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہر وَقْت مُشکبار و خوشبودار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گُزر جاتے وہ راستہ بھی مہک اُٹھتا! جب داخِلِ مسجِد ہوتے تو اُن کی خوشبُو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرتِ مِسکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تشریف لے آئے ہیں۔کسی نے عرض کی، حُضُور! آپ کو خوشبو پر کثیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہوگی؟ فرمایا:''میں نے کبھی خوشبو خریدی، نہ لگائی۔میرا واقِعہ بڑا عجیب وغریب ہے:

میں بغدادِ مُعلّٰی کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا۔جس طرح اُمَراء اپنی اولاد کو تعلیم دِلواتے ہیں میری بھی اسی طرح تعلیم ہوئی۔ میں بَہُت خوبصورت اور **باحیا** تھا۔میرے والِد صاحِب سے کسی نے کہا:''اسے بازار میں بٹھاؤ تاکہ یہ لوگوں سے گُھل مِل جائے اور اس کی **حیا** کچھ کم ہو۔'' چُنانچِہ مجھے ایک بَزّاز (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دکان پر بٹھا دیا گیا۔ایک روز ایک بُڑھیا نے

کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے، پھر بَــزّاز (یعنی کپڑے والے) سے کہا: ''میرے ساتھ کِسی کو بھیج دو تاکہ جو پسند ہوں انہیں لینے کے بعد قیمت اور بقیّہ کپڑے واپَس لائے۔'' بَــزّاز (بَزْ۔زَاز) نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا۔ بُڑھیا مجھے ایک عظیمُ الشّان مَحَل میں لے گئی اور آراستہ کمرے میں بھیج دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زیوارت سے آراستہ خوش لباس جوان لڑکی تَخْت پر بچھے ہوئے مُنَقَّش (مُ۔نَقْ۔قَش) قالین پر بیٹھی ہے، تخت وفرش سب کے سب زَرِّیں ہیں اوراس قدر نفیس کہ ایسے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اُس لڑکی پر شیطان غالِب آیا اور وہ ایک دم میری طرف لپکی اور چھیڑ خانی کرتے ہوئے ''منہ کالا'' کروانے کے دَرپے ہوئی۔ میں نے گھبرا کر کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!'' مگر اُس پر شیطان پوری طرح مُسَلَّط تھا۔ جب میں نے اُس کی ضِد دیکھی تو گناہ سے بچنے کی ایک تجویز سوچ لی اور اُس سے کہا: مجھے اِستِنجاء خانے جانا ہے۔ اُس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں آ گئیں، اُس نے کہا: ''اپنے آقا کو بیتُ الخَلاء میں

لے جاؤ۔‘‘ میں جب وہاں گیا تو بھاگنے کی کوئی راہ نظر نہیں آئی، مجھے اس عورت کے ساتھ ’’منہ کالا‘‘ کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حَیا آرہی تھی اور مجھ پر عذابِ جہنَّم کے خوف کا غلَبہ تھا۔ چُنانچِہ ایک ہی راستہ نظر آیا اور وہ یہ کہ میں نے اِستِنجا خانے کی نَجاست سے اپنے ہاتھ منہ وغیرہ سان لئے اور خوب آنکھیں نکال کر اُس کنیز کو ڈرایا جو باہَر رومال اور پانی لئے کھڑی تھی، میں جب دیوانوں کی طرح چیختا ہوا اس کی طرف لپکا تو وہ ڈر کر بھاگی اور اس نے پاگل، پاگل کا شور مچا دیا۔ سب لونڈیاں اکٹّھی ہوگئیں اور انھوں نے ملکر مجھے ایک ٹاٹ میں لپیٹا اور اٹھا کر ایک باغ میں ڈال دیا۔ میں نے جب یقین کرلیا کہ سب جا چکی ہیں تو اٹھ کر اپنے کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کرلیا اور اپنے گھر چلا گیا مگر کسی کو یہ بات نہیں بتائی۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ’’تم کو حضرت سیِّدُنا یوسُف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہی خوب مُناسَبَت ہے‘‘ اور کہتا ہے کہ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو اُنھوں نے کہا: میں جِبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہوں۔اس کے بعد اُنہوں نے میرے منہ اور جِسْم پر اپنا ہاتھ پھیر دیا۔اُسی وَقْت سے میرے جِسْم سے مُشک کی بہترین خوشبو آنے لگی۔یہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کی خوشبو ہے۔

(رَوضُ الرَّیاحِین ص ٣٣٤ دار الکتب العلمیة بیروت)

حیاء کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! **باحیانوجوان،** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خَشِیَّت (خَ۔شِی۔یَت) اور گناہوں سے نفرت کی بَرَکت سے معصیَت سے اپنی حفاظت میں کامیاب ہوگیا۔معلوم ہوا کہ گناہوں سے بچنے میں **حیاء** بہُت ہی مُؤَثِّر ہے۔حیاء کے معنٰی ہیں ''عیب لگائے جانے کے خوف سے جھینپنا۔''اس سے مُراد'' وہ وَصْف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو **اللہ** تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔'' لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچّھا نہ ہو''مخلوق سے حیاء'' کہلاتا ہے۔یہ بھی اچھی بات ہے کہ عام

لوگوں سے حیاء کرنا دنیاوی برائیوں سے بچائے گا اور عُلَماء وَ صُلَحاء سے حیا کرنا دینی بُرائیوں سے باز رکھے گا۔ مگر حَیاء کے اچھّا ہونے کے لئے ضَروری ہے کہ مخلوق سے شرمانے میں خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ کسی کے حُقُوق کی ادائیگی میں وہ حیا رُکاوٹ بن رہی ہو۔ "**اللّٰہ تعالٰی سے حیاء**" یہ ہے کہ اُس کی ہَیبت وجلال اوراس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہراُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُ نا شَہابُ الدّین سُہروردی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عظمت وجلال کی تعظیم کے لئے روح کو جُھکانا حیاء ہے۔" اور اِسی قَبیل (قِسم) سے حضرتِ سیِّدُ نا اِسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاء ہے جیسا کہ وارِد ہوا کہ وہ **اللہ تعالٰی** سے حیا کی وجہ سے اپنے پَروں سے خود کو چُھپائے ہوئے ہیں۔ (مِرقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۸۰۲ ،تحت الحدیث ۵۰۷۱ دارُالفِکر بیروت)

سب سے بڑا باحیاء اُمّتی

حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **حیاء** بھی اِسی قسم سے ہے،

جیسا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے: ''میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔(اَیضاً) ''ابنِ عسا کِر'' نے حضرت سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کیا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''حیا ایمان سے ہے اور عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ میری اُمّت میں سب سے بڑھ کر حیا کرنے والے ہیں۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِی ص ۲۳۵ حدیث ۳۸۶۹ دار الکتب العلمیة بیروت)

یا الٰہی! دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنیِ با حیا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیاء کی 2 قسمیں: فَقیہ ابواللَّیث سَمَرقَندی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حیاء کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ لوگوں کے مُعامَلہ میں حیاء ﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلہ میں حیاء۔ لوگوں کے مُعامَلے میں حیاء کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تُو اپنی

Go To Index

نَظَر کو حرام کردہ اشیاء سے بچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلے میں حیاء کرنے سے مُراد یہ ہے کہ تو اُس کی نعمت کو پہچان اور اُس کی نافرمانی کرنے سے حیاء کر۔

(تنبِیهُ الغَافِلِین ص۲۵۸ پشاور)

فِطری اور شَرعی حیاء

فِطری و شَرْعی (شَر۔عی) اعتِبار سے بھی حَیاء کی تقسیم کی گئی ہے۔ **فِطری حیاء** وہ ہے جسے **اللہ** تعالٰی نے ہر جان میں پیدا فرمایا ہے اور یہ پیدائشی طور پر ہر شخص میں ہوتی ہے اور **شَرْعی حیاء** یہ ہے کہ بندہ **اللہ** تعالٰی کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں پر غور کر کے نادِم و شرمندہ ہو اور اِس شرمندَگی اور **اللہ** تعالٰی کے خوف کی بِناء پر آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشِش کرے۔ عُلَماء (عُ۔لَ۔ماء) فرماتے ہیں کہ ''حیاء ایک ایسا خُلق ہے جو بُرے کام چھوڑنے پر اُبھارے اور حق دار کے حق میں کمی کرنے سے روکے۔''

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص ۸۰۰ ،تحت الحدیث ۵۰۷۰)

حیاء میں تمام اسلامی اَحکام پوشیدہ ہیں

حیاء کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایک ایسا خُلق ہے جس پر اسلام کا مَدار ہے اور اس کی توجِیہ (یعنی وجہ) یہ ہے کہ انسان کے اَفعال دو طرح کے ہیں (۱) جن سے حیا کرتا ہے (۲) جن سے حیا نہیں کرتا۔ پہلی قسم حرام و مکروہ کو شامل ہے اور ان کا ترک مَشرُوع (یعنی موافِقِ شَرع) ہے۔ دوسری قسم واجِب، مُستحب اور مُباح کو شامل ہے، ان میں سے پہلے دو کا کرنا مَشرُوع اور تیسرے کا کرنا جائز ہے۔ یوں یہ حدیثِ مُبارَکہ "جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔" ان پانچوں اَحکام کو شامل ہے۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص ۸۰۲، تَحْتَ الْحَدِیث ۵۰۷۱)

حیاء کے اَحکام

حیاء کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیاء کرنا کبھی مُستَحب جیسے **مکروہِ تنزیہی** سے بچنے میں حیاء، اور کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں) جیسے کسی مُباحِ شَرعی کے کرنے سے حیاء۔ (نزھۃ القاری ج ۱ ص ۳۳۴)

حیاء کا ماحول سے تعلُّق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء کی نَشْو و نُما میں ماحول اور تربیَّت کا بَہُت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیاء کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیاء لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم (بے۔شَرْ۔م) کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ **حیاء** ہی تو تھی جو برائیوں اور گناھوں سے روکتی تھی۔ جب **حیاء** ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیّت سے گِرے ہوئے کام

کرنے میں بھی ننگ وعار محسوس نہیں کرتے۔

خُلقِ اسلام

اسلام میں **حیاء** کو بہُت **اَھَمِّیَّت** (اَھَم۔مِی۔یَت) دی گئی ہے۔

چُنانچِہ **حدیث شریف** میں ہے: ''بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیاء ہے۔'' (سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٤٦٠ حديث ٤١٨١ دارُالمَعرِفة بيروت) **یعنی** ہر اُمَّت کی کوئی نہ کوئی خاص خَصْلت ہوتی ہے جو دیگر خصلتوں پر غالِب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خصلت **حیاء** ہے۔ اسلئے کہ حیاء ایک ایسا خُلق ہے جو اَخلاقی اچھّائیوں کی تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعِث اور اسکی علامات میں سے ہے۔ چُنانچِہ

ایمان کی عَلامت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**ایمان کے** ستّر سے زائد شُعْبے (عَلامات)

ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔"

(صحِیح مُسلِم ص۳۹ حدیث ۳۵ دار ابن حزم بیروت)

حیاء ایمان سے ھے

ایک اور حدیث شریف میں ہے: "**حیاء ایمان سے ہے۔**" (مُسنَدُ ابی یعلیٰ ج٦ ص ۲۹۱ حدیث ۷٤٦٣ دار الکتب العلمیة بیروت) یعنی جس طرح ایمان، مومِن کو کُفر کے اِرتِکاب سے روکتا ہے اِسی طرح **حیاء** باحیا کو نافرمانیوں سے بچاتی ہے۔ یوں مَجازاً اسے "ایمان سے" فرمایا گیا۔ جس کی مزید وضاحت وتائید حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی اِس روایت سے ہوتی ہے: "بے شک حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اُٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔"

(اَلْمُستَدرَك لِلحاکِم ج۱ ص۱۷٦ حدیث ٦٦ دار المعرفة بیروت)

کثرتِ حیاء سے مَنع مت کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک انصاری کو ملاحظہ فرمایا: جو اپنے بھائی کو شرم وحیاء کے مُتَعَلِّق نصیحت کررہے تھے (یعنی کثرتِ حَیاء سے مَنْع کررہے تھے) تو فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بے شک حَیاء ایمان سے ہے۔''

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ٤ ص ٣٣١ حدیث ٤٧٩٥ دار احیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حیاء جتنی زیادہ ہو اُتنی ہی اچّھی ہے۔ جو حیا کمزوری اور احساسِ کمتری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب ہو اس میں یقیناً بھلائی ہی بھلائی ہے چُنانچِہ

حیاء خیر ہی خیر ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:"حیاء صرف خیر (یعنی بھلائی) ہی لاتی ہے۔" (صحیح مُسلِم ص ٤٠ حدیث ٣٧)

وَسوَسہ: یہاں یہ وَسوَسہ آسکتا ہے کہ بعض اوقات **حیاء** انسان کو حق بات کہنے، شرعی حُکم دریافت کرنے، نیکی کی دعوت دینے، اور انفرادی کوشش کرنے، وغیرہ مَدَنی کاموں سے روک کر اُسے بھلائی سے محروم کر دیتی ہے تو پھر یہ صرف بھلائی تو نہ لائی!

علاجِ وَسوَسہ۔ جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حیاء کے شرعی معنٰی (جو اِسی رسالے کے صَفْحَہ 7 پر گزرے) مراد ہیں اور حیاءِ شرعی کبھی بھی نیکیوں سے نہ روکے گی بلکہ ان پر مزید اُبھارے گی۔ ابوداؤد شریف میں ہے: "حیاء سب کی سب خیر (یعنی بھلائی) ہے۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص ٣٣١ حدیث ٤٧٩٦)

دُولھا لڑکیوں کے جُھرمٹ میں

افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے

نکل کر مخلوط تعلیم کی نُحُوست میں گرفتار، ''بوائے فرینڈ'' کے چکّر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر و چار دیواری میں ہوگی وہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلّ باحیا ہی ہوگی۔ افسوس! حالات بِالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر کنواری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی و مائیوں کی رَسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مظاہَرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رَواج ہے کہ دولہا نکاح کے بعد رُخصتی سے قبل نامَحرمات کہ جن سے پردہ ضروری ہے اُن جوان لڑکیوں کے جُھرمَٹ میں جاتا ہے اور وہ دولھا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اَلغرض آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں اَفعال واَقوال ہر لحاظ سے **چادرِ حیاء** کو تار تار کر رہی ہیں۔

غیرت رُخصت ہو گئی

شرعی مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) ہے کہ ''اگر نِکاح کا وکیل کنواری لڑکی سے بوقتِ نِکاح اِجازت لے اور وہ (شرما کر) خاموش رہے تو یہ اِذن مانا جائے گا۔(

فرمانِ مصطفےٰ:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دُرِّمُختار ج ٤ ص ١٥٥، ١٥٦ دارالمعرفة بیروت) معلوم ہوا کہ پہلے دور کی لڑکیاں ایسا کرتی ہوں گی جبھی تو ہمارے فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا۔ مگر اب تو لڑکیاں اپنے مُنہ سے ''شادی شادی'' کہتیں بلکہ نامَحرموں کے سامنے بھی شادی کے تذکرے کرتے ہوئے نہیں شرماتیں۔ آپ خود ہی بتائیے کہ وہ مُنّا یا مُنّی جو ماں باپ کے پہلو میں بیٹھ کر ٹی.وی اور وی.سی.آر وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے، رقص وسُرود (سُ۔رُو۔د) کے حیاء سوز مناظِر اور مَردوں اور عورتوں کے گندے نخرے دیکھیں گے کیا ان میں شرم وحیاء پیدا ہوگی؟ کیا انکے بارے میں یہ اُمّید کی جاسکتی ہے کہ وہ بڑے ہوکر مُعاشَرے کے باحیاء وباکردار افراد بنیں گے!

نازُک شیشیاں

میرے آقا اعلیٰحضرت، ولیٔ نِعمت، اِمامِ اَہلسُنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت،

باعِثِ خَیُر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''لڑکیوں کو سورۂ یوسُف کی تفسیر مت پڑھاؤ بلکہ انہیں سورۂ نور کی تفسیر پڑھاؤ کہ سورۂ یوسف میں ایک نِسوانی (یعنی عورت کے) مَکْر کا ذِکر ہے کہ نازُک شیشیاں ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائیں گی۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲٤، ص ٤٥٥ مُلَخَّصاً)

لڑکی کو پہلے ہی سے سنبھالئے........

سورۂ یوسُف کی تفسیر تک پڑھنے کی جن کو مُمانَعت ہے صد کروڑ افسوس آج کل وہی لڑکیاں رومانی ناول، غیر اخلاقی افسانے اور عِشقیہ و فِسقیہ مضامین خوب پڑھتی ہیں اور بعض تو لکھتی بھی ہونگی، بیہودہ غزلیں اور گانے سنتی اور گاتی ہیں۔ ٹی.وی، وی.سی.آر وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے اور نہ جانے کیا کیا دیکھتی ہیں (اور جن کی حیاء بالکل رخصت ہو وہ) ان میں کام بھی کرتی ہیں۔ فلمیں ڈِرامے عِشقیہ مناظِر سے پُر ہوتے ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے سے نہیں سنبھالتے اور پھر

جب کوئی لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ ''منسوب'' ہو جاتی ہے تو اب ماں باپ سر پکڑ کر روتے ہیں۔ جو باپ لڑکی کو کالج بھیجتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نہیں روکتے غالِباً ان کی یہ دُنیوی سزا ہوتی ہے، شاید بازی ہاتھ سے نکل چکی اب اُس کی خواہش میں آپ کا رُکاوٹ ڈالنا خودکُشی یا قتل وغارتگری کی نوبت بھی لاسکتا ہے!

مولٰینا صاحِب! مجرِم کون؟

مجھے مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اِس طرح تھا: ہمارے گھر میں T.V پہلے ہی سے موجود تھا۔ ہمارے ابّو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آ گئے تو ڈِش انٹینا بھی اُٹھا لائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سَہیلی نے مجھے ایک دن کہا: فُلاں ''چینل'' لگاؤ گی تو سیکس اپیل (SEX APPEAL) مناظِر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب

میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا ''جِنْسِیّات'' کے مختلف مناظِر دیکھ کر میں جِنْسی خواہش کے سبب آپے سے باہَر ہوگئی، بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہَر نکلی، اِتّفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا، کار میں کوئی اور نہ تھا، میں نے اُس سے لِفٹ مانگی، اُس نے مجھے بٹھالیا ..... یہاں تک کہ میں نے اُس کے ساتھ ''کالا منہ'' کرلیا۔ میری بَکارت (یعنی کنوار پن) زائل ہوگئی، میرے ماتھے پر کَلَنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہوگئی! **مولٰینا صاحِب! بتایئے مجرِم کون؟**'' میں خود یا میرے ابّو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے .T.V لا کر بسایا اور پھر ڈِش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے

جنّت سے محروم

جو لوگ باوُجُود قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنْع نہ

Go To Index

کریں وہ **دَیُّوث** ہیں، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ. (مُسنَد اِمام اَحمد بن حَنبل ج ۲ ص ۳۵۱ حدیث ۵۳۷۲ دارالفکر بیروت) یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے ایک تو وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیئے، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے، اور تیسرا وہ دیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

دیُّوث کسے کہتے ہیں

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''وہ دَیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے'' کے تحت فرماتے ہیں: بعض شارِحین نے فرمایا کہ یہاں **خَبَث** سے مُراد زِنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچّوں کے زِنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اِختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی

کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوُجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیاء دیّوث ہے۔(مراٰۃ ج۵ ص۳۳۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاھور) **معلوم ہوا کہ** باوُجُود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں ، نامحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردَگی سے منع (مَنْ ۔ عْ) نہ کرنے والے سخت اَحمق ، بے حیا، دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”دَیُّوث سخت اَخبَث فاسِق (ہے) اور فاسِقِ مُعْلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی، اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نَماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجِب۔“ (فتاوٰی رضویہ ج۶ ص۵۸۳)

اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق مَنْع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں اس پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دَیُّوث۔

عورتوں کی اصلاح کا طریقہ

حتَّی الْاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعامَلہ میں عورَتوں کو روکا جائے، مگر حکمتِ عملی کے ساتھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں، بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ و بالا ہو کر رَہ جائے۔ ضَرورتاً میرے بیان کی کیسٹیں سنایئے جن میں پردہ کا ذِکر ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 16 صَفحَہ 80 تا 92 سے "دیکھنے اور چُھونے کا بیان" پڑھنا پڑھانا یا پڑھ کر سنانا بھی انتہائی مفید ہے۔ ان کیلئے دلسوزی کے ساتھ دعاء بھی فرماتے رہیے۔ خود کو اور اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کُڑھن پیدا کیجئے اور کوشِش بھی جاری رکھیں۔

پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیت کریمہ میں ارشاد خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸ سورۃُ التَّحرِیم ٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔" رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم شاہِ بَنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے:" كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ " (صحیحُ البُخارِی ج۱ ص۳۰۹ حدیث ۸۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت) یعنی "تم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار و حاکم ہو اور حاکم سے روزِ قیامت اسکی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرت علّامہ مولٰینا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جو کسی کی نگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامذہ اساتذہ کے، مریدین پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو۔ اس کی نگہداشت ان پر واجب ہے۔ یہ یاد رہے "نگہبانی میں یہ بھی داخل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔" (نزھۃ القاری ج۲ ص۵۳۰)

شادی میں ناچ رنگ

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بگڑے ہوئے مُعاشَرے کا رُخ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے

محبوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کی طرف کیسے پھیرا جائے اور اسکو جہنَّم کی طرف دوڑے چلے جانے سے روک کر کس طرح جنّت کی سَمت لے جایا جائے! آہ! آہ! ایسا دَور آچکا ہے گویا ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر **مَعاذَ اللّٰہ** جہنَّم میں گرنا چاہتا ہے، جیسا کہ شادیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس اگر رقم کم ہے تو صِرف فلمی گانوں کی ریکارڈنگ پر گُزارا کرتا ہے، اور جس کے پاس رقم کچھ زیادہ ہے تو وہ شادی کی بے حیائی سے بھرپور تقاریب کی مُووی بھی بنواتا ہے اور اس سے بھی زیادہ رقم والا فنکشن **(Function)** کا بھی اہتمام کرتا ہے جس میں مرد و عورت مُوسیقی کی دُھنوں اور ڈھولک کے شور میں بے ڈھنگے پن سے ناچتے، گاتے ہیں تماشائی خوب اُودھم مچاتے، بیہودہ فِقرے کَستے، مزید اس پر ہنستے، قہقہے لگاتے اور زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا شرم و حیاء کا عُنصُر بالکل خَتْم ہو چکا، نجی مُعامَلات ہوں یا اجتماِعی تقریبات، مَحَلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شرم و حیاء کا قتلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام

ہے، جس کو دیکھو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کا شیدائی نظر آ رہا ہے۔

گھریلو بے حیائیاں

ذرا غور فرمایئے! اگر آپ کے گھر کے باہَر ی دروازے پر کوئی جوان لڑکی اور لڑکا آپس میں ناشائستہ حَرَکتیں کر رہے ہوں تو شاید آپ شور مچادیں کہ یہ کیا بے حیائی کر رہے ہو بلکہ انہیں مارنے کو دَوڑ پڑیں! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں آپ کا غصّہ حیاء کی وجہ سے ہے۔ لیکن جب آپ نے گھر میں ٹی وی آن کیا جس میں ایک رقّاص اور رقاصہ (Dancers) ناچ رہے ہیں، ایک دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں، چُھو رہے ہیں، تب آپ کی حیا کہاں سو جاتی ہے؟ خدا عزّوجل کے لئے سوچئے! کیا یہ بے حیائی کا منظر نہیں ہے؟ یہ آپ کی کیسی اُلٹی منطِق (مَن۔طِق) ہے گھر کے باہَر ہو رہا تھا تو آپ نے اسے بے حیائی قرار دیکر احتجاج کیا اور یقیناً وُہی کام گھر کے اندر آپ کی بہو بیٹیوں کی موجودگی میں .T.V کے پردۂ سکرین پر ہو رہا ہے تو گویا بے حیائی نہ رہا! توبہ! توبہ! آپ کے

سامنے لڑکا اورلڑکی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ناچ رہے ہیں اور آپ ہیں کہ آنکھیں پھاڑ کر مزے سے دیکھے جارہے ہیں! اور اسکی داد دے رہے ہیں! آخر اس طرح خدا عزوجل کے قہر وغضب کو کب تک اُبھارتے رہیں گے؟

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

ذرائعِ ابلاغ

افسوس! ذرائعِ ابلاغ (میڈیا) مَثَلاً ریڈیو، ٹی.وی کے مختلف چینلز اور مُتعدِّد رَسائل اور اَخبارات بے حیائی کو فرُوغ (فَ۔رُوْ۔غ) دینے میں مصروف ہیں۔ جس کی بِناء پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی سے **فَحّاشی**، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اَخلاقی بے راہ روی و شدید بدعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رَواج پا رہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقّار خانے کا سماں پیش کررہی ہیں اور

بات صِرْف یہیں تک مَحدود نہیں رہی بلکہ اب تو ایمان کے بھی لالے پڑے ہیں کہ شیطان کے اِیْماء پر کُفّارِ بداطوار نے گانوں میں کُفرِیّہ کلمات کے ایسے ایسے زَہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سننا اور گُنگنانا کُفْر ہے۔

کُفرِیّہ گانوں کی معلومات اور ان سے توبہ وتجدیدِ ایمان کا طریقہ جاننے کے لئے میرے سنّتوں بھرے بیان بنام ''گانوں کے **35** کُفریہ اشعار'' کا کیسِٹ ''مکتبۃ المدینۃ'' سے حاصل کرکے سَماعت فرمائیے یہ بیان رسالہ کی صورت میں بھی آچکا ہے صرف چار روپیہ ھدِیّہ دیکر مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرکے اسکا مُطالَعہ فرمائیے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں حاصل کرکے تقسیم کرکے ثواب کمائیے۔

رسولوں عَلَیہِمُ السَّلام کی چار سُنّتیں

نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر، شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''چار چیزیں رسولوں عَلَیہِمُ السّلام کی سنّتوں میں سے ہیں: ﴿1﴾

عِطْر لگانا ﴿2﴾ نِکاح کرنا ﴿3﴾ مسواک کرنا اور ﴿4﴾ حَیاء کرنا۔"

(مُسْنَد اِمام اَحْمَد ج۹ ص ۱٤۷، ۱٤۸ حدیث ۲۳٦٤۱)

بے حیاء نیک نہیں کہلا سکتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر **رسول**، ہر **نبی** اور ہر **ولی** باحیاء (ہی) ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے کے بارے میں بے حیائی کا تصوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا اور جو بے حیاء ہے وہ **"نیک بندہ" کہلانے کا حقدار نہیں**۔ چچا، تایا، خالہ، ماموں اور پھوپھی کی لڑکیوں، چچی، تائی، مُمانی، اپنی بھابھی، نامحرم پڑوسنوں اور دیگر نامحرم عورتوں کو جو قصداً دیکھے، ان سے بے تکلُّف بنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھے، گانے باجے سنے، فُحش کلامی یا گالم گلوچ کرے وہ **بے حیاء** ہی نہیں، بے حیاء لوگوں کا بھی سردار ہے۔ اگرچِہ وہ حافِظ، قاری، **قائمُ اللَّیل و صائم الدَّھر** یعنی رات بھر عبادت کرنے والا اور سارا سال روزہ رکھنے والا ہو۔ اس کے اعمال

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اپنی جگہ پر مگران کے ساتھ بے حیائی کے کاموں کے اِرتِکاب نے اسکی صِفَتِ حَیاء اور نیک ہونے کی خَصْلَت کوسَلْب کرلیا۔اور آجکل اس کے نظّارے بھی عام ہیں۔اچّھے خاصے مذہبی حُلْیے میں نظر آنے والے بے شمار افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔یعنی چہرے پر داڑھی، سر پر زُلفیں اور عمامہ شریف، سنّت کے مطابق لباس بلکہ بعض تو اچّھے خاصے دین کے مبلِّغ ہونے کے باوُجُود، حیاء کے مُعاملے میں سراسر محروم ہوتے ہیں۔دَیور و بھابھی کے پردے کے مُعاملے میں قَطْعاً لاپرواہی بَرَت کر جَھنَّم کے حقدار ٹھہرتے ہیں ایسے ''نیک نُما'' افراد کو کوئی درد بھرا دل رکھنے والا سمجھائے بھی تو ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔جب انکی بے تکلُّف دوستوں کے ساتھ گپ شپ کی منڈلیاں لگتیں اور محفلیں جمتی ہیں۔تو ان میں بلاوجہ شادیوں اور اخلاق سے گری ہوئی شہوت افزا باتوں کی بھر مار ہوتی ہے، تیری شادی، میری شادی، فُلاں کی شادی وغیرہ ان غیر مقدّس محفِلوں کے عام مَوضُوعات ہوتے ہیں اور پھر اشاروں کِنایوں میں ایسی باتیں کر

کے لُطف اٹھایا جاتا ہے کہ کوئی **باحَیا** ءہوتو شَرْم (شَرْ۔م) سے پانی پانی ہو جائے۔

نَفْلی عبادت سے افضل عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان لوگوں کی کتنی بڑی بدنصیبی ومحرومی ہے کہ نفلی عبادَتیں وریاضتیں کریں، فرائض کے علاوہ نفلی نمازیں پڑھیں، نفلی روزے رکھیں مگر گانوں باجوں، فلموں ڈِراموں، غَیر عورَتوں کو تاکنے جھانکنے اور اَمْرَد وں (یعنی بے رِیش خوبصورت لڑکوں) پر بُری نظر ڈالنے جیسے **بے حیائی** کے کاموں سے باز نہ آئیں۔ **یاد رکھئے!** ہزاروں سال کی نفلی نمازوں، نفلی روزوں، کروڑوں، اَربوں روپیوں کی نفلی خیراتوں، بہُت سارے نفلی حج اور عمرے کی سعادتوں کے بجائے صِرف ایک ''گناہِ صَغیرہ'' سے اپنے آپ کو بچالینا افضل ہے۔ **کیونکہ کروڑوں نفلی کاموں کے ترک پر بھی قِیامت میں عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ گناہِ صغیرہ سے بچنا واجِب اوراس کے اِرتِکاب پر بروزِ قِیامت مُؤاخَذہ اور سزا کا اِستحقاق** (اِس۔تِح۔قاق) ہے۔

سب سے بُرا

بُری صحبت اور گندے ماحول کے دِلدادہ بعض نادان لوگ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل گھر کی پوشیدہ باتیں نیز اَزدواجی خُفیہ مُعامَلات بھی اپنے بے حیا دوستوں کے سامنے بیان کرڈالتے ہیں! ایک حدیث پاک سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، پیکرِ شرم وحیاء، مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے، محبوبِ کبریا عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک **اللّٰہ** تعالیٰ کے نزدیک بروزِ قیامت مَرتبے کے اعتِبار سے سب سے بُرا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس آئے اور بیوی اِس کے پاس آئے پھر وہ اپنی بیوی کے راز کو (لوگوں میں) ظاہر کردے۔'' (صحِیح مُسلِم ص ۷۵۳ حدیث ۱۴۳۷)

حیاء کرنے کا حق: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے حیاء

کرو جیسا حیاء کرنے کا حق ہے۔'' سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کماحقُّہٗ حیاء کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضاء ہیں انکی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضاء کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے۔ اور آخرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب و زِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔'' (مُسْنَدِ اِمام اَحْمَد ج ۲ ص ۳۳ حدیث ۳۶۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے جسم کے تمام اَعضاء کو حیا کا عادی بنانا اور گناہوں سے بچانا چاہئے۔ اَعضاء کو گناہوں سے بچانے کے ضِمن میں کچھ **مَدَنی پھول** عرض کرتا ہوں:

سر کی حیاء

سر کو بُرائیوں سے بچانا یہ ہے کہ بُرے خیالات، گندی سوچ اور کسی

مسلمان کے بارے میں بدگُمانی وغیرہ سے اِحتِراز (پرہیز) کیا جائے اورسر کے اَعضاء جیسے ہونٹ، زَبان، کان اورآنکھوں وغیرہ کے ذَرِیعے بھی گناہ نہ کئے جائیں۔

زَبان کی حیاء

زَبان کو بُرائیوں سے بچاتے ہوئے بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہروقت پرہیز کرنی چاہیے، اور یاد رکھئے! اپنے بھائی کو گالی دینا گناہ ہے اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے بدنصیب پر جنّت **حرام** ہے۔چُنانچِہ

جنّت حرام ھے: حُضُورِ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اُس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص ۲۲۱ حدیث ۳۶۴۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

جہنَّمی بھی بیزار: منقول ہے: چار طرح کے جہنَّمی کہ جو کھولتے پانی اورآگ کے مابَین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (ھلاکت) مانگتے

ہونگے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پِیپ اور خون بہتے ہونگے۔ جہنّمی کہیں گے: ''اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟'' کہا جائے گا: ''یہ بد بخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہوکر اس سے لذّت اٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔''

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص۱۸۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سیِّدُنا شُعیب بن ابی سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: ''جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قِیامت اس کے منہ سے پِیپ اور خون جاری ہونگے۔'' (اَیضاً ص۱۸۸)

کتّے کی شکل میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شَرمی کی باتیں کرنے والے ڈِراموں کے شائقین، وی سی آر پر فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگُنانے

والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ: ''فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔''

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص ۱۹۰)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکل انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہونچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ (مراٰۃ ج٦ ص٦٦٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اکثر اوقات مُعزَّزِین کے سامنے بے حیائی کی باتیں کرتے ہوئے شرماتا ہے، لیکن اَفسوس! صَد کروڑ افسوس! اُلٹی سیدھی باتیں کرتے وَقت یہ اِحساس نہیں رہتا کہ مُعزَّزترین ربُّ العٰلمین جلّ جَلالُہٗ سب کچھ سُن رہا ہے۔ چُنانچہ

اللہ عزوجل تمام باتیں سنتا ھے

حضرت بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نہایت کم گفتگو کرتے اور اپنے

دوستوں کو فرماتے: تم غور تو کرو کہ اپنے اعمال ناموں میں کیا لکھوا رہے ہو! یہ تمہارے ربّ عزوجل کے سامنے پڑھا جائے گا، تو جو شخص قَبِیح (یعنی شرمناک) گفتگو کرتا ہے اُس پر حَیف (یعنی اَفسوس) ہے، اگر اپنے دوست کو کچھ لکھواتے ہوئے کبھی اُس میں بُرے اَلفاظ لکھواؤ تَو یہ تمہاری حیا کی کمی کی وجہ سے ہے۔ تو اپنے ربّ عزوجل کے ساتھ ایسا مُعامَلہ کتنا برا ہوگا (یعنی جب نامہ اعمال میں بے حیائی کی باتیں ہوں) (تَنبِیہُ الْمُغْتَرِین ص۲۲۸ دارالبشائر بیروت)

ایمان کے دو شعبے: سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. (سُنَنُ التِّرمِذی ج۳ ص٤١٤ حدیث ٢٠٣٤ دارالفکر بیروت) ترجمہ: حیاء اورکم گوئی ایمان کے دوشعبے ہیں اور فُحش بکنا اورزیادہ باتیں کرنا نِفاق کے دوشعبے ہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے اس حصے ''زیادہ بولنا'' کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی

Go To Index

ہر بات بے دھڑک منہ سے نکال دینا مُنافِق کی پہچان ہے۔ زیادہ بولنے والا گناہ بھی زیادہ کرتا ہے یعنی اَسی فیصدی گناہ زَبان سے ہوتے ہیں۔

(مرأة المناجیح ج٦ ص٤٣٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورَتیں تو اِس قَدَر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جِھجَکتی تھیں اور مُنّے کے ابُّو وغیرہ کہتی تھیں۔ مگر اب تو بِلا تکلُّف ''میرے میاں'' ''میرے شوہر'' ''میرے ہَز بَینڈ'' (Husband) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچّوں کی امّی وغیرہ کہنے کے بجائے ''میری بیوی'' ''میری وائف'' میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچّوں کے ماموں کا تعارُف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچِہ وہ کزن ہو تب بھی بِلا ضَرورت صرف ''سالا'' کہہ کر تعارُف کروائیں گے۔ غالِباً حَظِّ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔ کوشش فرمایئے کہ مُہَذَّب اَلفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضَرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رِشتہ بتانے میں حَرَج بھی نہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

آنکھوں کی حیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سر کے اَعضاء میں آنکھیں بھی شامل ہیں، انکو بھی بد نِگاہی اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنا شرعًا ناجائز ہے، ان سے بچانا اَشَدّ ضَروری وتقاضائے حیاء ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کو دیکھوں یا کوئی میرے سِتْر کو دیکھے۔'' (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن ص۲۰۸ دارالکتاب العربی بیروت)

فاسق کون؟ کسی دانا سے پوچھا گیا کہ فاسق کون ہے؟ فرمایا: ''فاسق وہ ہے جو اپنی نظر لوگوں کے دروازوں اور انکے سِتروں (پردے کی جگھوں) سے نہ بچائے۔'' (ایضاً)

مَلعون ھے

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ: رسولِ

اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے۔ (شُعَبُ الْاِیْمان لِلْبَیْہَقِیّ ج۶ ص۱۶۲ حدیث۷۷۸۸ دارالکتب العلمیة بیروت) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو مرد اجنبی عورت کو قصداً بلا ضرورت دیکھے اس پر بھی لعنت ہے اور جو عورت قصداً بلا ضرورت اجنبی مرد کو اپنا آپ دکھائے اس پر بھی لعنت غرضیکہ اس میں تین قیدیں لگانی پڑیں گی اجنبی عورت کو دیکھنا، بِلا ضَرورت دیکھنا، قصداً دیکھنا۔ (مراٰۃ ج۵ ص۲٤) سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اپنی ران مت کھولو اور کسی کی ران نہ دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۳ ص۲٦۳ حدیث۳۱٤۰)

نیکر پہن کر کھیلنے والے، جہاں گُھٹنے اور رانیں کھلی رکھ کر ورزش کی جاتی

ہے ایسے باڈی بِلڈنگ کلب میں جانے والے، رانیں کھول کر کُشتی اور کبڈّی وغیرہ کھیل کھیلنے والے، سُوئِمنگ پُول اور ساحلِ سَمُندر پر (نیکر، چڈّی، نیم عُریاں لباس پہن کر) نہانے والے اور ان کی بے سِتری کو دیکھنے والے اس روایت سے خوب عبرت حاصل کریں اور فوراً توبہ کر کے ان بے پردگیوں اور بدنگاہیوں سے باز آجائیں، سُوئمنگ پُول، ساحلِ سَمُندر اور نَہر پر نہانے میں پاجامے پر موٹے کپڑے کا تہبند یا کوئی سارنگین موٹا کپڑا ناف سے لیکر گھٹنوں سمیت بدن پر لپٹا ہوا ہو تو بے سِتری سے بچت ہو سکتی ہے۔

پردے کا اہتِمام

حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں بے پردہ نہاتے دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالٰی حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے تو جب تم میں

سے کوئی غسل کرے تو اسے پردہ لازم ہے۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص٥٦ حدیث ٤٠١٢)

حَمّامِ عام: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "حمّام میں داخِل ہونا دُرُست نہیں مگر دو چادروں کے ساتھ ایک چادر سِتْر چُھپانے کے لئے اور ایک چادر آنکھوں کیلئے یعنی اپنی آنکھ کو لوگوں کے سِتْروں سے بچائے۔"

(تَنۡبِیۡهُ الغافِلِین ص٢٥٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس دور میں بڑے بڑے حَمّام ہُوا کرتے تھے جن میں اُجرت دیکر ایک ہی وقت میں بلا امتیازِ مذہب کئی لوگ اکٹھے نہایا کرتے تھے، اِسی وجہ سے غالبًا یہ کہاوت مشہور ہوئی، "ایک حَمّام میں سب ننگے" اسی لئے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ جب حَمّام میں جائیں تو نہ کسی کا سِتْر دیکھیں نہ اپنا سِتْر (پردے کی جگہ) دکھائیں۔

بد نگاهی سے حافِظه کمزور هوتا هے

حضرتِ علّامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "اَلْکَشْفُ وَ الْبَیَانُ

Go To Index

فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّسْیَانِ" کے صَفُحَہ 27 تا 32 پر حافِظہ کمزور کرنے والے جو اسباب تحریر فرمائے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اپنا اور غَیر کا سِتْر دیکھنے سے تنگدستی آتی اور حافِظہ کمزور ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اپنی شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی حافظہ کی کمزوری اور تنگدستی کا وبال آتا ہے تو پھر بدنگاہی کرنے اور فلمیں دیکھنے کے دنیوی واُخروی نقصانات کا تو پوچھنا ہی کیا!

قَضائے حاجت کے وَقت کی ایک سنّت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: "نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم جب قَضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اُس وقت تک مُبارک کپڑا اوپر نہ اٹھاتے جب تک کہ زَمین سے قریب نہ ہوجاتے۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۱ ص۹۲ حدیث ۱٤) اَلغَرَض ہر کام میں حَیاء کا اہتمام کرنا ہے۔

فرمانِ مصطَفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

زانی آنکھ: حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی مکّی مَدَنی عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔'' (صحیحُ البُخارِی ج٤ ص١٦٩ حدیث ٦٢٤٣)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! بدنگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا، منقول ہے: ''جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے **اللہ** تعالٰی بروزِ قیامت اسکی آنکھ میں جہنَّم کی آگ بھر دے گا۔'' (مُکاشَفَةُ القُلُوب ص ١٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

آگ کی سلائی

عورت کے مَحاسن (یعنی خوبیاں مَثَلًا اُبھار وغیرہ) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ جس نے نامحرم سے آنکھ کی حِفاظت نہ کی بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں جہنَّم کی سَلائی پھیری جائے گی۔

(بَحرُ الدُّمُوع ص ١٧١ دارالفجر دمشق)

جہنَّم کا سامان

افسوس! صد کروڑ افسوس! ایک طرف گلیوں، بازاروں اور تقریبوں میں مردوں اورعورتوں کا اِختِلاط، بدنِگاہیاں اور بےتکلُّفیاں ہیں تو دوسری طرف گھر گھر میں ایک طرح سے سینما گھر کُھل گیا ہے مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی وغیرہ کے ذَرِیعے بدنگاہی میں مُبتَلا ء ہے۔ یادرکھئے! ٹی وی پر صرف خبریں دیکھنے والے کا بھی بدنِگاہی سے بچنا سخت دشوار ہے کیونکہ اکثر عورت ہی خبریں سناتی ہے! پھر طرح طرح کی عورتوں کی تصاویر بھی دکھائی جاتی ہوں گی۔ اے کاش! ہم سب کو **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** نصیب ہو جاتا! کاش! کاش! ہم سب حیا سے نگاہیں جُھکانے والے بن جاتے!

پارہ اٹھارہ سورۂ نور آیت نمبر 30 اور 31 میں ارشادِ الٰہی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

میرے آقائے نِعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ الْمَرتَبت، پروانۂ شَمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیْعَت، حامِیِٔ سُنّت، ماحِیِٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزُ الایمان میں اِس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

مسلمان مردوں کوحُکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے بہُت سُتھرا ہے، بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کواُن کے کاموں کی خبر ہے۔اورمسلمان عورتوں کوحُکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اوراپنی پارسائی کی حفاظت کریں اوراپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔

گندی ذہنیت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم شرم وحیا کے باعث اکثر نیچی نگاہیں رکھا کرتے تھے۔اورآہ! ہم

میں سے تقریباً ہر کوئی بے دھڑک نگاہیں اٹھائے چاروں طرف دیکھتا ہے اور اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ نگاہ نامَحْرَم عورت پر پڑ رہی ہے یا اَمْرَد پر۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہمارے مُعاشَرے کا اکثر حصّہ **حیاء** سے محروم ہے! تقریباً ہر گھر میں ٹی۔وی پر فلموں ڈراموں کے باعث بے پردَگی اور بے حیائی کا ماحول ہے۔ دُنیوی رسائل، ڈائجسٹ اور ناولیں پڑھ پڑھ کر، اخبارات میں دنیا بھر کی گندی گندی خبریں اور مُخَرِّبِ اخلاق مضامین کا مطالعہ کر کر کے اور سڑکوں پر جابجا لگے ہوئے سائن بورڈز اور اخبارات کی بے حیائی سے بھرپور تصاویر دیکھ دیکھ کر ذہنیت خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے شاید انہیں وُجوہات کی بناء پر اب ماموں زاد، خالہ زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی مُمانی نیز پڑوسنوں سے پردے کا ذہن نہیں رہا۔ گھروں میں دیور بھابھی کا معاملہ بھی بالکل بے تکلّفانہ ہے، دیور بھابھی کے پردہ کا اب تصوُّر ہی کہاں ہے؟ حالانکہ حدیث شریف میں اس کے بارے میں بہُت سخت حُکم ہے۔ چُنانچِہ

دیور موت ہے: حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ** و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورَتوں کے پاس آنے سے بچو۔'' تو ایک انصاری نے عرض کیا ''دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' فرمایا: ''دَیور موت ہے۔'' (سُنَنُ التِرمِذی ج۲ ص۳۹۱ حدیث ۱۱۷۴)

نا مَحرمات سے کترائیے

معلوم ہوا دیور و جیٹھ اور بھابھی میں پردے کا عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سخت حکم ہے، اگر آپس میں ہنسنے بولنے اور بے پردَگی کا سلسلہ رکھنے سے جہاں بدنگاہی وغیرہ کا گناہ ہوتا رہے گا وہاں ''بڑے گناہ'' کا خطرہ بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ بلکہ کبھی کبھی ہو بھی جاتا ہے! آہ! اگر دیور بے چارہ مدنی ماحول والا ہو اور بھابھی سے کترائے، شرمائے تو اس کا مذاق اُڑاتے ہیں، دیور کو چاہئے کہ لاکھ مذاق اُڑے مگر پرواہ نہ کرے، پردہ کی ترکیب جاری رکھے ورنہ آخرت کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ندامت بَہُت بھاری پڑ جائے گی۔ خود کو اس طرح ڈرائے کہ اگر میں نے بھابھی کے ساتھ بدنگاہی کی اور مَعاذَ اللّٰہ بروزِ قِیامت آنکھ میں آگ بھر دی گئی تو میرا کیا بنے گا! البتّہ آپ کی گھر میں سُنی نہیں جاتی تو گھر چھوڑ کر بھاگنے کی بھی ضَرورت نہیں، لڑ جھگڑ کر گھر میں ٹینشن بھی مت کھڑا کیجئے، آپ خود آنکھوں پر **قُفلِ مدینہ** لگا لیجئے، اپنی نگاہوں کی حِفاظت کیجئے۔ گھر میں بھابھی ہے یا چچازاد بہنیں وغیرہ یا چچی، تائی یا مُمانی اور جن جن سے شَرِیعت نے پردے کا حکم دیا ہے ایسی نامحرم عورتیں آتی ہیں تو آپ ان کے سامنے مت جائیے، کبھی آمنا سامنا ہو جائے تو نِگاہیں نہ اُٹھائیے، ان کے جسم کو تو کیا ان کے کپڑوں کو بھی نہ دیکھئے، اگر کبھی بات کرنے کی نوبت آ جائے تو اِس طرح آنکھیں نیچی رکھئے کہ ان کے وُجود پر نظر ہی نہ پڑے۔ بے شک آپ کا مذاق اُڑتا رہے، دنیا میں اگر آپ اس طرح مظلومیّت کی زندگی گزاریں گے تو آخِرت میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُرخروئی پائیں گے۔ جب اس طرح کی رشتہ دار عورَتوں کی طرف دیکھنے کو جی چاہے تو

اپنے آپ کو اُس عذاب سے ڈرائیں جیسا کہ صاحِبِ ہدایہ شریف نے نقل کیا ہے: **''جو شخص کسی اَجنَبِیّہ کے مَحاسِن** (یعنی نامَحرم عورت کی خوبیاں مَثَلاً حُسن و جمال، اُبھار وغیرہ) **کو شَہوت سے دیکھے گا اُس کی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا۔''** (الھِدَایة، الجزء الرابع ص۳٦۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کانوں کی حیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کانوں کے مُعاملے میں بھی حَیاء اختیار فرمائیے، مُوسیقی، گانے باجے، غیبت، چُغلی، فُحش و بے ہودہ گفتگو اور کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سنیے۔

ناجائز سننے کے مختلِف عذاب

منقول ہے: ''ان آوازوں پر (جن کا سننا حرام ہے) جو کان لگائے گا، قِیامت کے دن اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھرا جائے گا۔'' (مُقَدَّمہ کَفُّ الرِّعاع) ایک حدیثِ پاک میں ہے: ''جو چوری چھپے لوگوں کی باتیں سنتا ہے

حالانکہ وہ اسے (یعنی اُس کے سننے کو) ناپسند کرتے ہیں تو بروزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائیگا۔" (صحیحُ البُخارِی ج ٤ ص ٤٢٢ حدیث ٧٠٤٢) "طَبَرانِی" میں ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: "پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے دریافت کرنے پر بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہیے۔ (یعنی ناجائز دیکھتے اور سنتے ہیں)

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج٨ ص ١٥٥ حدیث ٧٦٦٦ دار احیاء التراث العربی بیروت)

لباسِ حیاء: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے باطِنی طور پر بھی خود کو پاک رکھنا ہے اور سِتر پوش لباس پہن کر ظاہری طور پر بھی بے حیائی سے باز رہنا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ پارہ 8 سورۃُ الْاَعراف آیت 26 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (پ۸ الاعراف ۲۶)

میرے آقائے نِعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیعَت، حامِیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرّحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق تَرجَمۂ قرآن کنزُ الایمان میں اِس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

اے آدم (علیہِ الصلوٰۃ والسلام) کی اولاد! بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تماری شَرم کی چیزیں چھُپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو، اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بھلا، یہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (لباس تقویٰ سے مراد ایمان، حیاء، نیک عادتیں اور نیک اعمال ہیں)

افسوس کہ اب لباسِ تقویٰ کا باطنی لباس بھی پارہ پارہ ہوا اور ظاہری

لباس بھی سنّت کے مطابِق نہ رہا۔ دل ونگاہ کی قَبائے شرم وحیاء بھی تارتار ہوئی تو لباسِ ستر بھی بے حیائی کے رَخنوں سے محفوظ نہ رَہ سکا۔ سِتْر پوش، مہذَّب اورخوش وَضْع لباس کی جگہ اُلٹی سیدھی تراش خراش کے بے ڈھنگے (کارٹونک) ملبوسات نے لے لی۔ پہننے میں سردی گرمی کی کوئی خاص مناسبت، نہ سنَّت وحیاداری کا لحاظ۔ بس لباسِ تنگ میں بمشکِل بند ہیں۔

پردے میں پردہ کے مختلف طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیئے کہ مُہَذَّب انداز پر بیٹھیں۔ بعض لوگ اوّل تو کپڑے چُست پہنتے ہیں پھر دونوں گُھٹنے کھڑے کرکے انہیں دائیں بائیں پھیلا دیتے ہیں اس طرح مَعاذَ اللّٰہ بَہُت گندا منظر ہوتا ہے، ایسے حیاسوز موقع پر موجود بَاحَیا لوگ آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ مدنی مشورہ ہے اور یہ مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام بھی کہ جب بھی سوئیں یا بیٹھیں تو ''پردے میں پردہ'' کرلیا کریں۔ چُنانچِہ جو سنتوں بھرا لباس پہنتے ہیں ان کی

خدمت میں بھی عرض ہے کہ بیٹھنے سے قبل کھڑے کھڑے چادر کے دونوں سِرے پکڑ کر ناف سے لیکر قدموں تک پھیلا دیں اب بیٹھ جائیں اور چادر کا کچھ حصّہ قدموں تلے دبالیں۔ جب اُٹھنا چاہیں تو اِسی طرح دونوں ہاتھوں سے چادر تھامے ہوئے کھڑے ہوں۔ اگر چادر نہ ہوتو اُٹھتے بیٹھتے وقت کُرتے کا دامن اچھی طرح پھیلا لیا کریں۔ ورنہ اُٹھنے بیٹھنے کے دَوران اکثر سَخت گندا منظر ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کھڑے کھڑے کرتے کا دامن دُرُست کر کے دونوں ہاتھ گُھٹنوں پر رکھ کر ابتِداءً دوزانو بیٹھئے اور اٹھتے وقت بھی دوزانو ہو کر نَماز کے انداز پر اٹھئے، اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اُٹھتے بیٹھتے وقت بے پردَگی نہیں ہوگی۔ اوپر اَوڑھی ہوئی چادر اگر سوتے میں اتر جاتی ہو یا جو الَٹ پلَٹ ہوتے رہتے ہوں ان کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ پاجامہ کے اوپر تہبند پہن لیں یا کوئی چادر لپیٹ لیں اور اُوپر سے بھی ایک چادر اَوڑھ لیا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تہبند کی ایک طرف بیچ میں اس طرح سلائی کر لیں کہ دونوں کونوں میں صرف

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پاؤں داخل کرنے کے شگاف باقی رہ جائیں۔ سوتے وقت اس تہبند کو پہن لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اطمینان بخش "پردے میں پردہ" ہوجائیگا۔

تنہائی میں حیاء: سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت سراپا عظمت میں عرض کیا گیا کہ ہم اپنی شرم گاہوں کی کہاں تک حفاظت کریں؟ ارشاد فرمایا: "زوجہ اور کنیز کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔" عرض کیا گیا، "اگر تنہائی میں ہوں تو؟" ارشاد فرمایا: "اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ حق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔"

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص٥٧ حدیث ٤٠١٧)

حدیثِ پاک میں کنیز کا بھی تذکرہ ہے یہ اُس دَور کے اعتبار سے ہے، اس دور میں غلام و کنیز نایاب ہیں۔

کلمۂ کُفر: فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: "کسی سے کہا گیا "اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کر" اُس نے کہا: "میں نہیں کرتا۔" ایسا کہنا کُفر ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج٥ ص٤٧٠ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکیلے میں بھی بِلا ضَرورت ننگے ہونے یا سِتْر کُھلا رکھنے وغیرہ سے بچیں۔ جو لوگ گھر میں ایسے پاجامے پر جس سے پردے کے اَعضاء کا اُبھار نہیں چھپتا صِرف بنیان پہنتے ہیں ان کو شرم آنی چاہئے کہ چلتے پھرتے وقت اکثر گندا منظر ہوتا ہے، ان کو چاہئے کہ بنیان پر کُرتا بھی پہنے رہیں یا بنیان کے دونوں پہلوؤں میں حسبِ ضرورت قمیص کی طرح چاک بنا کر آگے اور پیچھے مُناسِب مقدار میں کپڑے کا ایک ایک ٹکڑا اِسلائی کروالیں اس طرح بنیان میں قمیص کا انداز آجائے گا اور اب بنیان پہن کر چلنے پھرنے میں بھی اِن شاءَ اللہ ''پردے میں پردہ'' ہوجائیگا۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔ اس سچّے عقیدے کے باوُجُود بے حیائی کی حَرَکت پر حیرت بالائے حیرت ہے۔

جو چاہو کرو

مکّی مَدَنی مصطفٰے، پیکرِ شرم وحیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باصفا ہے:

Go To Index

"جب تجھے حیاء نہیں تو تُو جو چاہے کر۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبّان ج ۲ ص ۳ حدیث ۶۰۶ دارالکتب العلمیة بیروت) یہ فرمان تہدید وتخویف کے طور پر (یعنی ڈراتے ہوئے اور خوف دلاتے ہوئے) ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بُرا (بے حیائی والا کام) کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

کسی بُزُرگ (بُ۔ زُرْ۔ گ) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی (جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ) "جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان وزمین میں سے کسی سے (شرم وحیاء) نہ آئے تو اپنے آپ کو چَوپایوں میں شمار کر۔"

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے: "حیاء کی غایت (یعنی انتہا) یہ ہے کہ اپنے آپ سے بھی حیاء کرے۔"

باحیاء باادب ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء اور ادب کا آپس میں گہرا تعلُّق ہے، باحیا ہمیشہ باادب بھی ہوتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت

وحُرمت کا پاسدار، حسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیاء دار اور سنّتِ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ فرزند و دُختر اپنے مادَر و پدر سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ ملانا تو کُجا، پَیش رُو ہونے سے لَجاتے، دمِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودگی میں بھی ادب ملحوظ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں القاب سے یاد کرتے۔ الغرض (اَل۔غَ۔رَض) ہر آن و ہر گام مرتبہ و مقام کا لحاظ و پاس اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس کہ اب ہم میں سے تقریباً ہر مَرد و زَن، دختر و فرزندان مدنی اُصُولوں سے نابلد، اَخلاق و آداب سے ناآشنا، قوانینِ شَرِیْعَت سے ناواقِف، بے زِمام ولگام، خانگی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بداَخلاقی کا مظاہَرہ کررہا ہے۔

بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضَرور اٹھاتی ہے۔ چھوٹے

ہیں کہ خَلیق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں اور دوست ہیں کہ واقِعتاً رفیق نہیں، بیٹا رحیم نہیں تو باپ حلیم نہیں، بیٹی تُرش رُو تو ماں تلخ گو ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور مَدَنی ماحول سے دوری کی بِنا پر والِدَین اولاد کی اسلامی تربیّت کر رہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اَلغَرَض ہماری بے ادَبیاں اور بَد لحاظِیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور معاشَرَتی زندگی کو تہ و بالا کر کے تلخ و تُرش کر کے رکھ دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اَسلاف سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے باعث خوش خیال وخوش حال تھے۔ آیئے مُلاحظہ فرمایئے کہ ہمارے اسلاف کے حیاء وادب کا کیا عالَم ہوا کرتا تھا۔

حیاء سے سر اُٹھانے کی ہمّت نہ ہوئی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی سے فرمایا: بایزید! طاق سے فُلاں کتاب لے آیئے۔ عرض کی: حُضُور! وہ طاق کہاں ہے؟ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مُتَعَجِّب ہو کر فرمایا: ایک

عرصہ سے یہاں آ جا رہے ہیں مگر آپ نے طاق نہیں دیکھا! حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے بڑے ادب سے عرض کی: عالی جاہ! مجھے آپ کے حُضُور کبھی سر اٹھانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی لہٰذا میں نے وہ طاق نہیں دیکھا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۳۰ تہران) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُزُرگوں کی بارگاہ میں حاضِری کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس میں جتنی زِیادہ حیا ہوتی ہے اُس میں ادب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی جو کہ اپنے وَقت کے بَہُت بڑے ولیُّ اللہ تھے۔ اِکتِسابِ (اِک۔تِ۔ساب) فیض کے لئے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ایک عرصے تک حاضِری

دیتے رہے مگر جب بھی حاضر ہوئے نگاہیں نیچی کئے سر جُھکائے بیٹھے رہتے تھے، اِسی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کمرے میں طاق کہاں ہے! اور ہم لوگ اگر کسی بُزُرگ کے آستانے پر جائیں تو چاروں طرف نظریں گُھما کر وہاں کے ایک ایک کونے کا جب تک مُعایَنہ نہ کرلیں چین نہ پائیں۔ اِس حِکایت سے ہمیں بھی بزرگوں کی خدمت میں باادب حاضِری کا انداز معلوم ہوگیا۔

ع با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب

آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو بہتر تھا

ہمارے اسلاف کسی کے گھر میں اِدھر اُدھر دیکھنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ چُنانچِہ ابنِ اَبی ہُذَیل کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ایک مُصاحِب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا مُصاحِب (یعنی رفیق) اِدھر اُدھر دیکھنے لگا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔''

(اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد ص۳۷۸ حدیث ۱۳۰۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

وہ کونسا دَرَخت ہے؟ : ایک موقع پر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم ورضی اللہ تعالٰی عنہا نے ارشاد فرمایا: ''مومِن کی مِثال اس دَرَخت کی سی ہے جس کے پتّے نہیں گرتے، بتاؤ وہ کونسا دَرَخت ہے؟ حاضِرین مُختلف درختوں کے نام عرض کرنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بہت ذِہین تھے، فرماتے ہیں کہ میرے ذِہن میں آ گیا کہ کھجور کا درخت ہے لیکن (ادَباً) میں نے بتانے سے حَیاء محسوس کی۔ پھر حاضِرین نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم آپ ہی ارشاد فرما دیجئے تو حضورِ پُرنور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا دَرَخت ہے۔ (صحیح مُسلِم ص ۱۵۱۰ حدیث ۲۸۱۱) یہ ہے حیا وادب

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کی اعلیٰ ترین مثال ! جب بھی کسی بُزُرگ کی خدمت میں حاضِری ہو تو ذِہن یہی ہونا چاہئے کہ اپنی سنائے چلے جانے کے بجائے ان کے ارشادات سنیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باحیاء، مسلمان بننے کیلئے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی **10** تاریخ تک اپنے ذمّہ دار کو جمع کروا دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان: 10

مدینے کی مچھلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مدینے کی مچھلی[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (44 صَفْحات) آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ذات پر دوسرے مسلمان کی خاطر ایثار کا جذبہ بڑھے گا اور حُصُولِ جنّت کا سامان ہو گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازُو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، مَحْبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ **حُضُور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی **محمد** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ **دُرُودِ پاک** ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔

(کتاب حسن الظّن باللّٰہ لابی بکر بن ابی الدنیا ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۷۹ مُلَخَّصاً)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سروَرا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (۵ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ/ 11-3-10) میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار تھے، اُن کو بُھنی ہوئی **مچھلی** کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خادِم حضرتِ سیِّدُنا **نافِع** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: تلاشِ بِسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد مجھے ڈیڑھ دِرْہَم کی ایک **مچھلی مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً میں مل گئی، میں نے اُسے بُھون کر خدمتِ سراپا سخاوت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سائل آگیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: نافِع! یہ **مچھلی** سائل کو دیدو۔ میں نے عرض کی: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ **مدینے کی مچھلی** میں نے خریدی ہے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسے تناوُل فرمالیجئے میں اس **مچھلی** کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ **مچھلی** ہی اس کو دے دو۔ چُنانچِہ میں نے وہ **مدینے کی مچھلی** سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آکر حاضِر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ **مچھلی** اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے: **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اُسے بخش دیتا ہے۔** (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۱٤) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایثار کی تعریف

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **حضرتِ** سیِّدُ نا **عبداللہ** بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے نَفْس پر کس قَدَر قابو تھا کہ شدید خواہِش کے باوُجود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **مدینے کی مچھلی** نہ کھائی، حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اپنی دُنیوی نعمت راہِ خدا میں **ایثار** فرمادی۔ **ایثار** کا معنیٰ ہے: ’’دوسروں کی خواہِش اور حاجت کو اپنی خواہِش وحاجت پر ترجیح دینا۔‘‘

انگوروں کا ایثار

حضرت سیِّدُ نا **عبداللّٰہ** بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے **ایثار** کی ایک اور حِکایت مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار ہوگئے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **خواہِش** ہوئی کہ جب **انگور** کا پہلی بار پھل آئے تو اُسے کھائیں، چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ مُحترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایک دِرْہَم کے **انگور** منگوا لئے، اتنے میں ایک سائل نے ان انگوروں کا سُوال کیا، حضرتِ سیِّدُ نا **عبداللّٰہ** بنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: **یہ انگور اس سائل کو دے دو**، چُنانچِہ دیدیئے گئے۔ بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے دوبارہ ایک دِرْہَم کے **انگور** منگوائے۔ اُسی سائل نے پھر آکر سُوال کیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ **انگور** بھی اس کو دے دو، حتّٰی کہ بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تیسری مرتبہ **انگور** منگوائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۵۹ حدیث ۳۴۸۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔(ابن سنی)

ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچپن شریف کی ادائے مصطَفٰے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کو جس در سے ایثار کا جذبہ ملا، اُس کے بھی کیا کہنے! یعنی میرے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ شان تھی کہ عالَمِ شِیر خواری (یعنی دودھ پینے کی عمر) میں بھی عَدْل وانصاف فرماتے تھے جیسا کہ رِوایات میں آتا ہے کہ سیِّدَتُنا حلیمہ سعدِیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی اپنی اولاد بھی چُونکہ دودھ میں شریک ہوتی تھی لہٰذا سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواہ کتنی ہی بھوک ہوتی صِرف ایک ہی طرف سے دُودھ نوشِ جان فرماتے (یعنی پیتے) تھے۔(اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج ۱ ص ۷۹ مُلَخَّصا) اِسی ایمان افروز ادائے مصطَفٰے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میرے آقا اعلٰی حضرت، عاشقِ ماہِ رسالت، امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحنّان اپنے نعتیہ دیوان، حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں: ؎

بھائیوں کیلئے ترکِ پِستاں کریں
دودھ پیتوں کی نَصفَت[1] پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] عدل۔انصاف۔

ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان اپنے اندر کس قدر **ایثار** کا جذبہ رکھتے تھے! اپنی پسندیدہ چیز راہِ خدا میں دے دینا واقِعی بَہُت بڑے اَجْرو ثواب کا کام ہے۔ قراٰنِ کریم کے چوتھے پارے کی ابتِدا میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا مبارک ارشاد ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (پ ٤، اٰل عمران آیت ٩٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیت کی تشریح

خزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تَحْت **صدرُ الْاَفاضِل** حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی لکھتے ہیں: (حضرتِ سیِّدُنا) حَسَن (بصری) علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کا قول ہے: جو مال مسلمان کو محبوب (یعنی پیارا) ہو اور اُسے رِضائے الٰہی کیلئے خَرْچ کرے وہ اِس آیت میں داخِل ہے خواہ ایک **کھجور** ہی ہو۔

(تفسیرِ خازِن ج ١ ص ٢٧٢)

شَکَر کی بوریاں

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عَرْض کی گئی: اس کی قیمت ہی کیوں نہیں

صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: **شُکر** مجھے محبوب ومَرغوب (یعنی پیاری اور پسندیدہ) ہے اور میں چاہتا ہوں کہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنی **پیاری چیز** خَرْچ کروں۔ (تفسیرِ نسفی ص ۱۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پسندیدہ باغ

حضرتِ سیِّدُنا ابوطَلْحہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ **مدینۂ مُنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں تمام انصار سے زیادہ باغوں والے تھے۔ انہیں اپنے مال میں ''بَیْرُحا'' (نامی باغ) سب سے زیادہ پیارا تھا جو کہ **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِھا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کا بہترین پانی پیتے تھے۔ جب چوتھے پارے کی ابتِدائی آیتِ کریمہ: **لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ** (ترجمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرْچ کرو) نازِل ہوئی تو اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہوکر عَرْض کی: مجھے اپنے اَموال میں ''بَیْرُحا'' سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں صَدَقہ کرتا ہوں۔ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس اِس کا ثواب اور اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اسے وہاں خَرْچ فرمائیں جہاں ربِّ تعالٰی آپ کی رائے قائم فرمائے۔ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بَخٍ ذٰلِكَ

مَالٌ رَّابِحٌ'' یعنی ''خوب! یہ بڑا نفع کا مال ہے،'' جو تم نے کہا میں نے سُن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے اہلِ قرابت میں وَقف کردو۔ سیِّدُ نا ابوطَلْحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بولے: یارسولَ اللّٰہ! میں یِہی کرتا ہوں۔ پھر سیِّدُ نا **ابوطَلْحہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا۔ (صَحیح بُخاری ج۱ ص ۴۹۳ حدیث ۱۴۶۱) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُفَسّرِشہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یارخان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان ''مِراٰۃُ المناجیح'' جلد3 صَفْحَہ 125 پرفرماتے ہیں: ''**بَیْرُحا**'' نام کے، مُحدِّثین نے آٹھ معنیٰ کئے ہیں: جن میں ایک یہ کہ ''**حاء**'' ایک آدمی کا نام تھا جس نے یہ کُنواں کُھدوایا تھا، چُونکہ یہ کُنواں اس باغ میں تھا، لہٰذا باغ کا نام بھی یِہی ہوا، وہ کُنواں اب تک موجود ہے فقیر نے اُس کا پانی پیا ہے۔ مزید آگے چل کر فرماتے ہیں: حُضُور کو بھی یہاں کا پانی بَہُت محبوب تھا، اِسی لئے حُجّاج باخبر ضَرور اس کا پانی بَرَکت کیلئے پیتے ہیں۔ (آج کل ''بَیْرُحا'' کی زیارت نہیں ہوسکتی، نہ ہی اُس کا پانی پِیا جاسکتا ہے کیوں کہ وہ **مسجدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی توسیع میں شامل ہوچکا ہے۔ ہاں جانکار (یعنی معلومات رکھنے والے لوگ) **مسجدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں اُس مخصوص مقام کی زیارت کرواسکتے ہیں جہاں ''بَیْرُحا'' تھا) مفتی صاحِب صَفْحَہ 126 پر حدیثِ پاک کے اِس حصّے

"خوب! یہ تو بڑا نفع کا مال ہے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اے ابوطَلْحہ! تمہیں اس باغ کے وَقف کرنے میں بہُت نَفع ہوگا، معلوم ہوتا ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اعمال کی قَبولیّت کی بھی خبر ہے اور یہ بھی کہ کس کا کونسا عمل کس درجے کا قبول ہے (اور) یہ باغ کیوں قَبول نہ ہوتا! باغ بھی اچّھا تھا، وَقف کرنے والے بھی اچّھے یعنی صَحابی اور جن کے طُفیل وَقف کیا گیا وہ اچّھوں کے شَہَنْشاہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سارے اچّھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اُس اچّھے سے اچّھا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُمدہ گھوڑا

"تفسیرِ خازِن" میں چوتھے پارے کی پہلی آیت

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ (پ ٤، اٰل عمران، آیت ٩٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

کے تحت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِس آیتِ مبارَکہ کے نُزُول پر اپنا عُمدہ و نفیس گھوڑا دربارِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں لائے عَرض کی: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے "صَدَقہ" ہے۔ میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ گھوڑا اُن ہی کے فرزند سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرما دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا زَید رضی اللہ تعالٰی عنہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہومجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نیّت **صَدَقے** کی تھی۔ فرمایا: ''**رب** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا **صَدَقہ** قَبول فرمالیا۔'' (تفسیرِ خازِن ج ۱ ص ۲۷۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فاروقِ اعظم کو کنیز پسند آئی تو آزاد کر دی

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو لکھا کہ میرے لیے ایک کنیز خرید کر بھجوا دیجئے۔ اُنہوں نے بھیج دی، وہ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بَہُت پسند آئی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ آیتِ کریمہ **لَنْ تَنَالُوا** ... (آخر تک) پڑھ کر اسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں آزاد فرمادیا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۳ ص ۳۴۶ رقم ۷۳۹۰) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہمارے اندر بھی ایسا جذبۂ ایثار وقربانی پیدا ہو جائے کہ ہم بھی اپنی **پیاری چیزیں** راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹا دیا کریں، افسوس! ہم تو اچھّی اور عمدہ اَشیا کو جان کی طرح سنبھال کر رکھتے ہیں اور اگر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا یا کسی کو تحفہ پیش کرنا ہو تو عُمُوماً رَدّی قسم کی چیزیں ہی دیتے ہیں اور وہ بھی وُہی جو کہ ہمارے لئے کار آمد نہیں ہوتیں! کس قَدَر محرومی کی بات ہے کہ جس **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُسی کی

عطا کردہ نعمتیں اُسی کی راہ میں دینے کیلئے ہم تیّار نہیں ہوتے۔ ہماری چیزیں خواہ چوری ہوجائیں، سڑ جائیں، اِدھر اُدھر گم ہوجائیں پرواہ نہیں، آہ! ہمارا دل نہیں ہوتا تو راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کو نہیں ہوتا۔

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں

پسندیدہ چیزیں لُٹا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَبُوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عُمدہ اونٹ

اپنی پیاری چیز راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا ایک اور ایمان اَفروز واقِعہ پڑھیے اور جھومیے۔ **مشہور** صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **ابوذر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ **مدینۂ مُنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کی ایک قریبی بستی میں رہا کرتے تھے۔ گزر بسر کیلئے آپ کے پاس چند اُونٹ تھے اور ایک کمزور سا چرواہا۔ ایک بار خاندانِ بنو سُلَیم کے ایک صاحِب رضی اللہ تعالٰی عنہ حاضِرِ خدمت ہو کر عَرض گزار ہوئے کہ حُضُور! مجھے اپنی صُحبت میں رہنے کی اجازت مَرحَمت فرمایئے، فیض بھی حاصل کروں گا اور آپ جناب کے چرواہے کا ساتھ بھی دے دیا کروں گا۔ **سیِّدُنا ابوذر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط (گویا ''مَدَنی فیس'') یہ ارشاد فرمائی کہ آپ کو میری اطاعت (یعنی فرماں برداری) کرنی ہوگی۔ عرض کی: کس بات میں؟ فرمایا:

''جب میں اپنے مال میں سے کوئی چیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا کہوں تو سب

سے **بہترین شے دینی ہوگی۔**'' اُنہوں نے منظور کرلیا اور صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہونے لگے۔ ایک دن کسی نے سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: حُضُور! یہاں ندی کے کَنارے کچھ غُرَبا آباد ہیں ہوسکے تو ان کی کوئی امداد فرمادیجئے۔ سُلَیمی صاحِب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھے حکم دیا: ''ایک اونٹ لے آیئے۔'' میں گیا اور سب سے **عمدہ اُونٹ** لے جانے کا ارادہ کیا مگر میرے ذِہن میں آیا کہ یہ **اُونٹ** سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سُواری کیلئے کار آمد بھی ہے اور مُطیع (یعنی فرماں بردار) بھی۔ مقصود تو صِرف گوشت تقسیم کرنا ہے لہٰذا اس کے بدلے اس کے بعد کے دَرَجے کی بہترین **اُونٹنی** پیش کردی۔ فرمایا: ''آپ نے خِیانت کی۔'' میں سمجھ گیا اور اُسی **اُونٹ** کو حاضِر کردیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حکم فرمایا کہ ندی کے کَنارے جتنے گھر آباد ہیں سب کی گنتی فرمالیجئے اور میرا گھر بھی اُس میں شامل کرلیجئے، پھر اُونٹ کو نَحْر کر کے سب کے گھروں میں برابر برابر گوشت پہنچا دیجئے، میرے گھر میں بھی دوسروں کے مقابلے میں کوئی بوٹی زائد نہ جانے پائے اس کا خیال رکھئے۔ حُکْم کی تعمیل کردی گئی۔ بعدِ فراغت مجھے طلب کر کے فرمایا: کیا آپ وعدہ بھول گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے وعدہ یاد تھا اور اوّل لیا بھی اُسی اونٹ کو تھا مگر مجھے خیال ہوا کہ یہ اُونٹ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سُواری کا ہے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے بہُت کار آمد بھی، محض آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ضَرورت کے پیشِ نظر اس کو چھوڑا تھا۔ فرمایا: واقِعی صِرف میری ضَرورت کے پیشِ نظر چھوڑ دیا تھا؟ عَرْض کی: جی

ہاں۔ فرمایا: اپنی ضَرورت کا دن نہ بتادوں؟ سُن لو! میری ضَرورت کا دن تو وہ دن ہے جس دن میں قَبْر کے گڑھے میں تنہا ڈال دیا جاؤں گا، باقی رہا مال، تو اس کے تین حصّے دار ہیں: (۱) ''تقدیر'' جو مال لے جانے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتی (۲) ''وارِث'' جو تیرے مرنے کا منتظر رہتا ہے کہ کب تُو مرے اور وہ تیرے مال پر قبضہ کرلے (۳) تیسرا حصّے دار تُو خود ہے (جب تقدیر اور وارِث مال لینے کے مُعامَلے میں کوئی رِعایت نہیں کرتے تو تُو اپنا حصّہ لینے میں کیوں پیچھے رہتا ہے؟ جتنا بن پڑے عمدہ سے عمدہ ترین مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دے کر اپنی آخرت کیلئے جمع کر لے) یہ فرما کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے چوتھے پارے کی ابتدائی آیتِ کریمہ تلاوت کی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ ٤، اٰل عمران آیت ٩٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچوگے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اور فرمایا کہ اِسی لیے جو مال مجھے سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے اس کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرْچ کرکے اپنی آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہوں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۲ ص ۲٦١)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! ہمیں بھی سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جذبۂ **ایثار** کے سَمُندر کا کوئی آدھا قطرہ ہی نصیب ہوجاتا! افسوس صد کروڑ افسوس! اپنی پسند کی چیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا تو گویا ہماری ڈِکشنری میں ہے ہی نہیں! بس ہر دم مالِ مفت کی طَلَب میں ہی

دل پھنسا رہتا ہے، بالخصوص جو زیادہ ثواب کا کام ہو اُس میں خَرْچ کرنے کیلئے نَفْس قَطْعاً اجازت نہیں دیتا مَثَلاً قراٰنِ کریم یا دینی کتاب وغیرہ خرید کر پڑھنا اگرچِہ زیادہ ثواب کا باعث ہے مگر جی چاہتا ہے کہ چندے سے یا تحفے میں مل جائے تو اچّھا، سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں پلّے سے خَرْچ کرنے کا بے اندازہ ثواب ہے مگر ہمارے نفسِ ستم گر کا بُرا ہو یہ بدبخت یِہی ذِہن بناتا رہتا ہے کہ کوئی دوسرا خَرْچ اُٹھائے تو ہی سفر کرنا، بلکہ جو دن قافِلے میں سفر کے اندر گزریں ان کی اُجرت بھی ملنی چاہیے۔ ہائے! ہائے! اِس حرص و آز بھرے انداز کے ساتھ ربِّ بے نیاز جَلَّ جَلالُہٗ کو کس طرح راضی کیا جاسکے گا۔

سَرورِ دِیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

مال سے تین طرح کے فوائد ملتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنو! سنو! اے مال کے متوالو سنو! خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بندہ کہتا ہے: میرا مال ہے! میرا مال ہے! اور اسے تو اس کے مال سے تین ہی طرح کا فائدہ ہے: (۱) جو کھا کر فنا کر دیا یا (۲) پہن کر پُرانا کر دیا یا (۳) عطا کر کے آخرت کیلئے جمع کیا اور اس کے سِوا جانے والا ہے کہ اَوروں کیلئے چھوڑ جائے گا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۹)

وارث کا مال

محبوبِ ربِّ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارِث کا مال اپنے مال سے اچّھا لگے؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ایسا کون ہوسکتا ہے جس کو اپنے مال سے دوسرے کا مال عزیز ہو؟ اِس پر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنا مال وُہی ہے جو (راہِ خدا میں خرچ کرکے) آگے بھیج دیا جائے اور جو باقی چھوڑ دیا جائے وہ **وارِث کا مال** ہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٢٣٠ حدیث ٦٤٤٢)

مَرَضُ الموت میں بھی ایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! کوئی اپنی زندگی ہی میں مال سے مسجِد وغیرہ بنوا کر ثوابِ جاریہ کی ترکیب بنانے میں کامیاب ہو جائے! رہی اولاد، تو ان سے اگر کوئی مالدار آدمی یہ امّید رکھتا ہو کہ یہ ثوابِ جاریہ کی ترکیب کریں گے تو اس کی شاید بَہُت بڑی بھول ہے، آج کل تَرکے کی تقسیم میں جو اولاد خونریزی تک سے باز نہیں رہتی وہ خاک اپنے مرحوم باپ کو راحت پہنچانے کا سامان کرے گی! **ایثار** کا ذِہن بنائیے یِہی آخرت میں کام آئے گا۔ ذرا دیکھئے تو سہی! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین ثواب کی حِرص میں **ایثار** کے مُعامَلے میں کس قَدَر آگے بڑھے ہوئے تھے چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ

سیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مَرَضُ الموت میں مُبتَلا تھے، کسی نے آکر سُوال کیا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی قمیص اُتار کر اُسے دیدی، اپنے لئے اُدھار کپڑا حاصِل کیا اور اُسی میں اِنتِقال فرمایا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۱۹) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سخاوت میں حیرت انگیز جلدی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف نیکیوں کے کتنے حریص ہوتے تھے کہ مَرَضُ الموت میں بھی ثواب کمانے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا یہ حضرات نیکی کمانے میں بسا اوقات تو اس قَدَر جلدی فرماتے کہ حیرت ہوتی ہے چُنانچِہ **میرے آقا اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 10 صَفْحہ 84 پر فرماتے ہیں: سیِّدُنا وَابنِ سیِّدُنا، امام اِبنُ الامامِ، کریم اِبنُ الکِرام حضرتِ **امام محمد باقر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک قَبائے نفیس (یعنی عمدہ اَچکن۔شیروانی) بنوائی۔ طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خُدا میں دیجئے فوراً خادِم کو آواز دی، قریبِ دیوار حاضِر ہوا۔ حُضُور نے قبائے مُعلّٰی (اَچکن مبارک) اُتار کر دی کہ فُلاں محتاج کو دے آ۔ جب باہَر رونق افروز ہوئے، خادِم نے عرض کی: اس دَرَجہ تعجیل (یعنی اس قدر جلدی) کی وجہ کیا تھی؟ فرمایا: کیا معلوم تھا کہ باہَر آتے آتے **نیّت**

میں فرق آجاتا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

نیکی میں جلدی کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین نیکی میں کس قَدَر جلدی کرتے تھے مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) قلب مُنقلِب ہو جائے (یعنی دل کا ارادہ بدل جائے) اور نیکی سے مَحرومی کا سامنا ہو۔ لہٰذا جب بھی نیکی کا ذِہن بنے فوراً کر لینی چاہیے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''نیک اعمال میں جلدی کرو۔''

(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵ حدیث ۱۰۸۱)

رُقعَہ پڑھے بِغیر درخواست منظور کر لی

افسوس! اکثر لوگ اوّل تو راہِ خدا میں دیتے نہیں، دیتے ہیں تو بَہُت سوچ سمجھ کر، خوب تحقیق کر کے، دَھکّے کھلا کر، رُلا رُلا کر، بے دلی کے ساتھ اور وہ بھی **زکوٰۃ** جو کہ مال کا مَیل ہے اور وہ بھی بَہُت ہی تھوڑی مِقدار میں بَہُت بڑا احسان رکھ کر دیتے ہیں! جبکہ دیکھا جائے تو زکوٰۃ دینے والے کو سوچنا چاہیے کہ مُحسن میں نہیں، احسان تو اُس کا ہے جو میری زکوٰۃ یعنی میرے مال کا مَیل اُٹھاتا ہے۔ کاش! ایسا ہو جائے کہ غریبوں کو تلاش کر کے، ان کی خدمت میں حاضِر ہو کر نہایت احترام کے ساتھ زکوٰۃ پیش کرنے کی سعادت حاصِل کی جائے۔ ایسوں کی ترغیب کے لئے **چارٌ حِکایات** پیشِ خدمت ہیں:

﴿1﴾ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 404 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**ضیائے صَدَقات**'' صَفْحہ 209 تا 210 پر ہے: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فوراً فرمایا: ''تمہاری حاجت پوری کر دی گئی'' عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول! آپ اس کا رُقعہ (رُق۔عہ) پڑھتے اور پھر اس کے مطابِق جواب دیتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وہ (اُتنی دیر تک) میرے سامنے ذِلّت کے ساتھ کھڑا رہتا تو پھر اس کے بارے میں اللہ تعالٰی مجھ سے پوچھتا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ص ۳۰۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دل دولت سے نہیں بھلائی سے خریدا جا سکتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ! راکِبِ دوشِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیا سیِّدُنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خَشیّتِ الٰہی کو اپنے مال پر مقدّم رکھا اور اسی میں فلاح و کامیابی ہے کہ مال کی مَحبَّت اللہ کی مَحبَّت پر غالب نہیں آنی چاہئے۔ بے شک مال سے بَہُت کچھ خریدا جا سکتا ہے مگر دل نہیں خرید سکتے! چُنانچِہ ﴿2﴾ حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمّاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص پر تعجُّب ہوتا ہے جو مال خَرْچ کر کے غلام تو خریدتا ہے لیکن نیکی (و بھلائی) کے ذَرِیعے آزاد لوگوں (کے دلوں) کو نہیں خریدتا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ص ۳۰۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سخی وہ نہیں جو صرف مانگنے پر دے

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مانگنے والوں کو (مانگنے پر) دیتا ہے وہ سخی نہیں، سخی تو وہ ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کرنے والوں کے سلسلے میں اللہ تعالٰی کے حُقُوق کو خود بخود پورا کرتا ہے اور شکریہ کا لالچ بھی نہیں رکھتا کیونکہ وہ مکمَّل ثواب کے حُصول کا یقین رکھتا ہے۔(ایضاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دوست کی خبر گیری نہ کرنے پر افسوس

﴿4﴾ ایک شخص نے اپنے دوست کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔اس نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ کہا: مجھ پر چارسو درہم قرض ہیں۔صاحِبِ خانہ نے چارسو دِرہَم اُس کے حوالے کردیئے اور روتا ہوا واپَس آیا، بیوی نے کہا: اگر آپ کو ان درہموں کا دینا شاقّ (یعنی دشوار وناگوار) تھا تو نہ دیتے۔اُس نے کہا: میں تو اِس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے اُس کا حال اُس کے بتائے بِغیر معلوم نہ ہوسکا حتّٰی کہ وہ (بے چارہ) میرا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور ہوا۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج۳ ص ۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، کمال یہ نہیں کہ ضرورت مند دوست مانگنے آئے اور ہم اُس کو دے دیں، کمال تو یہ ہے اُس کی مالی کمزوریوں پر ہماری نظر ہو اور اِس سے پہلے کہ وہ شرماتا لجاتا ہم سے اپنا حال کہے ہم اُس کی خود جا کر اِمداد کردیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا ۔ (طبرانی)

ہمیں اپنے فضل و کرم سے تُو کر دے

سخاوت کی نعمت عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نِرالی مہمان نوازی

''خزائنُ الْعِرفان'' میں ہے: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک بار ایک بھوکا شخص حاضِر ہوا، **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **تمام اُمَّہاتُ المؤمِنین** رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُنَّ کے گھروں میں معلوم کروایا کہ کوئی کھانے کی چیز مل جائے مگر کسی کے یہاں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی ۔ **شاہِ خیرُ الانام** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے فرمایا: **''جو شخص اس کو مہمان بنائے اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس پر رَحْمت فرمائے۔''** حضرتِ سیِّدُنا **ابوطَلْحہ انصاری** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوگئے اور مہمان کو اپنے دولت خانے پر لے گئے، گھر جا کر اپنے بچّوں کی اَمّی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا: گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صِرف بچّوں کیلئے تھوڑا سا رکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا **ابوطَلْحہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بچّوں کو بہلا پُھسلا کر سُلا دو۔ اور جب مِہمان کھانے بیٹھے تو چَراغ دُرُست کرنے کے بہانے اُٹھو اور چَراغ بُجھا دو، تا کہ مِہمان اچّھی طرح کھالے۔ یہ ترکیب اس لیے کی کہ مِہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہے ورنہ اِصرار کریگا اور کھانا تھوڑا ہے، اِس لیے مِہمان بھوکا رہ جائے گا۔ اس طرح حضرتِ سیِّدُنا **ابوطَلْحہ** رضی

اللہ تعالٰی عنہ نے مہمان کو کھانا کِھلا دیا اور خود اہلِ خانہ نے بُھو کے رہ کر رات گزار دی۔

جب صبح ہوئی اور بارگاہِ نُبوّت میں حاضِر ہوئے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ ابو طَلْحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھ کر فرمایا: **رات فُلاں فُلاں کے گھر میں عجیب مُعامَلہ پیش آیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں سے بَہُت راضی ہے** اور سُورۂ حَشْر کی یہ آیت نازِل ہوئی:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ(۹) (پ ۲۸ الحشر، آیت ۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نَفْس کے لالچ سے بچایا گیا تو وُہی کامیاب ہیں۔

(خزائنُ العرفان ص ۹۸٤ بِتَصَرُّفٍ)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم دوسرے دن کے لئے کھانا نہ بچاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی حِکایت پر غور کرنے سے عِبرت کے بَہُت سارے **مَدَنی پھول** مُیَسّر آتے ہیں۔ مَثَلاً **شَہَنْشاہِ دوعالم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قَدَر سادَگی کے عالَم میں زندَگی گزار رہے تھے کہ کسی بھی اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر سے رات کو کھانا برآمد نہ ہوا۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے توکُّل کا عالَم یہ تھا کہ آپ دوسرے دن کیلئے کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا

عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: ''ہم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حالانکہ کھا سکتے تھے مگر (کھانے کے بجائے) **ایثار** کردیا کرتے تھے۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج٤ ص٩٢ حدیث٨٦)

بچّے کے روزے کا اَہم ترین مسئلہ

بیان کردہ مَدَنی حِکایت میں **بچّوں** کیلئے رکھا ہوا تھوڑا سا کھانا بچّوں کے بجائے مہمان کو کھلا دینے کے تعلُّق سے مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی** علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: عُلَماءِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام نے اس مُعامَلے کو اس پر مَحمول کیا (یعنی اس سے مُراد یہ) ہے کہ بچّے بھوکے نہیں تھے بلکہ بِغیر بھوک کے مانگ رہے تھے جیسا کہ بچّوں کی عادت ہوتی ہے، ورنہ اگر وہ بھوکے ہوتے تو مہمان سے پہلے بھوکے بچّوں کو کھلانا **واجِب** تھا اور وہ واجب کو کیسے ترک کرسکتے تھے۔ (کیوں کہ واجِب کا تارِک گنہگار ہوتا ہے) حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **ابوطَلْحہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کی زوجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی تعریف فرمائی ہے۔ (اشعۃُ اللّمعات ج٤ ص٧٤٠) اس شرحِ حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو بھوک لگنے کی صورت میں اُنہیں کھانا کِھلانا ماں باپ پر **واجِب** ہوجاتا ہے۔ یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجُّہ ہے اور وہ یہ کہ چھوٹے بچّے کو رَمَضانُ المبارَک میں روزہ رکھوانا اگرچِہ جائز ہے مگر وہ بھوک کے سبب کھانا مانگے تو ماں باپ کیلئے ان کو کھلانا **واجِب** ہوجائے گا چاہے وہ اُس کی زندَگی کا پہلا روزہ ہو اگر بِلا اجازتِ شَرعی نہیں کھلائیں

گے تو گنہگار اور جہنَّم کے حقدار ہو جائیں گے۔

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت

ہو پاسِ شریعت عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُحُد پہاڑ جتنا سونا ہو تب بھی۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالَم مدار، سَخیوں کے سردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سَخاوت آثار ہے: **"اگر میرے پاس اُحُد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو تو بھی مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں کہ ان میں سے میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین (یعنی قرض) ہو تو اس کیلئے کچھ رکھ لوں گا۔"** (صَحیح بُخاری ج٤ ص٤٨٣ حدیث٧٢٢٨)

سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو!

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کا دم بھرنے والو اور سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اُحُد پہاڑ** کے برابر بھی سونا ہو تو اُس کو اپنے پاس رکھنے کیلئے تیّار نہیں، اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کے دعوے کے باوُجود مال جَمع کرنے کی فِکر سے ہی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) نہیں پاتے۔ افسوس! حلال اور حرام کی تمیز تک اُٹھتی جارہی ہے۔

ہماری اسلامی بہنیں بھی خوب **سونا** جَمْع کرنے کی شوقین ہوتی ہیں، سارا سونا اور مال لُٹا دینا تو ایک طرف رہا اپنے سونے کی **زکوٰۃ** تک ادا کرنے کیلئے بعض خواتین تیّار نہیں ہوتیں! اور نفس و شیطٰن کے بہکاوے میں آکر کہتی سنائی دیتی ہیں کہ ہم کماتی نہیں ہیں، زکوٰۃ تو وہ ادا کریں جو کماتے ہیں! حالانکہ ایسا نہیں، اگر سونے کے زیور وغیرہ کسی کے پاس ہوں اور زکوٰۃ کے شرائط پائے جائیں تو **زکوٰۃ** فرض ہو جائیگی۔ سونے(GOLD) سے پیار کرنے میں حد سے بڑھنے والیاں ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک سنیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور آج تک گزشتہ زندگی کی جتنی **زکوٰۃ** ذِمّے ہے حساب لگا کر فوری طور پر ساری کی ساری ادا کر دیں اور بلا اجازتِ شَرْعی ہونے والی تاخیر کی توبہ بھی کریں۔

آگ کے کنگن

نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں دو[۲] عورَتیں حاضِر ہوئیں، ان کے ہاتھوں میں **سونے کے کنگن** تھے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے اِستِفْسار فرمایا یعنی پوچھا: تم اِن کی **زکوٰۃ** دیتی ہو؟ وہ بولیں: نہیں۔ فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں **آگ کے کنگن** پہنائے؟ وہ بولیں: نہیں۔ تو فرمایا: ان کی **زکوٰۃ** دیا کرو۔ (تِرمِذی ج۲ ص۱۳۲ حدیث ۶۳۷) زکوٰۃ کی تفصیلی معلومات کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 491 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ زکوٰۃ'' کا مُطالَعہ نہایت مفید ہے۔

بی بی فاطِمہ کا ایثار

راکبِ دوشِ مصطفٰے ، سیِّدُالْاَسْخِیا ،امامِ ہُمام سیِّدُنا امام حسن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ایک وَقْت کے فاقے کے بعد ہمارے یہاں کھانے کی ترکیب بنی ،میرے بابا جان مولیٰ مشکلکشا ،علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور میرے چھوٹے بھائی حضرتِ امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کھانے سے فارغ ہو چکے تھے مگر امّی جان سیِّدَۃُ النِّسا فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ابھی نہیں کھایا تھا ، انہوں نے جونہی روٹی پر ہاتھ بڑھایا کہ دروازے پر ایک سائل نے صدا دی: ’’اے بنتِ رسولُ اللّٰہ ! میں دو وَقْت کا بھوکا ہوں میرا پیٹ بھر دیجئے ۔‘‘ امّی جان رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فوراً کھانے سے ہاتھ روک لیا اور مجھے حُکْم دیا کہ جاؤ! یہ کھانا سائل کو پیش کر دو، مجھے تو ایک وَقْت کا فاقہ ہے اور اس نے دو۲ وَقْت سے نہیں کھایا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کِھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کِھلانے پلانے کا عظیمُ الشّان ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا

نے فاقے کے باوُجُود اپنا کھانا **ایثار** فرما دیا! افسوس! اہلِ بیتِ نُبُوَّت سے مَحَبَّت کا دم بھرنے کے باوُجُود ہم اپنی ضَرورت کا بُچا بچا کُھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے کے بجائے آیِندہ کیلئے فرِیج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا کِھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اِس ضِمن میں دو **فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿1﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلائے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قِیامت جنّت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پِلائے، تو **اللہ** تَعَالٰی اُسے بروزِ قِیامت مُہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو **اللہ** تَعَالٰی اُسے جنّت کے **سبز کپڑے** پہنائے گا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٤ حدیث ٢٤٥٧) ﴿2﴾ جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلا کر سَیر کر دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے اُس جیسے لوگ ہی داخِل ہوں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ٢٠ ص ٨٥ حدیث ١٦٢)

کِھلانے پلانے کی توفیق دیدے
پئے شاہِ کرب و بلا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انوکھا دسترخوان

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن اَنطاکی عَلَیہ رَحْمةُ اللہِ الباقی کے پاس ایک بار بَہُت

سے مہمان تشریف لے آئے۔رات جب کھانے کا وَقْت آیا تو **روٹیاں** کم تھیں، چُنانچِہ روٹیوں کے ٹکڑے کرکے دَسترخوان پر ڈال دیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھادیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں **دَسترخوان** پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھاچکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ **ایثار** کے جذبے کے تَحْت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یِہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔(اِتحافُ السّادَۃ ج۹ ص ۷۸۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اپنی ضَرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت

اللہ ! اللہ ! ہمارے اَسلاف کا **جذبۂ ایثار** کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حِرص وطَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ''کھاؤں کھاؤں'' کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ ''کھانا اور چبانا'' بھول کر ''نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا'' شروع کردیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی تو کھانے میں کامیاب ہوجائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حِرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (نِ۔والہ) بھی چھین کر نگل جائیں!۔ کاش! ہم بھی ''ایثار'' کرنا سیکھیں۔ **سلطانِ دوجہاں** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: **''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر** (دوسرے کو) **ترجیح**

دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔" (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ۹ ص ۷۷۹)

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر

عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نُسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خَرْچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرْچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقِع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اِس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر ایثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اِسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَسْت پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقِع پر اپنے نفس

کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں **ایثار** کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔

ایثار کا ثواب بے حساب جنّت

حُـــجَّۃُ الْاِســـلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الوالی "اِحْیاءُ الْعُلُوم" میں نَقل کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: **اے موسیٰ** (علیہِ السَّلام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ **ایثار** کرے اور میں بروزِ قِیامت اُس سے حِساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں! اُس کا مقام **جنَّت** ہے، وہ جہاں بھی چاہے رہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص۳۱۸)

جب جنَّت کی دُعا دیتا ہوں تو مالی ایثار سے کیوں رُکوں!

حضرتِ سُفْیان بن عُیَیْنہ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا کہ **سخاوت** کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بھائیوں سے بھلائی کا سُلوک کرنا اور مال عطا کرنا **سخاوت** ہے۔ مزید فرمایا: میرے والِدِ ماجِد علیہ رَحْمۃُ اللّٰہ الواحِد کو وِراثت میں پچاس ہزار دِرْہَم ملے تو اُنہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیئے اور فرمایا کہ میں جب نَماز میں **اللہ** تَعَالٰی سے اپنے بھائیوں کے لئے (سب سے عظیم دولت) **جنَّت** کا سُوال کیا کرتا تھا تو اب (دنیائے فانی کے حقیر) مال میں ان سے بُخْل کیوں کروں؟ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۳۰۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا رب!
دے جذبہ بھی ایثار کا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بکری کی سِری

کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بطورِ ہَدِیّہ (ہَ۔دِی۔یَہ یعنی تُحفہ) ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر **بکری کی سِری** بھیجی تو اُنہوں نے یہ فرما کر کہ فُلاں میرا اسلامی بھائی اِس **سِری** کا مجھ سے زیادہ ضَرورت مَند ہے، وہ **سِری** اُس کے گھر بھیج دی تو اُنہوں نے کہا کہ فُلاں مجھ سے بھی زیادہ حاجت مند ہے اور یوں وہ **سِری** اُس صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر بھجوا دی۔ اِس طرح ایک نے دوسرے کے گھر اور دوسرے نے تیسرے کے گھر اُس **سِری** کو بھیجا یہاں تک کہ وہ **بکری کی سِری** سات گھروں میں گھومتی ہوئی پھر سے پہلے ہی صَحابی کے پاس پَہُنچ گئی۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۳ ص ۲۲۹ حديث ۳۸۰۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

قطبِ مدینہ نے ایثار کرنے والے تاجر کی حِکایت بیان فرمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ غربت و اِفلاس کے باوُجود ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کے اندر کس قَدَر **جذبۂ ایثار** تھا کہ ہر ایک اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیتا تھا اور آہ! آج حالات بالکل بَرعکس (یعنی الٹ) ہیں، اکثر لوگ اپنے ہی بھائی کا گلا کاٹنے میں مَصْرُوف ہیں۔ میرے پِیرو مُرشِد سیِّدی **قطبِ مدینہ** حضرتِ

مولانا ضیاءُ الدّین علیہ رَحمۃُ اللہِ المُبین تُرکوں کے ''دَورِ خدمت'' سے مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً میں سُکُونَت پذیر ہوگئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا وِصال شریف ۳ ذُوالْحِجّۃِ الْحرام ۱٤۰۱ سِنِ ھِجری مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً میں ہوا اور جنّتُ البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں کسی نے عرض کی: حُضُور! جب آپ شروع میں مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً آئے اُس وَقت کے مسلمان کیسے تھے؟ فرمایا: ایک بندۂ مالدار کثیر مقدار میں مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کے غُرَبا میں کپڑے تقسیم کرنا چاہتا تھا لہٰذا اِس غرض سے ایک کپڑے کے دوکاندار سے اس نے کہا کہ مجھے فُلاں کپڑے کے اِتنے اِتنے تھان درکار ہیں، دوکاندار نے کہا: ''آپ کا مطلوبہ کپڑا میرے پاس موجود ہے مگر مہربانی فرما کر آپ سامنے والی دوکان سے خرید لیجئے، کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری بِکری اچّھی ہوچکی ہے مگر اُس بے چارے کا دھندا آج کم ہوا ہے۔'' فرمایا: کہ پہلے کے مسلمان ایسے مُجَسّمِ اِخلاص وایثار تھے اور آج کے مسلمانوں کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ان کی اکثریت کس طرح مال سمیٹنے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مشغول ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

نِرالے ڈاکو

کہا جاتا ہے کہ پہلے کے راہِ مدینہ کے قَطّاعُ الطَّریق یعنی ڈاکو بھی عجیب ہوا

کرتے تھے، جب **ڈاکوؤں کی جماعت** حاجیوں کا قافِلہ لوٹنے لگتی تو حاجی اُن کو سلام کرتے ،ڈاکو سلام کا جواب نہ دیتے ،اگر وہ سلام کے جواب میں **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** کہہ دیتے تو اُن کو لوٹنے سے باز رہتے اور اگر لُوٹنے کے بعد **سلام کا جواب** دیدیتے تو لُوٹا ہوا مال لَوٹا دیتے۔ کیوں کہ **ڈاکو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم** (یعنی تم پر سلامتی ہو) اور **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** کا معنیٰ (اورتم پر بھی سلامتی ہو) خوب سمجھتے تھے یعنی اُن کا ذِہن یہ ہوتا تھا کہ جس کو اپنی زَبان سے ''سلامتی کی دعا'' دیدی اب اُس کو کیسے لُوٹیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ہرگز یہ مُراد نہیں کہ سلام کا جواب نہ دینے سے ڈاکوؤں کیلئے **مَعَاذَاللّٰہ** ڈکیتی جائز ہو جاتی تھی ،بس ہمیں اس سے یہ درس حاصِل کرنا ہے کہ ہم جس کو سلام کریں اُس کے بارے میں یہ تصوُّر کریں کہ ہم نے اُسے اپنی ذات سے پہنچنے والے ہر قسم کے شر سے ''سلامت'' قرار دیدیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو واقعی ہمارا مُعاشَرہ مَدَنی مُعاشَرہ بن جائے۔ **مسلمان کو سلام کرتے وقت کی نیّت** بھی ذہن نشین فرما لیجئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ رسالہ، **''101 مَدَنی پھول''** صَفْحہ 2 پر ہے: بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزئیے کا خُلاصہ ہے: ''**سلام کرتے وَقت** دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت وآبرو سب کچھ میری حِفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں۔''

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ص ۱۰۲)

اے مدینے کے تاجدار سلام اے غریبوں کے غمگسار سلام

اُس جوابِ سلام کے صدقے تاقِیامت ہوں بے شمار سلام

وہ سلامت رہا قِیامت میں

پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا کھانا کتّے پر ایثار کر دیا!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی "اِحْیاءُ الْعُلُوم" جلد 3 میں فرماتے ہیں: منقول ہے، حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکبر اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور اَثنائے راہ (یعنی راستے میں) کسی **باغ** میں اُترے، وہاں ایک **غلام** کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک **کُتّا** بھی آ پہنچا، غلام نے ایک ایک کر کے **تین روٹیاں** اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکبر نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وُہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: وہ سب تو آپ نے کتّے پر **ایثار** کر دیا! عرض کی: اِس علاقے میں کتّے نہیں ہوتے، یہ کہیں دُور سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: **فاقہ** کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر علیہ رَحْمَۃُ

اللہُ اَکبر اُس **غلام** کے **ایثار** سے بے حد مُتَاَثِّر ہوئے، چُنانچِہ باغ کے مالِک سے وہ باغ، غلام اور بقیّہ سامان وغیرہ خریدلیا، **غلام** کو آزاد کر کے وہ **باغ** وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۱۸)

کتّے کے ایثار کی عجیب حِکایت

سُبْحٰنَ اللّٰہ! خوش نصیب غلام کا ایثار صد کروڑ مرحبا! اس کے ایثار کا دنیا میں بھی کس قدر عمدہ صِلہ مِلا کہ دم زَدَن میں آزاد ہو کر باغ کا مالِک بن گیا۔ خیر یہ تو انسان تھا، ایک کتّے کے ایثار کی عجیب حکایت ملاحظہ فرمائیے چُنانچِہ بعض صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: ہم ''طَرَسُوس'' سے جہاد کیلئے روانہ ہوئے، شہر سے ایک **کتّا** بھی پیچھے ہو لیا۔ جب شہر کے دروازے سے باہَر نکلے تو وہاں ایک مرا ہوا جانور پڑا تھا، ہم ایک بلند جگہ پر بیٹھ گئے، وہ **کُتّا** شہر کی طرف چلا گیا، کچھ دیر بعد واپَس آیا تو اکیلا نہیں تھا، اُس کے ساتھ تقریباً **20 کتّے** مزید تھے، آتے ہی سارے مُردار پر جَھپٹ پڑے مگر وہ **کتّا** دُور ہٹ کر بیٹھ گیا اور دیکھتا رہا۔ جب وہ کھا چکے تو چلے گئے! یہ **کتّا** اٹھا اور بچی کھچی ہڈّیاں نوچنے اور کھانے لگا، پھر وہ بھی واپَس چلا گیا۔ (ایضاً ص ۳۱۹)

دم توڑتے وَقت بھی ایثار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتّے کی ایثار کی حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، گویا کتّا ہمیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے زبانِ حال سے کہہ رہا

ہے کہ میں تو کتّا ہو کر بھی ایثار کا جذبہ رکھتا ہوں ، مجھے حقیر سمجھ کر دھتکارنے والو! تم تو ذرا ایثار کر کے دکھاؤ۔ افسوس! ہماری حالت بہت پتلی ہوگئی ہے ورنہ ہمارے اسلاف ایسے نہ تھے ، وہ تو دنیا سے جاتے جاتے بھی ایثار کے نقوش چھوڑ جاتے تھے چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **یَرمُوک کی جنگ** میں بَہُت سے صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان شہید ہوگئے ۔ میں پانی ہاتھ میں لئے زخمیوں میں اپنے **چچازاد بھائی** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو تلاش کر رہا تھا، آخِر اُسے پالیا، وہ دم توڑ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے ابنِ عَم! یعنی اے چچازاد بھائی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ آپ پانی نوش فرمائیں گے؟ کپکپاتی ہوئی آواز میں آہِستہ سے کہا: جی ہاں ۔ اتنے میں کسی کے کَراہنے کی آواز آئی ، جاں بَلَب چچازاد بھائی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اشارے سے فرمایا: پہلے اُس زخمی کو پانی پلادیجئے۔ میں نے دیکھا وہ **حضرتِ ہِشام بن عاص** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ تھے، اُن کی سانس اُکھڑ رہی تھی میں انہیں پانی کیلئے پوچھ ہی رہا تھا کہ قریب ہی کسی نے آہِ سرد دل پُر درد سے کھینچی ۔ حضرتِ ہِشام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: پہلے اُن کو پلایئے ، میں جب اُن **زخمی** کے قریب پہنچا تو ان کو میرا پانی پینے کی حاجت نہ رہی تھی کیوں کہ وہ شہادت کا جام پی چکے تھے ۔ میں فوراً حضرتِ ہِشام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی طرف لپکا مگر وہ بھی شہید ہوچکے تھے ۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی طرف پہنچا تو وہ بھی شہادت پاچکے تھے ۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمْ اَجْمَعِین۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۶۴۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا **جذبۂ ایثار! اللہ! اللہ!** دم لبوں پر ہے مگر ہر ایک کی یِہی آرزو ہے کہ مجھے پانی ملے یا نہ ملے بس میرا اسلامی بھائی سیراب ہوجائے اوراسی طرح ایک دوسرے پر پانی کا **ایثار** کرتے ہوئے تینوں پانی پینے کے بدلے شہادت کا جام نوش کرجاتے ہیں۔

پانی کا ایثار کرنے والا جنّتی ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 404 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''ضیائے صَدَقات''** صَفْحہ 260 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، آقائے مظلوم، سرورِ معصوم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو شخص صَحرا سے گزر رہے تھے، ان میں ایک عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا گنہگار، تو عابد (یعنی عبادت گزار) کو پیاس لگی یہاں تک کہ وہ شدّتِ پیاس سے گر پڑا تو اس کے ساتھی نے اسے دیکھا کہ وہ بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہوا ہے، اُس نے سوچا کہ ''اگر یہ نیک بندہ مرگیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو **اللہ** تَعَالٰی کی طرف سے میں کبھی بھلائی نہ پاسکوں گا، اور اگر میں نے اس کو پانی پلادیا تو میں مرجاؤں گا۔'' بَہَر حال اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا اور (اس عابِد کی مدد کا) ارادہ کیا کچھ پانی اس پر چِھڑ کا باقی اُسے پلادیا تو وہ کھڑا ہوگیا اور (دونوں نے) صَحرا طے کرلیا۔ (مرنے کے بعد جب) گنہگار کا حساب ہوگا تو اُسے جہنَّم کا حکم سُنا دیا جائے گا۔ اُسے فِرِشتے لے کر چلیں گے، اُسی لمحے اُس کی نظر (اُسی) نیک

بندے پر پڑے گی، وہ کہے گا: اے فُلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا؟ تو وہ (عابد) کہے گا: تو کون ہے؟ کہے گا: میں وُہی ہوں جس نے بِیابان والے دن تیری جان بچائی تھی! تو وہ کہے گا: ہاں ہاں پہچان گیا۔ تو وہ نیک بندہ فِرِشتوں سے کہے گا: ٹھہرو! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر ربِ تعالیٰ سے دُعا کرے گا، عَرض کرے گا: اے پَرْوَرْدگار! تُو اُس شخص کا مجھ پر احسان جانتا ہے، کیسے اس نے میری جان بچائی تھی! اے رب! اس کا مُعامَلہ (مُ۔عا۔مَ۔لَہ) مجھے سونپ دے۔ تو اللہ تعالٰی فرمائے گا وہ تیرے حوالے، پھر وہ نیک بندہ آئے گا اور اپنے (پانی پلانے والے) بھائی کا ہاتھ پکڑ کر جنّت میں لے جائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۲ ص۱٦٧ حدیث ٢٩٠٦)

ایثار کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک **مَدَنی بہار** مختصراً عرضِ خدمت ہے: بمبئی کے ایک عَلاقے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صفرُالمظفَّر ۱٤۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختِتام پر ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپّل کی گمشُدگی کی شکایت کی۔ ذِمّے دار اسلامی بہن نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے اپنی چپّل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ "کیا **دعوتِ اسلامی** کی

خاطِر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!" بااِصرار اپنی چپّلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قَبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابَرہْنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک **مُعَمَّر** (مُ۔عَمْ۔مَر) **مبلِّغِ دعوتِ اسلامی** سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضِر ہیں۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لبہائے مبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رَحْمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **چَپَّل** ایثار کرتے وَقت تمہاری زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ "کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!" ہمیں بَہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کے "مَدَنی ماحول" میں "ایثار" کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہار** ہے! نیز ایثار کی فضیلت کے بھی کیا ہی انوار ہیں! دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر بہار ہے: **"جو شخص کسی چیز کی خواہِش رکھتا ہو، پھر اُس خواہِش کو روک کر اپنے اوپر** (دوسرے کو) **ترجیح دے، تو اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اُسے بخش دیتا ہے۔"** (اِتحافُ السّادَۃ للزَّبیدی ج۹ ص ۷۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ اپنی آخِرت کی بہتری کی خاطِر **مَدَنی قافلے** میں سفر کیلئے ہر ماہ صِرْف تین دن کی قربانی نہیں دے سکتے؟ مقامِ غور ہے! کیا **دعوتِ اسلامی**

کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتے؟

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں خوش دلی اور اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ خوب خوب **ایثار** کرنے کی توفیق مَرْحمت فرما اور ہمیں مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں زیرِ گُنْبَدِ خَضْرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفِردَوس میں بے حساب داخِلہ عنایت کر اور اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے سبب بخْش دے نہ پوچھ عمل

نام غَفّار ہے ترا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے **مَحَبَّت** کی اُس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”سُنّتوں بھرا لِباس پہنو“ کے ستّرہ حُرُوف کی نسبت سے لباس کے بارے میں 17 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہِ** کہہ لے۔ (معجم اوسط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، **اللہ** (پاک) کا ذکر جنات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ ص۲۶۸) ﴿2﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔) تو اس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ﴿3﴾ جو باوجودِ قدرت زیب وزینت کا (یعنی خوبصورت) لباس پہننا تواضع (یعنی عاجزی) کے طور پر

چھوڑ دے، **اللہ** پاک اس کو کرامت کا حُلہ (یعنی جنتی لباس) پہنائے گا۔ (ابو داوٗد ج ٤ ص ٣٢٦ حدیث ٤٧٧٨) **《4》** مالدار اگر **اللہ** پاک کی نعمت کے اظہار کی نیت سے شرعی خرابی سے پاک عمدہ لباس پہنے تو ثواب کا حقدار ہے **《5》** سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٣٦) **《6》** فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''سب میں اچھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سفید ہیں۔'' (ابن ماجہ ج ٤ ص ١٤٦ حدیث ٣٥٦٨) یعنی سفید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے۔ (بہارِ شریعت ج٣ ص٤٠٣) **《7》** امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو اپنا لباس صاف رکھے اُس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اُس کی عقل میں اضافہ ہوگا۔'' (احیاء العلوم (اردو) ج ١ ص ٥٦١) **《8》** لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٤١) **《9》** روایت میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو **اللہ** پاک اُسے ایسے مرض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ٣٩) حضرتِ سیِّدُنا امام برہانُ الدین زَرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عمامہ بیٹھ کر باندھنا، یا پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا تنگدستی کے اسباب ہیں۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص١٢٦) **《10》** پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ

سنت ہے) مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (تَعلِیمُ المُتَعَلِّم ص ٤٣) ﴿11﴾ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ﴿12﴾ ''بہارِشریعت'' جلد 3 صَفْحہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔(رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ﴿13﴾ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٩٤) ﴿14﴾ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (ورنہ پہنانے والے گنہگار ہوں گے) ہاں جو لباس مرد و عورت اور بچہ اور بچی دونوں میں پہنا جاتا ہو اور اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو تو دونوں پہن سکتے ہیں ﴿15﴾ ''بہارِشریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورَت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳) اس زمانے میں بہتیرے (یعنی بہت سے لوگ) ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی SKIN) کی رنگت نہ چمکے

تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی۔ (بہارشریعت ج ۱ ص ۴۸۱) اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے **﴿16﴾** آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی **حرام** ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سمندر (BEACH) پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں نظر کی حفاظت کی سخت ضرورت ہے **﴿17﴾ تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔

(بہارشریعت ج ۳ ص ۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی **''بہارِ شریعت''** جلد 3 سے حصہ **16** اور **120** صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و
بقیع و مغفِرت و
بے حساب جنّت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

۱۷ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ

بیان: 11
زخمی سانپ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (20صَفْحات)
مکمَّل پڑھ لیجئے اور اس کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو۲ جہاں کے سلطان، سَروَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔

(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۴۰۸ حدیث۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا **ابوسعید خُدری** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صَحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی **نئی نئی شادی** ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور (روکر) پکاری: **میرے سرتاج! مجھے مت ماریئے،** میں بے قُصُور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہَر نکالا ہے! چُنانچِہ وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زَہریلا سانپ کُنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔** بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اُس کو نیزے میں پِرَولیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ **زخمی سانپ** تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی سانپ کے زَہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

(مُسلِم ص ۱۲۲۸ حدیث ۲۲۳۶ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرت مند اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کس قدر بامُرَوَّت ہوا کرتے تھے۔ انہیں یہ تک بھی منظور نہ تھا کہ ان کے گھر کی عورت گھر کے دروازے یا کھڑکی میں کھڑی رہے۔ اپنی زَوجہ کو بنا سنوار کر بے پردَگی کے ساتھ شادی ہال میں لے جانے والوں، بے پردَگی کے ساتھ اسکوٹر پر پیچھے بٹھا کر پھرانے والوں، شاپنگ سینٹروں اور بازاروں میں بے پردَگی کے ساتھ خریداری سے نہ روکنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔

عورت خُوشبو لگا کر باھَر نہ نکلے

مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: بے شک جو عورت

خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(تِرمِذی ج ٤ ص ٣٦١ حدیث ٢٧٩٥)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: کیونکہ وہ اس خوشبو کے ذَرِیعہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے چُونکہ اسلام نے زِنا کو حرام کیا اس لئے زِنا کے اَسباب سے (بھی) روکا (ہے)۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٢ ص ١٧٢)

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرتِ سیِّدُ نا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقل فرماتے ہیں: مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو بعض عورَتوں کے عذاب کے ہولناک مَناظِر مُلاحظہ فرمائے ان میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دِماغ کَھول رہا تھا۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا شَفْقت میں عَرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مَردوں سے نہیں چُھپاتی تھی۔

(الزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر ج ٢ ص ٩٧۔٩٨ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک جانور

غالباً شعبانُ المُعظّم ١٤١٤ھ کا آخِری جُمُعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (راقِمُ الحُرُوف) کی ملاقات ہوئی۔اُس پرخوف طاری تھا،اس نے حلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہوکر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اَہَم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مِیّت کے ساتھ قَبْر میں دفن ہوگیا ہے۔چُنانچِہ بامرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی ہم نے قَبْر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ **جس جوان لڑکی کوابھی ابھی ہم نے سُتھرے کفَن میں لپیٹ کرسُلایا تھاوہ کفَن پھاڑ کراُٹھ بیٹھی تھی اوروہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ!اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اورکئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانوراس سے چمٹے ہوئے تھے۔** یہ دَہشت ناک منظر دیکھ کرخوف کے مارے ہماری گِھگّی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مِٹّی پھینک کرہم بھاگ کھڑے ہوئے۔گھرآ کر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جُرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں کوئی فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا جُرم تو نہیں تھا، البتّہ یہ بھی عام لڑکیوں کی طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی۔ابھی انتِقال سے چندروز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشن کے بال کٹوا کربن سنور کر عام عورَتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو　　تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سُن لو قبر میں جب جاؤ گی　　سانپ بِچھّو دیکھ کر چِلّاؤ گی

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

کمزور بہانے

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ غم نشان پڑھ کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حِیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا۔ بس دل کا پردہ ہوتا ہے، ہماری نیّت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رَسْم ورَواج اور نَفْس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر و جہنَّم سے نَجات دلا دیں گی؟ کیا آپ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح کی کھوکھلی مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں بے پردَگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔ یاد رکھئے! لَوحِ محفوظ پر جس کا جہاں جوڑا لکھا ہوتا ہے وَہیں شادی ہوتی ہے۔ ورنہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈَرْن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دُلہن اپنی ''رُخصتی'' سے قَبْل ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حَجَلَۂ عَرُوسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ و تاریک قَبْر میں اتار دیا جاتا ہے۔

تو خوشی کے پھول لے گی کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پچاس ساٹھ سانپ

1986ء کے جنگ اَخبار میں کسی دُکھیاری ماں نے کچھ اس طرح بیان دیا تھا: میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں اِنتِقال ہوا ہے، اسے دَفْن کرنے کے لئے جب **قَبْر** کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں **پچاس ساٹھ سانپ** جَمْع ہو گئے! دوسری قَبْر کُھد وائی گئی اس میں بھی وُہی سانپ آ کر کُنڈ لی مار کر ایک دوسرے پر بیٹھ گئے۔ پھر تیسری قَبْر تیّار کی اس میں ان دونوں قبروں سے زِیادہ سانپ تھے۔ سب لوگوں پر دَہشت سوار تھی، وَقْت بھی کافی گزر چکا تھا، ناچار باہَم مشورہ کر کے میری پیاری بیٹی کو **سانپوں بھری قَبْر** میں دَفْن کر کے لوگ دُور ہی سے مِٹّی پھینک کر چلے آئے۔ میری مرحومہ بیٹی کے ابّا جان کی قبرستان سے مکان آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔ دکھیاری ماں کا مزید بیان ہے کہ میری بیٹی یوں تو نماز وروزہ کی پابند تھی مگر وہ **فیشن** کیا کرتی تھی۔ میں اسے مَحَبَّت سے سمجھانے کی کوشِش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی۔ افسوس میری کوئی بات میری نادان ماڈَرن بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک گڑھا

ہوسکتا ہے شیطان کسی کو وَسوَسہ ڈالے کہ یہ اَخباری واقِعہ ہے کیا معلوم یہ سچّا بھی

ہے یا نہیں؟ بِالفرض یہ غَلَط ہو بھی تو غیر شَرْعی **فیشن پرستی** اور **بے پردَگی** کا جائز ہونا بھی تو کوئی ثابِت نہیں کرسکتا۔ حدیثِ پاک میں ناجائز فیشن کا عذاب مُلاحَظہ فرمایئے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی کھالیں **آگ کی قینچیوں** سے کاٹی جارہی تھیں۔ میرے اِسْتِفسار پر بتایا گیا، یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک **گڑھا** بھی دیکھا جس میں سے چیخ پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ میرے دریافْت کرنے پر بتایا گیا، یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اشیاء کے ذَرِیْعے زینت کیا کرتی تھیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱ ص ٤١٥) **یادرکھئے!** نیل پالِش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وُضُو کرنے سے نہ وُضُو ہوتا ہے نہ نہانے سے غُسل اُترتا ہے، جب وُضُو و غُسل نہ ہو تو نَماز بھی نہیں ہوتی۔

خبردار!

ہرگز ہرگز شیطان کے اِس بہکاوے میں مت آیئے۔ جیسا کہ بعض نادان لوگ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ دنیا ترقّی کرگئی ہے۔ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ چادر اور چار دیواری تو انتہا پسند مسلمانوں کا نَعرہ ہے، اب تو مَردوں اور عورَتوں کو شانے سے شانہ ملا کر کام کرنا چاہئے وغیرہ۔ یقیناً ایک مسلمان کے لئے قراٰن کی دلیل کافی ہوتی ہے۔ لہٰذا دل کی آنکھوں سے قراٰنِ پاک کی یہ آیتِ کریمہ پڑھئے:

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجَمۂ کنزالایمان: اوراپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیَّت کی بے پردَگی۔ (پ ۲۲ ، الاحزاب: ۳۳)

آیتِ بالا بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں بے پردَگی کے ساتھ آنے جانے والیوں،خود کو مُخْلُوط تفریح گاہوں کی زینت بنانے والیوں، مُخْلُوط تعلیمی اداروں میں تعلیم پانے والیوں، اسکول یا کالج میں نامَحْرم اُستادوں سے پڑھنے اور نامَحْرموں کو پڑھانے والیوں، دفتروں ، کارخانوں ، شِفا خانوں اورمختلف اداروں میں مَردوں کے ساتھ بے پردہ یا خلوت (یعنی تنہائی) میں یا اندیشۂ فتنہ ہونے کے باوُجُود مل جُل کر کام کرنے والیوں کو دعوتِ فکر دے رہی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹا گیا تو کیا هوا، حیا تو باقی هے

باحیا خواتین خواہ کچھ بھی ہو جائے بے پردَگی نہیں کیا کرتیں جیسا کہ سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رضی اللہ تعالٰی عنہا پردہ کئے مُنہ پر نِقاب ڈالے اپنے شہید فرزند کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے بارگاہِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئیں ۔ کسی نے کہا: آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات حاصِل کرنے آئیں ہیں کہ آپ کے چہرے پر نِقاب پڑا ہوا ہے! کہنے لگیں: ''اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیا تو نہیں گئی۔'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۳

ص ۹ حدیث۲٤۸۸ مُلَخَّصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے پردَگی کوئی چھوٹی مصیبت نہیں!

اِس حِکایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں کہ جو بے پردَگی کیلئے طرح طرح کے بہانے تَراشتی ہیں۔کوئی کہتی ہے: کیا کروں میں تو بیوہ ہوں، کوئی کہتی ہے: بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے دفتر میں غیر مَردوں کے ساتھ بے پردَگی یا خلوت (یعنی تنہائی) میں یا اندیشۂ فتنہ ہونے کے باوُجود نوکری کرنی پڑ گئی ہے، حالانکہ حُصولِ مَعاش کیلئے کوئی گھریلو کسب بھی ممکن تھا، لیکن ''مَدَنی سوچ'' کہاں سے لائیں! کیا پہلے کی باپردہ خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں؟ ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اَسیرانِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنھم پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹے تھے؟ کیا **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ کربلا والی عِفّت مآب بیبیوں رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ نے پردہ ترک کیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتُوانی پر ترس کھایئے اور اپنے کمزور وُجود کو قَبْر و جہنَّم کے عذاب سے بچانے کی خاطر پردہ اختیار کیجئے۔ خدا کی قسم! وہ بے پردَگی چھوٹی مصیبت نہیں ہوسکتی جو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب میں پھنسا کر رکھ دے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔

31 مَدَنی پھولوں کا گلدستہ

﴾1﴿ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عورت کا ہاتھ، ہاتھ میں لئے بِغیر فقط زَبان سے بَیْعَت لیتے تھے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۳ ص٤٤٦)

مُریدَنی پیر صاحِب کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

﴿2﴾ **عورت** کا اپنے پیر و مُرشِد سے بھی اِسی طرح پردہ ہے جس طرح دیگر نامَحْرموں سے۔ عورت اپنے پیر کا ہاتھ نہیں چُوم سکتی، اپنے سر پر ہاتھ نہ پھروائے، پیر صاحِب کے ہاتھ پاؤں بھی نہ دابے۔

مَرْد و عورت مُصافَحہ نہیں کر سکتے

﴿3﴾ **مَرْد و عورت** آپس میں ہاتھ نہیں ملا سکتے۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کِیل ٹھونک دی جاتی اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔" (مُعْجَم کبیر ج ۲۰ ص ۲۱۱ حدیث ٤٨٦)

﴿4﴾ **عورت** اجنبی مَرد کے جِسْم کے کسی بھی حصّے کو نہ چُھوئے جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی جوان ہو اس کو شَہوت ہو سکتی ہو۔ اگرچِہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شَہوَت پیدا نہیں ہوگی۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٢٧، بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٣)

مَرْد سے چُوڑیاں پہننا

﴿5﴾ **نامَحْرم** کے ہاتھ سے عورت کا چُوڑیاں پہننا گناہ ہے۔ دونوں گنہگار ہیں۔

چھوٹے بچّے کا کون سا حصّہ چُھپائے

﴿6﴾ بَہُت چھوٹے بچّے کے لیے عورت (یعنی چُھپانے کا عُضْو) نہیں اس کے بدن کے کسی

حصّے کو چُھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے اور پیچھے کا مقام چُھپانا ضَروری ہے۔ دس۱۰ برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔

(رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۰۲،، بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۴۲)

مَحارِم کے جِسْم کی طرف دیکھنے کے اَحکام

﴿7﴾ مَرْد اپنی مَحارِم (یعنی وہ خواتین جن سے رِشتے کے لحاظ سے ہمیشہ کے لیے نِکاح حرام ہو مَثَلاً والِدہ، بہن، خالہ، پھوپھی وغیرہ) کے سر، چِہرہ، کان، کندھا، بازو، کلائی، پنڈلی اور قدم کی طرف نظر کرسکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کو شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔

(مُلَخَّص از بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۴۴،۴۴۵)

﴿8﴾ مَرْد کے لیے مَحارِم کے پیٹ، کروٹ، پیٹھ، ران اور گُھٹنے کی طرف نظر کرنا جائز نہیں۔ (ایضاًص ۴۴۵) (یہ حکم اس وَقْت ہے جب جِسْم کے ان حصّوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چُھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرج نہیں)

﴿9﴾ مَحارِم کے جن اَعضا کو دیکھنا جائز ہے ان کو چُھونا بھی جائز ہے جبکہ دونوں میں سے کسی کو شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔ (بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۴۵)

ماں کے پاؤں دبانا

﴿10﴾ مَرْد اپنی ماں کے پاؤں دبا سکتا ہے۔ مگر ران اُس وَقْت دبا سکتا ہے جب کہ کپڑے سے چُھپی ہوئی ہو۔ ماں کی ران کو بھی بِلا حائل چُھونا جائز نہیں۔ (مُلَخَّص بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۴۵)

ماں کی قدم بوسی کی فضیلت

﴾11﴿ والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''جس نے اپنی ماں کا پاؤں چُوما تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔''

(اَلْمَبْسُوط لِلسَّرَخْسِی ج ۵ ص ۱۵٦)

اِن رِشتے داروں سے پردہ ہے

﴾12﴿ تایا زاد، چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، سالی اور بہنوئی، بھابی اور دیور، جیٹھ، چچی، تائی، مُمانی، خالو، پھوپھا، لے پالک بچہ جس کو ایّامِ رَضاعت[1] میں دودھ نہ پلایا ہو اور اب مَرْد و عورت کے معاملات سمجھنے لگا ہو منہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے، مُنہ بولے باپ بیٹی، پیر اور مُرید نیز الغرض جن کی آپس میں شادی جائز ہے ان کا آپس میں پردہ ہے۔ ہاں ایسی بڑھیا جو نہایت ہی بدشکل ہو کہ جس کو دیکھنے سے بِالکل شَہْوَت کا شائبہ نہ ہو اس سے مَرْد کا پردہ نہیں۔ اس کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنے سے شَہْوَت ہو یا نہ ہو مَرْد بلا اجازتِ شَرعی نہیں دیکھ سکتا۔ جن سے ہمیشہ کے لیے نِکاح حرام ہے ان سے پردہ نہیں۔ ''بہارِ شریعت'' میں ہے کہ عورت کو شَہْوَت کا شُبہ بھی ہو تو اجنبی مَرْد کی طرف ہرگز نظر نہ کرے۔ (بہارِ شریعت ص ٤٤٣)

---

[1] یاد رہے! بچّے کو (ہجری سَن کے حساب سے) دو سال کی عُمر تک دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں مگر ڈھائی سال کی عُمر کے اندر اندر عورت اگر اپنا دودھ پلا دے تو حُرمتِ نِکاح ثابت ہو جائے گی یعنی اب یہ رَضاعی بیٹا ہے اس سے پردہ نہیں۔

ساس سُسَر سے پردہ؟

﴾13﴿ **حُرمَتِ** مُصاہَرت کے سبب مَرْد کو اپنی ساس سے اور عورت کو اپنے سُسر سے پردے کے مُعامَلے میں رِعایت حاصِل ہوجاتی ہے۔ ہاں دونوں میں سے کوئی ایک اگر جوان ہے تو پردہ کرنا چاہیے یِہی مُناسِب ہے۔ (حُرمَتِ مُصاہَرت کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِشَریعت حصّہ 7 سے "مُحَرَّمات کا بیان" مُلاحَظہ فرمالیجئے بلکہ نِکاح، طلاق، عدّت، بچّوں کی پَروَرِش وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے شادی سے قبل ہی اورنہیں پڑھا تو شادی کے بعد ہی سہی بہارِشَریعت حصّہ 7اور 8 ضَرور ضَرور ضَرور پڑھ لیجئے۔)

عورت کا چِہرہ دیکھنا

﴾14﴿ **عورت** کا چِہرہ اگرچِہ عورَت نہیں مگر فتنے کے خوف کے سبب غیرمَحْرَم کے سامنے مُنہ کھولنا مَنْع ہے۔ اسی طرح اس کی طرف نظر کرنا غیرمَحْرَم کے لیے جائز نہیں اور چُھونا تو اور بھی زِیادہ مَنْع ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۷، بہارِشَریعت ج ۱ ص ٤٨٤)

باریک پاجامہ مت پہنئے

﴾15﴿ **بعض** لوگ باریک کپڑے کا پاجامہ پہنتے ہیں جس سے ران کی جِلد کا رنگ چمکتا ہے، اسے پہن کر نماز نہیں ہوتی ایسا پاجامہ بلامقصدِ شرعی پہننا حرام ہے۔

دوسرے کے کُھلے ہوئے گھٹنے دیکھنا گناہ ہے

﴾16﴿ **بعض** لوگ دوسروں کے سامنے گھٹنے بلکہ رانیں کھولے رہتے ہیں یہ حرام ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٨١) ان کی کھلی ہوئی ران یا گُھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی جائز نہیں۔لہٰذا نیکر پہن کر کھیلنے اور ورزِش کرنے اور ایسوں کو دیکھنے سے بچنا ضَروری ہے۔

تنہائی میں بے ضَرورت ستر کھولنا کیسا؟

﴿17﴾ سَتْرِ عورت ہر حال میں واجِب ہے بِغیر کسی صحیح وجہ کے تنہائی میں کھولنا بھی جائز نہیں لوگوں کے سامنے اور نماز میں تو سَتْر بِالِاْجماع فرض ہے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٧٩ مُلَخَّصاً)

اِستِنجا کے وَقْت سَتْر کب کھولے؟

﴿18﴾ اِستِنجا کرتے وَقْت جب زمین سے قریب ہوجائیں اُس وَقْت سَتْر کھولنا چاہئے اور ضَرورت سے زِیادہ حصّہ نہ کھولیں۔(ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٠٩) اگر پاجامے میں زِپ (zip) ڈلوالی جائے تو پیشاب کرنے میں بے حد سُہُولت ہوسکتی ہے کہ اس طرح بہت کم سَتْر کھُولنے کی ضَرورت پڑے گی۔مگر پانی سے اِستِنجا کرنے میں سَخْت اِحتِیاط کرنی ہوگی۔ زِپ باریک والی سب سے زِیادہ کامیاب ہے۔

ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصّہ

﴿19﴾ مَرد دوسرے مَرد کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا کوئی حصّہ نہیں دیکھ سکتا اور عورَت بھی دوسری عورت کے ناف سے گھٹنے تک کا کوئی حصّہ نہیں دیکھ سکتی۔عورت عورت کے باقی اَعضاء پر نظر کرسکتی ہے جب کہ شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔(ایضاًج ۳ ص ٤٤٢، ٤٤٣)

پردے کے بال دوسروں کی نظر سے بچایئے

﴿20﴾ موئے زیرِناف مونڈ کر ایسی جگہ پھینکنا دُرُست نہیں جہاں دوسرے کی نظر پڑے۔

(بہارِشریعت ج ۳ ص ۴۴۹)

عورَت کی کنگھی کے بال

﴿21﴾ عورَتوں کے لیے لازِم ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چُھپا دیں کہ غیر مَرْد کی ان پر نظر نہ پڑے۔ (ایضاً ص ۴۴۹)

﴿22﴾ حیض کا لتّا ایسی جگہ ہرگز نہ پھینکیں جہاں دوسروں کی نظر پڑے۔

عورت کے پاؤں کی جھانجھن کی آواز

﴿23﴾ حدیث شریف میں ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قَبول فرماتا جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔'' (التفسیرات الاحمدیه، ص ۵٦۵) حدیثِ پاک میں جس باجے دار جھانجھن پہننے کی ممانعت کی گئی اس سے مُراد گھنگرو والا زیور ہے۔ اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قَبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرْعی غیر مَرْدوں تک پہنچنا) اور اسکی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بجنے والے زیور کے استِعمال کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے

لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامَحْرموں مَثَلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دَیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: **وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ**...

(تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر... اِلخ) (پ۱۸، النّور:۳۱)

اور فرماتا ہے: **وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ**

(تَرجَمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار) (پ۱۸، النّور:۳۱) **فائدہ:** یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامَحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا مَنْع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو مَنْع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص۱۲۸ مُلَخَّصاً)

اس سے وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل کریں جو خریداری، محلّہ داری وغیرہ میں غیر مَردوں سے بے تکلُّفی کے ساتھ **گُفْتگُو** (گُفْت۔گُو) کرتی ہیں۔ انہیں تو گھر کی چاردیواری میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تاکہ دروازے کے باہَر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ آواز نہ سننے پائیں۔ بچّوں پر بھی گرجتے برستے وَقْت یہی اِحتِیاط رکھیں۔

عورت پوری آستین کا کرتا پہنے

﴿24﴾ **عورت** پردے سے ہاتھ بڑھا کر غیر مَرْد کو اس طرح کوئی چیز نہ دے کہ اس کی کلائی (ہتھیلی اور کہنی کے درمیان کا حصّہ کلائی کہلاتا ہے) ننگی ہو۔ (آج کل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔

اگر مَرْد نے قَصْداً کلائی کی طرف نظر کی تو وہ بھی گنہگار رہے۔لٰہذا ایسے موقع پر کلائی کسی موٹے کپڑے سے چُھپانا ضَروری ہے) اسلامی بہنیں پوری آستین کا کُرتا پہنیں نیز دستانے اور جُرابیں بھی استِعمال فرمائیں۔

شَرعی پردہ والی کو دیکھنا کیسا؟

﴿25﴾ **بیان** کردہ شَرعی پردے میں ملبوس خاتون کو اگر مرد بِلا شَہوَت دیکھے تو مُضایقہ نہیں کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ یہ ان کپڑوں کو دیکھنا ہوا۔ ہاں اگر چُست کپڑے پہنے ہوں کہ بدن کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مَثَلاً چُست پاجامے میں پِنڈلی اور ران وغیرہ کی ہَیئَت نظر آتی ہو تو اس صورت میں نظر کرنا جائز نہیں۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۴۸)

عورت کے بالوں کو دیکھنا حرام ہے

﴿26﴾ **اگر** عورت نے کسی باریک کپڑے کا دوپٹّا پہنا ہے جس سے بال یا بالوں کی سیاہی کان یا گردن نظر آتی ہو تو اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔ (ایضاً) اس طرح کے باریک دوپٹّے میں عورت کی نَماز بھی نہیں ہوتی۔

﴿27﴾ آج کل **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عورَتیں کھلے بالوں کے ساتھ باہَر نکلتیں کلائیاں اور بال کھولے گاڑیاں چلاتیں اور اسکوٹر کے پیچھے اپنی چُٹیا لہراتی ہوئی بیٹھتی ہیں۔ ان کے بالوں یا کلائیوں پر اچانک پہلی نظر مُعاف ہے۔ جب کہ فوراً پھیر لی اور قَصْداً

اس طرف دیکھنا یا نظر نہ ہٹانا حرام ہے۔

حکایت

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مفتی محمد فاروق عطّاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ البَارِی نے اِس خوف سے اپنی اسکوٹر بیچ ڈالی کہ راستے میں بے پردہ عورَتیں بکثرت ہوتی ہیں، ڈرائیونگ میں نگاہوں کی حِفاظت ممکن نہیں کیوں کہ نہ دیکھے تو حادِثے کا خطرہ اور دیکھنا تو گوارا نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

﴿28﴾ مَرْد اَجنَبِیّہ عورت کے کسی بھی حصّے کو بلا اجازتِ شَرْعی نہ دیکھے۔

مَرْد سے عورَت کب عِلاج کرواسکتی ہے؟

﴿29﴾ اگر کوئی طبیبہ نہ ملے تو باَمرِ مجبوری عورت طبیب کو حسبِ ضَرورت اپنے جِسْم کا بیماری والا حصّہ دکھا سکتی ہے اور اب طبیب ضَرورتاً چُھو بھی سکتا ہے۔ ضَرورت سے زِیادہ جِسْم ہرگز نہ کھولے۔

غیر عورت کے ساتھ تنہائی

﴿30﴾ **غیر** مَرْد اور غیر عورت کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے۔ ہاں ایسی بدصُورت بڑھیا کہ جو شَہْوَت کے قابل نہ ہو اس کو دیکھنا اور اس کے ساتھ تنہائی جائز ہے۔

اَمْرد کے ساتھ تنہائی

﴿31﴾ مَرْد کا ''اَمْرَد'' کو شَہْوَت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ شَہْوَت آتی ہو تو اس کے ساتھ

Go To Index

ایک مکان میں تنہائی ناجائز ہے۔ بوسہ لینے یا چِپٹا لینے کی خواہش پیدا ہونا شَہوت کی علامات میں سے ہے۔[1]

تنبیہ: مالی، مزدور، چوکیدار، ڈرائیور اور گھر کے ملازم سے بھی بے پردَگی حرام ہے۔

(پردے کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' پڑھ لیجئے۔)

۷ ذوالحجّہ ۱۴۳۴ھ
13-10-2013

Go To Index

بیان:12

اسلامی پردہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ،
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اسلامی پردہ (سوالاً جواباً)

یاربَّ الْمُصطفٰی! جواسلامی بھائی یا اسلامی بہن 35 صَفْحات کا رسالہ''**اسلامی پردہ** (سوالاً جواباً)''پورا پڑھ یا سُن لے اُس کو شَرم وحیا کے خزانے سے مالا مال کر اور بے حساب مغفِرت سے مُشَرَّف فرما۔
اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بی بی عائشہ کی سوئی (واقِعہ)

اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی تمام مسلمانوں کی امّی جان) حضرتِ بی بی عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سَحَری کے وَقْت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سُوئی گرگئی اور چراغ بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے۔ چہرۂ مُبارَک کی روشنی سے سارا گھر روشن ہوگیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کا چِہرۂ مُبارَک کتنا روشن ہے! نُور والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ یعنی: اس شخص کیلئے ہَلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔'' عَرْض کی: وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل (یعنی کنجوس) ہے۔ پوچھا: ''بَخیل

کون؟'' ارشاد فرمایا: ''اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاسْمِیْ ۔ **یعنی:** جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔'' (القول البدیع ص ۳۰۲، شرف المصطفٰی ج ۲ ص ۱۰۳)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت ص ۲۵)

الفاظ ومَعانی: **سُوزن:** سُوئی۔ **گمشُدہ:** گُمی ہوئی۔ **تبسُّم:** مسکراہٹ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

لِباس کے دھاگے کی بَرَکت (واقِعہ)

سُوال: اسلامی پردہ کرنے والی کسی بُزُرگ خاتون کا واقِعہ سنا دیجئے کہ ایمان تازہ ہو۔

جواب: ایک بار دِہلی میں سَخت قَحْط سالی (یعنی بارش نہ ہونے کے سبب اَناج کی تنگی) ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ حضرت نِظامُ الدّین ابُوالمُؤیّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہا کے **کپڑے کا ایک دھاگا** ہاتھ میں لے کر دُعا کی: ''**یا اللہ!** یہ اُس خاتون کے **دامَن کا دھاگا** ہے جس خاتون پر کبھی کسی نامَحْرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحْمت کی بارِش برسا دے۔'' ابھی دُعا خَتْم بھی نہ ہوئی تھی کہ فوراً بارِش شُرُوع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹٤) **اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عُلَمائے کرام عورَتوں کو" **چار دیواری**" میں بٹھا دینا چاہتے ہیں!

جواب: اِس میں عُلَمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں، یہ دنیا کے کسی عالِمِ دین کا نہیں، خود ربُّ الْعٰلمین کا **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** آیت 33 میں فرمانِ عالی شان ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

"تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" جلد 8 صَفْحَہ 19 پر اس مُبارَک آیت کی تفسیر میں ہے: یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَزْواج! (یعنی بیویو!) تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (اور شَرعی اجازت کے بغیر گھروں سے باہَر نہ نِکلو) یاد رہے کہ اس آیَت میں خِطاب اگرچہ اَزْواجِ مُطَہَّرات (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بیویوں) رضی اللہ عَنْھُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔ (روح البیان ج۷ ص۱۷۰)

خدا کی قسم! دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی (واقِعہ)

اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْھُنَّ نے اس حُکمِ الٰہی پر کس حَد تک عمل کیا، اس کی ایک جھلک دیکھئے۔ چُنانچِہ امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ اُمُّ الْمومنین

(یعنی تمام مسلمانوں کی امّی جان) حضرتِ سَودَہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نہ حَج کرتی ہیں اور نہ عُمْرہ؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے حَج بھی کیا ہے اور عُمْرہ بھی کیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حُکْم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں، **اللہ پاک کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔** راوِی (یعنی اس واقِعے کو سُن کر بتانے والے) کا بیان ہے کہ **اللہ** کی قسم! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جَنازہ ہی نِکلا۔ (تفسیر ثعلبی ج ۸ ص ۳٤، تفسیر درّ منثور ج ٦ ص ٥٩٩) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! اِس واقِعے سے وہ خواتین بھی دَرْس حاصِل کریں، جو بازار وغیرہ میں لوگوں کے رَش کے اندر اور طَواف وسَعی وغیرہ میں نہایت بے باکی کے ساتھ مَردوں کے ہُجُوم میں داخِل ہو جاتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا آج کل پردہ ضَروری نہیں؟

سُوال: ''آج کل پردہ ضَروری نہیں۔'' ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا نہایت ہی سَخْت بات ہے۔ اس قِسم کے الفاظ سے مُطْلَقاً (یعنی یقینی اور پورا پورا) پردے کے فَرض ہونے کے اِنکار کا اِظْہار ہوتا ہے اور **مُطْلَقاً پردے کے فرض ہونے کا اِنکار کُفْر ہے،** البتّہ اگر کوئی پردے کو فَرض تو مانتا ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیَّت (یعنی

مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلّق قطعِیّاتِ دین سے نہیں تو پھر حُکمِ کُفر نہیں۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی (واقِعہ)

حضرتِ بی بی اُمِّ خَلّاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کے لیے چِہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وَقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حَیا نہیں کھوئی۔** (اَبوداؤد ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۴۸۸)

اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صَحابِیّہ کے اِس واقِعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنے یہاں شادی غمی کی تقریبات ہوں یا بیماری کے حالات ہوں یا میّت کے مُعامَلات، ہر موقع پر **اللہ** پاک اور اُس کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے **اسلامی پردے** کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے، شیطان لاکھ مجبوریاں ذِہن میں بٹھانے کی کوشش کرے، اسلامی بہنیں ہرگز شریعت وسُنَّت کا دامن نہ چھوڑیں۔ ؎

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا دِل کا پردہ کافی ہے؟

سُوال: بعض عورَتیں کہتی ہیں: ''فَقَط دل کا پردہ ہونا چاہئے۔'' اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس ناپاک قول میں اُن قرانی آیات کے اِنکار کا پہلو ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حُکْم دیا گیا ہے، مَثَلًا پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُالعِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔

اِسی سورَت کی آیت 59 میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُالعِرفان: اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورَتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں۔

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت 31 میں ہے:

وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُالعِرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

جو جسم کے پردے ہی کا اِنکار کرے اور کہے کہ ''صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے'' اُس کا ایمان جاتا رہا۔ مگر ایسا کہنے (یعنی کافِرہ مرتدّہ ہو جانے) کے باوُجُود نِکاح سے نہ نکلی، اور نہ اُسے رَوا (یعنی جائز) کہ بعدِ قبولِ اسلام کسی دوسرے سے نِکاح کر لے، ہاں (چونکہ وہ اپنے اِرتِداد یعنی ایمان برباد ہو جانے کے سبب اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہے لہٰذا) بعدِ قبولِ اسلام، سابِقہ (یعنی پچھلے) شوہر ہی سے تجدیدِ نِکاح (یعنی نئے سرے سے نکاح کرنے) پر مجبور کی جائے گی۔ اگر کسی کی مُریدنی تھی تو اُس کی بَیعَت ٹوٹ چکی تھی، قبولِ اسلام کے بعد اگر مُرید ہونا چاہے تو سابِقہ (یعنی پہلے والے) پیر صاحب ہی سے بَیعَت کرنا ضَروری نہیں، کسی بھی جامِعِ شرائط (یعنی مُرشِد بننے کے لائق) پیر سے بَیعَت ہو سکتی ہے۔ البتّہ اگر کوئی پردے کے فرض ہونے کو مانے مگر پردے کی کسی ایسی خاص نوعِیّت (یعنی مَخصوص طَرز) کا اِنکار کرے جس کا تعلُّق ''قطعِیّاتِ دین'' سے نہیں تو پھر حُکمِ کُفر نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ ایمان (یعنی نئے سرے سے ایمان لانے) کا طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: جس کُفر سے توبہ کرنی ہے وہ اُسی وَقت مَقبول ہو گی جبکہ وہ اُس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا (یعنی مانتا) ہو اور دل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو، **جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔** مَثَلاً جس نے جسم کے پردے کا مکمّل انکار کرتے (یا ذِہن میں رکھتے) ہوئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

کہا: ”صِرف دل کا پردہ ہوتا ہے“ وہ اِس طرح کہے: **یااللہ پاک!** میں نے جو یہ کہا کہ ”صِرف دل کا پردہ ہوتا ہے“ **میں اِس کُفْر سے توبہ کرتا (یا کرتی) ہوں۔** میں گواہی دیتا (یا دیتی) ہوں ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) (**اللہ** پاک کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں **محمد** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم **اللہ** پاک کے رسول ہیں)“ اِس طرح مَخصوص **کُفْر** سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** (یعنی نئے سرے سے ایمان لانا) بھی۔ اگر **مَعَاذَاللہ** کئی **کُفْرِیّات** بَکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بَکا ہے تو یوں کہے: **”یااللہ پاک! مجھ سے جو جو کُفْرِیّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔“** پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا تَرجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے تَرجَمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ **کُفْر** بَکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتِیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: **”یااللہ پاک! اگر مجھ سے کوئی کُفْر ہوگیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔“** یہ کہنے کے بعد **کلمہ** پڑھ لیجئے۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ نکاح کیسے کیا جائے؟

جواب: تجدیدِ نِکاح کا معنٰی ہے: ”نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا۔“ اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بَطورِ گواہ کم ازکم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خُطبۂ نِکاح شَرط نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ شریف کے بعد سورۂ فاتِحہ بھی

پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس دِرْہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مَہْر واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 1200 روپے اُدھار مَہْر کی نیّت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مَہْر مُقَرَّر کرتے وَقْت بیان کردہ چاندی کی قیمت 1200 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ''میں نے 1200 پاکستانی روپے مَہْر کے بدلے آپ سے نِکاح کیا۔'' عورَت کہے: ''میں نے قبول کیا۔'' نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مرد کہے: ''میں نے قبول کیا،'' نکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مَہْر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بِلا حاجتِ شَرْعی عورت سے مَہْر معاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔ یاد رہے! نکاح باقی ہوتے ہوئے اُسی بیوی سے صِرْف احتِیاطی نکاح کرنے میں مَہْر واجِب نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ ''بہارِ شریعت'' میں ہے: اگر مَحْض احتِیاطاً تجدیدِ نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مَہْر واجِب نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت ج ۲ ص ٦٧)

دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر بھی ٹھیک ہوجاتا

حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کا ''ظاہِر'' اُس کے دل کا نمائندہ (Representative) ہے، دل اچّھا ہو گا تو اس کا اَثَر خارِج میں (یعنی باہَر) بھی ظاہِر ہو گا، لہٰذا پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچّھا اور **اللہ** کی اِطاعَت کی طرف مائِل ہو گا۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ ''باطِن (یعنی دل) صاف ہونا چاہیے، ظاہر کیسا ہی ہو'' مَحْض باطِل (یعنی بِالکل غَلَط) ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ''اِس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔''

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غیر مرد و عورت کا ہاتھ مِلانا

سُوال: نامَحْرَم مرد و عورَت کا آپَس میں ہاتھ مِلانا کیسا؟

جواب: دونوں گُناہ گار و عذابِ نار کے حق دار ہیں۔ حضرتِ فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: دُنیا میں **اَجْنَبِیَّہ عورت** (یعنی نامحرمہ) سے **ہاتھ مِلانے والا قِیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔**

(قرۃ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سَر میں لوہے کی کیل

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: ''تم میں سے کسی کے سَر میں لوہے کی کیل کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حَلال نہیں۔''

(مُعْجَم کبِیر ج ۲۰ ص ۲۱۱ حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اجنبی و اَجْنَبِیّہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: اجنبی و **اَجْنَبِیَّہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حَق میں اجنبی و **اَجْنَبِیَّہ** کہلاتے ہیں جن کا آپس میں نِکاح ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو۔ ایسے مرد کو نامَحْرَم یا غیر مرد اور ایسی عورت کو نامَحْرَمہ یا غیر عورت بھی کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دنیا بَہُت آگے نکل چکی ہے!

سُوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے: دنیا بَہُت آگے نکل چکی ہے، پردے کے مُعاملے میں اِس قَدَر سَختی نہیں کرنی چاہئے۔

جواب: **اللہ** پاک اور اُس کے سب سے آخری نبی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی بھی حُکم ایسا نہیں جو مسلمان پر اُس کی طاقت سے زیادہ ہو۔ **اللہ** پاک کا پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 286 میں فرمانِ عالی شان ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۶)

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: **اللہ** کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا اسلامی پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں: غیر مسلم بَہُت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: خدا کی پناہ! اگر سچ پوچھو تو مسلمانوں کی **ترقّی میں پردہ نہیں، بے پردَگی رُکاوٹ** ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شَرم و حَیا اور **پردے** کا دَور دَورہ رہا تب تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کے بے شُمار مَمالِک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ **پردہ نشین ماؤں** نے بڑے بڑے بہادُر جرنیل، سِپہ سالار، عظیم حکمران، بہترین عُلَمائے دین و اَولیائے کاملین کو جَنَم دیا۔ تمام اُمَّہَاتُ الْمومِنین وصَحابیات رضی اللہ عَنْھُنَّ باپردہ تھیں، **حَسَنَینِ کرِیْمَین** رضی اللہ عنہما کی پیاری امّی جان، **جنَّت کی عورتوں کی سردار، بی بی فاطِمہ زَہرا** رضی اللہ عنہا باپردہ تھیں، سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی پیاری امّی جان **اُمُّ الْخَیر فاطِمہ** رَحْمَۃُ اللہِ علیہا باپردہ تھیں۔ **اَلغَرَض** جب تک **پردہ** قائم تھا اور باحَیا خواتین **چادر و چار دیواری** کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقّی کرتا رہا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان T.V. اور YOU TUBE وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنَّت داڑھی کو مُنڈا کر یا ایک مُٹھّی سے گھٹا کر، خلافِ سنَّت فینسی لِباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر بے پردہ بیوی کو غیر مَردوں بھری تفریح گاہ (Amusement Park) وغیرہ میں

Go To Index

لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر غیر مسلموں کے حوالے کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا مُتَلاشی (یعنی تلاش کرنے والا) ہے!ے

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں   اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟   کہنے لگیں: وہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا

(اکبرالہ آبادی)

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صد کروڑ افسوس! آج بے شُمار مسلمان جھوٹ، غیبت، تُہمت، خِیانت، بدکاری، شراب نوشی، جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے وغیرہ کے گُناہ بے باکانہ کئے جارہے ہیں، کئی مسلمان عورَتوں نے **مَردوں کے شانہ بہ شانہ** (یعنی ساتھ ساتھ) چلنے کی دُھن میں حَیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں (یعنی آدھے ننگے) غَراروں، مَردانہ طَرز کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، تفریح گاہوں، ہوٹلوں اور نائٹ کلبوں وغیرہ میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ **خدا کی قسم!** اس رَوِش (یعنی طور طریق) میں نہ حقیقی ترقّی ہے نہ کامیابی، ترقّی صِرف وصِرف **اللہ** پاک اور اس کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اِس مُختصر ترین زندگی کو سنّتوں کے مُطابِق گزار کر ایمان سَلامت لئے قبر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّت پانے میں ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 **سُورَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی

آیت 185 میں ارشادِ خدائے رحمٰن ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

آسان تَرجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنّت میں داخِل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

جہنَّم میں عورَتوں کی کثرت

عورَتوں میں بے پردَگی اور دیگر گُناہوں کی آلودَگی ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنَّم کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔ ''صَحیح مُسلِم'' میں ہے: **حُضُور نبیِ کریم** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''میں نے جہنّم میں دیکھا کہ عورَتیں زِیادہ ہیں۔'' (مُسلِم ص ۱۱۲۳ حدیث ۶۹۳۸)

''مِرْآت شریف'' میں اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں ہے: اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ عورتیں ناشُکری (اور) بے صَبْری زیادہ ہیں، عورت بگڑ کر سارے گھر کو بگاڑ دیتی ہے اور سنبھل کر سارے گھر کو سنبھال لیتی ہے، بچّے کا پہلا مَدْرَسہ ماں کی گود ہے۔ (مرآت ج ۷ ص ۶۰)

شوہر کی نافرمان بیوی جہنّمی ہے

''بُخاری شریف'' میں ہے: **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میں نے جہنَّم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی۔'' تو صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورَتیں زیادہ جہنّمی ہو گئیں؟ تو حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اس کا سبب یہ ہے کہ عورَتیں شوہر کی ناشکری اور اِحسان فراموشی کرتی رہتی ہیں، اگر تم ان (یعنی عورتوں) سے عُمْر بھر تک بھلائی کرو، پھر تمہاری طرف سے کچھ ذرا سی بات

دیکھ لیں تو (شوہر سے) کہیں کہ میں نے تم سے کبھی بَھلائی نہ دیکھی۔“ (بخاری ج۳ ص۴٦۳ حدیث۵۱۹۷ ملخّصاً)

اے اسلامی بہن کان لگا کر سُن ! ؎

حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بَہُت دنوں سے نظامِ حیات ہے بَرہَم

وُہی ہے راہ تِرے عَزم و شوق کی منزِل جہاں ہیں عائِشہ و فاطِمہ کے نقشِ قدم

تِری حیات ہے کردارِ رابِعہ بصری

تِرے فَسانے کا موضوع عِصمتِ مریم

بے غیرتی کی انتہا

غیر مسلموں کی ”اُلٹی ترقّی“ کی رِیس کرتے ہوئے بے پردَگی اور بے حَیائی کا بازار گرم کرنے والے لوگ ذرا غور کریں! ان کے اپنے اور ان الٹی ترقّی والے غیر مسلموں سے مُتأَثِّر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رَقْص گاہوں (یعنی ناچ گھروں) میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو غیر مَردوں کے ساتھ دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ بسا اوقات فَخْر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورَتوں کے بارے میں حَیا سوز خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی ہیں۔

ستَّر ہزار (70,000) ”غیر قانونی بچّے“

دوسری جنگِ عظیم میں ایک غیر اسلامی مُلک کے سپاہی اپنے دوست ایک غیر مسلم مُلک کی مدد کے نام پر چند سال اُسی مُلک میں ٹھہرے اور خوب ”گندے کام“ کیے، جب گئے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔(ابن عساکر)

تو گورنمنٹ کے اَعْداد وشُمار(Statistics)کے مُطابِق **ستّر ہزار (70,000)”بچّے“** چھوڑ کر گئے! بعض غیر اسلامی ملکوں میں کئی سال پرانے سَروے کے مُطابِق ”غیر قانونی بچّوں“ کی شرحِ پیدائش ساٹھ فی صد (60٪) سے بھی مُتَجاوِز ہو (یعنی بڑھ) گئی ہے اور ”کنواری ماؤں“ کی تعداد میں ہوش رُبا اِضافہ ہو رہا ہے! طلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سُکون کی دولت نہیں مِلتی، میاں بیوی میں اِعتماد مَفْقُود (یعنی غائب) ہے، میاں بیوی میں سچّی مَحَبَّت نہیں رہی، برداشت اور ایثار کا جَذبہ خَتْم ہو چُکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہوگئی، جَھٹ **طلاق** حاصِل کر لی۔ غور فرمایئے! میاں بیوی کی ذِہنی ہم آہنگی (یعنی ایک رائے ہونا) جو کہ مُعاشرے کی خِشتِ اَوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَم اَساس (یعنی مَضبوط بُنیاد) بھی یِہی ہے کہ جس پر مُعاشرے کا مَحَل تعمیر کیا جاسکتا ہے، اگر یہ بُنیاد ہی کمزور ہوگی تو صِحّت مند مُعاشرہ کیسے تعمیر ہوگا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسلام نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اُن ہی میں ہمارا بَھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے۔ یہ دِین ہمیشہ تک کے لئے ہے، اِس لئے کوئی ایسا وَقْت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہر حال میں حلال ہوجائیں یا ان پر مُرتَّب ہونے والے نُقصانات خَتْم ہوجائیں۔ ؎

اُٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اسلامی پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہوتو۔۔۔

سُوال: ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، اسلامی پردہ کرتے ہوئے جِھجک محسوس ہوتی ہے، کیا کیا جائے؟

جواب: اسلامی پردہ ترک نہ کیا جائے کہ یہ نہایت عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گُناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم زیادہ ملے گا۔ کہا گیا ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا۔ یعنی ''افضل ترین عِبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔'' (کَشْفُ الخِفاء ج ۱ ص ۱٤۱) امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''عِبادت میں مَشَقَّت اور خَرچ زیادہ ہونے سے ثواب وفضیلت میں بھی اِضافہ ہوجاتا ہے۔'' (شرح صحیح مسلم للنووی ج ٤ جزء ۸ ص ۱٥۲) حضرتِ عُمَر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''افضل تَرین عمل وہ ہے جس کیلئے نفس کو مجبور ہونا پڑے۔'' (محاسبۃ النفس لابن ابی الدنیا ص ۸۲ رقم ۱۱۳) حضرتِ ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو عمل دنیا میں جس قَدَر دشوار ہوگا بروزِ قِیامت میزانِ عمل (یعنی اعمال تولنے کے ترازو) میں اُسی قَدَر وَزْن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء ص ۹٦ مُلَخصاً) ہاں! اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ (یعنی بُرائی) ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''نُورُ الْعِرفان'' صَفْحَہ 318 پر فرماتے ہیں: ''جس کو گُناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، اللہ پاک محفوظ رکھے۔'' اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ! (واقِعہ)

سُوال : کہتے ہیں: حضرت بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو اُن کے **کفن** پر بھی کسی غیر مرد کی نَظَر پڑنا پسند نہیں تھا!

جواب : بے شک، ایسا ہی تھا، جنّت کی عورتوں کی سردار، حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا نے حضرتِ بی بی اَسْما بِنتِ عُمَیْس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''مجھے وہ طریقہ اچّھا نہیں لگتا کہ عورَت کے جَنازے پر اُوپر سے ایک کپڑا ڈال کر لے جاتے ہیں۔'' یہ سُن کر انہوں نے کہا: میں نے ''حَبَشَہ'' (موجودہ نام ایتھوپیا) میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈَولی کی سی صورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کَھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو دکھایا۔ حضرتِ **خاتونِ جنَّت** رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''یہ کتنا اچّھا طریقہ ہے (جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے جنازے کو اسی طرح ڈھانپ کر لے جانا)۔'' (حلية الاولياء ج ٢ ص ٥٣ قول نمبر ١٤٥٥ سے خلاصہ)

سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کے پردے کے جذبے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شِعْر کہا ہے: ؎

چو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ دَر آغوشِ شبیرے بہ بینی

(یعنی حضرتِ فاطِمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو تا کہ حضرتِ امامِ حُسین

رضی اللہ عنہ جیسی اولاد اپنی گود میں دیکھو۔یعنی جو عورت حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز ہوگی اس کی اولاد حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کی غُلام ہوگی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بی بی فاطمہ کا پُل صِراط پر بھی پردہ

سُوال: حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو کیا اَہلِ مَحشر بھی پُل صِراط سے گزرتے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب: حضرتِ مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب قِیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اہلِ مَحْشر! اپنی نگاہیں نیچی رکھو، تاکہ حضرت فاطِمہ (پُل صِراط سے) گُزر جائیں۔ (فضائل الصحابه لاحمد بن حنبل ج ٢ ص ٧٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: عورَت کا میک اَپ کرنا، چُست یا باریک لِباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صِرف اپنے شوہر کی خاطِر بیوی جائز طریقے پر میک اَپ کرسکتی ہے، شَرعی اِجازت سے بھی گھر سے باہر نکلنے کیلئے عورت لالی پاؤڈر وغیرہ اور پھیلنے والی خوشبو نہ لگائے۔ **مَعَاذَ اللہ** غیر مرد ہوں وہاں بَن ٹَھن کر بے پردہ نکلنا گُناہ ہے۔ باریک دوپٹّا جس سے سَر کے بالوں کی رنگت جھلکے (یعنی ظاہر ہو) یا باریک کپڑے کی جُرابیں (یعنی

موزے) جس سے پاؤں کی پنڈلیوں کی کھال (یعنی SKIN) چمکے یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں سینے کا اُبھار بہُت نُمایاں ہو غیر محرموں کے سامنے آنا جانا گُناہ ہے۔

بے پردہ اور بے حَیا عورتوں کا انجام

"تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد 8 صَفْحَہ 22 تا 25 پر ہے: شَرم و حَیا سے عاری (یعنی خالی) اور بے پردہ عورتوں کا دُنیوی انجام تو ہر کوئی مُعاشرے میں اپنی نِگاہوں سے دیکھ سکتا ہے کہ عزّت دار اور با حَیا طبقے میں ان کی کوئی قدر نہیں ہوتی، (گندی ذِہنیّت کے) لوگ انہیں اپنی ہوس بھری نگاہوں کا نشانہ بناتے ہیں، ان پر آوازیں کَستے اور ان سے چھیڑ خانی کرتے ہیں، لوگوں کی نظر میں ان کی حیثیّت نَفْس کی خواہش اور ہوس پوری کرنے کا ذَرِیْعہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ ہوس پوری ہوجانے کے بعد وہ عورت سے لاتعلُّق ہوجاتے ہیں اور بہُت سے لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ ایسی عورت خود طرح طرح کے خطرناک اَمْراض کا شکار ہوجاتی ہے اور آخر کار عبرتناک موت سے دوچار ہوکر قَبْر کی اندھیری کوٹھڑی میں چلی جاتی ہے، یہ تو ان کا دُنیوی انجام ہے، اب یہاں ایسی عورتوں کا اُخروی اَنْجام بھی سُنئے، چُنانچِہ

عورت کے جہنَّم میں جانے کے بعض اسباب

حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنّمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا (بلکہ وہ میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی) (۱) وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

جن سے وہ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے[1] (۲) وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوُجود ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، اُن کے سَر موٹی اُونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، یہ نہ جنّت میں جائیں گی اور نہ اس کی خُوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خُوشبو بہُت دور سے آتی ہوگی۔

(مسلم ص ۹۰۶ حدیث ۵۵۸۲)

حدیثِ پاک کی شَرح

اس حدیثِ پاک میں عورتوں کے تین کام بیان ہوئے جن کی وجہ سے وہ جہنَّم میں جائیں گی، (۱) **"لِباس پہننے کے باوُجود ننگی ہوں گی۔"** یعنی اپنے بدن کا کچھ حصّہ چُھپائیں گی اور کچھ حصّہ ظاہر کریں گی تاکہ ان کا حُسن و جَمال ظاہر ہو یا اتنا باریک لباس پہنیں گی جس سے ان کا جسم ویسے ہی نظر آئے گا تو یہ اگرچہ کپڑے پہنے ہوں گی لیکن دَرحقیقت ننگی ہوں گی۔ (۲) **"مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔"** یعنی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل (یعنی مُتوجِّہ) کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں (یعنی رغبت کریں) گی یا دوپٹّا اپنے سَر سے اور بُرقع اپنے مُنہ سے ہٹا دیں گی تاکہ ان کے چہرے ظاہر ہوں یا اپنی باتوں یا گانے سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی (۳) **"ان کے سر موٹی اُونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔"** اس جُملے کی تَشریحات (یعنی وضاحتیں) تو بہُت ہیں

---

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ ظالم حُکّام یا ان کے کارندے کوڑے ساتھ لئے پھریں گے بات بات پر لوگوں کو اس سے مارا کریں گے۔ کسی نے انہیں سَلام نہ کیا یا ان کی تعظیم کے لئے نہ اُٹھا یا ان کے ظلم کی تائید نہ کی اسے بے تحاشہ پیٹ دیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۵ ص۲۹۰)

لیکن بہتر تَشْرِیح (یعنی وَضاحت) یہ ہے کہ وہ عورتیں راہ چلتے وقت شَرْم سے سَر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حَیائی سے اُونچی گردن سَر اُٹھائے ہر طرف دیکھتی لوگوں کو گھورتی چلیں گی، جیسے اُونٹ کے تمام جسم میں (پیٹھ پر) کوہان اُونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سَر اُونچے رہا کریں گے۔

(مرقاۃ المفاتیح ج۷ص۸۳-۸٤ تحت الحدیث ٣٥٢٤ ملخّصاً)

آہ! بیان کی ہوئی تینوں چیزیں اب عورتوں میں موجود

اگر غور کیا جائے تو ان تینوں میں سے وہ کون سی ایسی صورت ہے جو ہمارے مُعاشرے کی عورتوں میں نہیں پائی جاتی، ہمارے غیب کی خبریں دینے والے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَدیوں پہلے جو خبر دی وہ آج حَرْف بہ حَرْف پوری ہوتی نظر آ رہی ہے اور ہمارے مُعاشرے کی عورتوں کا حال یہ ہے کہ وہ لباس ایسے پہنتی ہیں جس سے ان کے جسم کا کچھ حصّہ ڈھکا ہوتا ہے اور کچھ ننگا ہوتا ہے، یا ان کا لباس اتنا باریک ہوتا ہے جس سے ان کے جسم کی رنگت صاف نظر آ رہی ہوتی ہے، یا ان کا لباس جسم پر اتنا فِٹ ہوتا ہے جس سے ان کی جسمانی ساخْت (یعنی بناوٹ) نُمایاں ہو رہی ہوتی ہے تو یہ بظاہِر تو کپڑے پہنے ہوئی ہیں لیکن دَر حَقیقت ننگی ہیں کیونکہ لباس پہننے سے مقصود جسم کو چُھپانا اور اس کی ساخْت (یعنی بناوٹ) کو نُمایاں ہونے سے بچانا ہے اور ان کے لباس سے چونکہ یہ مَقْصُود حاصِل نہیں ہو رہا، اس لئے وہ ایسی ہیں جیسے انہوں نے لباس پہنا ہی نہیں اور ان کے چلنے، بولنے اور دیکھنے کا انداز ایسا ہوتا ہے جس سے وہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل (یعنی راغِب) کر رہی ہوتی ہیں اور خود کا

حال بھی یہ ہوتا ہے کہ غیر مَردوں کی طرف بَہُت مائل ہوتی ہیں، دوپٹے ان کے سَر سے غائب ہوتے ہیں اور (بعض) بُرقعے پہننے والیاں نِقاب مُنہ سے ہٹا کر چلتی ہیں تاکہ لوگ ان کا چِہرہ دیکھیں۔ ایسی عورتوں کو **اللہ** پاک کے عذاب اور جہنّم کی خوفناک سَزاؤں سے ڈرنا چاہیے۔ **اللہ** کریم ہماری عورتوں کو ہدایت اور عَقْلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنی بگڑی حالت سدھارنے کی توفیق نصیب کرے، اٰمین۔

دینِ اِسلام عورت کی عِصْمت کا سب سے بڑا مُحافِظ ہے

یادرہے کہ ایک باعِزّت اور حَیادار عورت کے لئے اس کی عِصْمَت (یعنی پاک دامنی) سب سے قیمتی چیز ہے اور ایسی عورت کے نزدیک اپنی عِصْمَت کی اَہَمِّیَّت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اسے لُٹنے سے بچانے کے لئے اپنی جان تک قُربان کردیتی ہے اور ہر عَقْل مند انسان یہ بات اچّھی طرح جانتا ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے اس کی حِفاظت کا اُتنا ہی زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے حتّٰی کہ ان تمام اسباب اور ذرائع کو خَتْم کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جو قیمتی ترین چیز کے لُٹنے کا سبب بن سکتے ہوں اور دینِ اسلام میں چونکہ عورت کی عِصْمت (یعنی پاک دامنی) کی اَہمیّت اور قَدْر اِنتہائی زیادہ ہے اس لئے دینِ اسلام میں اس کی حِفاظت کا بھی بھرپور اِہتمام کیا گیا ہے، جیسے دینِ اسلام میں عورتوں کو ایسے اَحْکام دیئے گئے جن پر عمل نہ کرنا عورت کی عزّت کیلئے خطرناک ہوسکتا ہے، مثلاً عورتوں نیز مَردوں کو حُکْم دیا گیا کہ وہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں، عورتوں سے فرمایا کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے مُنہ پر

ڈالے رکھیں، اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں، نیز دورِ جاہلیّت میں جیسی بے پردگی ہوا کرتی تھی ویسی بے پردگی نہ کریں، زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں کہ ان کی اس زینت کا پتا چل جائے جو انہوں نے چُھپائی ہوئی ہے، غیر مَردوں کو اپنی زینت نہ دکھائیں، اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں، غیر مرد سے کوئی بات کرنے کی ضَرورت پڑ جائے تو نَرم و نازک لہجے اور انداز میں بات نہ کریں وغیرہ۔ پھر عورتوں کی عزّت وعَظَمت بیان کرنے کیلئے قُرآن میں فرمایا گیا کہ جو لوگ پاک دامن عورت پر بدکاری کی تُہمت لگائیں اور اسے شَرعی طریقے سے ثابِت نہ کرسکیں تو انہیں اَسّی (80) کوڑے لگائے جائیں، ان کی گواہی کبھی نہ مانی جائے اور یہ لوگ فاسِق ہیں۔ انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر بدکاری کا بُہتان لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے قیامت کے دن بڑا عذاب ہے۔

”عورت کی آزادی“ کا نعرہ لگانے والوں سے بچیں

ان اَحکام سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام عورت اور اس کی عِصْمَت (یعنی پاک دامنی) کا سب سے بڑا مُحافِظ ہے اور اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصِل کرنی چاہیے جو مسلمان کہلانے کے باوُجُود ”چادر اور چار دیواری“ کے تَقَدُّس کو پامال کرکے عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے اور روشن خیالی کے نام پر عورت کو ہر جگہ کی زینت بنانے اور ”حُقُوقِ نِسواں“ کے نام پر ہر شعبے میں عورت کو مرد کے شانہ بشانہ (یعنی ساتھ ساتھ) کھڑا کرنے کی کوششیں کرکے عورتوں

سے کھیلنے کو آسان سے آسان تَر بنانے میں مصروف ہیں اور ان عورتوں کو بھی نصیحت حاصِل کرنی چاہیے جو اپنی عزّت و ناموس کے دشمنوں، بےعِلْم دانشوروں کی چکنی چُپڑی باتوں سے مُتاَثِّر ہو کر خود کو خطرے پر پیش کرتی ہیں اور خود کو غیر محفوظ بناتی ہیں۔ اللہ پاک انہیں ہدایت اور عَقْلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔ (صراط الجنان ج ۸ ص ۲۲ تا ۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی؟

سُوال: گھر والے پردہ کرنے سے یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ ”کالج کی تعلیم سے مَحروم، فیشن پرستی سے دُور، سادہ اور اسلامی پردہ کرنے والی لڑکی کا رِشتہ نہیں ہوتا۔“ کیا یہ دُرُست سوچ ہے؟

جواب: یہ سوچ غَلَط ہے، لَوحِ محفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے وہاں ہر حال میں شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی پتلی ہو دنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کروا سکتی، اور اگر مُقدَّر میں تاخیر ہے تو تاخیر (یعنی دیر) ہی سے شادی ہوگی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی مَتوالیاں اور کُنواریاں حادِثوں یا بیماریوں کے ذَرِیعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحلِ سَمُندر پر تیراکی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں یا بے پردَگی اور فیشن پرستی کے باعِث ”عشقِ مجازی“ کے چکر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں مَسدود (یعنی بند) پا کر خودکشی کی راہ لیتی ہیں! مسلمانوں کو ہرگز یہ غَلَط سوچ نہیں رکھنی چاہئے کہ بے پردَگی وغیرہ گُناہوں کے ذرائع استِعمال کریں گے جبھی کام ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دیور بھابھی کا پردہ

سُوال: کیا عورت کا اپنے دیور (یعنی شوہر کے چھوٹے بھائی)، جیٹھ (یعنی شوہر کے بڑے بھائی)، بہنوئی، پھوپھا، خالو اور اپنے کزن یعنی خالہ، ماموں، تایا، چچا اور پھوپھی کے بیٹوں سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردے کے مُعاملے میں اِحتِیاط زیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ جان پہچان کے سبب جِھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے اور یوں ناواقِف آدمی کے مُقابلے میں کئی گُنا زیادہ فِتنے کا خطرہ ہوتا ہے، مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذِہْن ہی نہیں رہا، اگر **اللہ** پاک کی کوئی نیک بندی پردہ کرنے کی کوشِش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ نامُساعِد (یعنی نامُوافِق) حالات کے باوُجُود جو خوش نصیب **اسلامی بہن** اسلامی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دُنیا سے رُخْصت ہو تو اِنْ شَآءَاللہ کرم ہی کرم ہوگا۔

سُسْرال میں کس طرح پردہ کرے؟

سُوال: سُسرال میں دیْوَر اور جیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردے میں رَہنا بہت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وَقْت کیسے اپنے چِہرے کو چُھپائے؟

جواب: گھر میں رَہتے ہوئے بھی بِالْخُصوص دیْوَر اور جیٹھ وغیرہ کے مُعاملے میں مُحتاط رَہنا ہوگا۔

”**بُخاری شریف**“ میں حضرت سیِّدُنا عُقْبہ بِن عامِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، **مکّی مَدَنی مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔“ ایک شخص نے عَرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دَیْوَر کے مُتَعَلِّق کیا حُکْم ہے؟ فرمایا: ”**دیوَر موت ہے۔**“ (بخاری ج ۳ ص ۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲) دیوَر کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فِتنے کا اندیشہ زِیادہ ہے۔ مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ وقارِ ملّت مولانا وقارُ الدّین رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”ان رشتے داروں سے جو نامَحْرم ہیں، چِہرہ، ہتھیلی، گَٹّے (گَٹ۔ٹے یعنی ہتھیلی اورقدم کے جوڑ)، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ سَتْر (پردہ) کرنا ضَروری ہے، زینت بناؤ سِنگھار (یعنی ٹیپ ٹاپ) بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔“ (وقارالفتاوی ج۳ ص۱۵۱)

غیرعورت کا حُسْن و جمال دیکھنے کا عذاب

مَنْقول (یعنی بیان کیا گیا) ہے: ”**جو شخص شَہْوت** (یعنی خواہِش) **سے کسی اَجْنَبِیّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔**“ (ھدایه ج ٤ ص ٣٦٨) یقیناً **بھابھی** بھی اَجْنَبِیّہ ہی ہے۔ جو **دیوَر، جیٹھ** (یعنی شوہر کا بڑا بھائی) اور **بھابھی** ایک دوسرے کو ”لَذَّت“ کے ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ **اللہ** پاک کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے **پیشتر سچّی توبہ** کرلیں۔ **بھابھی** اگر **دیوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہوجاتی بلکہ یہ اندازِ گُفتگو بھی فاصلے دُور کرکے (دونوں کو) قریب لاتا ہے اور

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

دیْوَر اور بھابھی بدنگاہی، بے تکلُّفی، آپَس میں ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دَلدل (یعنی کیچڑ) میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں، حالانکہ جیٹھ، دیوَر اور بھابھی کا بِلاضَرورت آپَس میں مُحتاط گُفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

ع: **اللہ** کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

دیْوَر، جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَان'' یعنی ''آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔'' (مُسنَد اِمام احمد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بَہَرحال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتے داروں سے پردہ دشوار ہو تو چِہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُسْت نہ ہوں کہ بدن کے اَعْضا، جسم کی ھَیْئَت (یعنی صورت اور گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سُوال: بدنگاہی کا عذاب بیان کر دیجئے۔

جواب: ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں مَنقول (یعنی بیان کیا گیا) ہے: ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا، قِیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ علّامہ عبدُالرّحمٰن بن جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل (یعنی کسی اور کا کہا ہوا بیان)

کرتے ہیں: عورَت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحْرَم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحرُ الدُّمُوع ص ۱۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا مُنہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سُوال: کیا مُنہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ سے بھی عورت کا پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا، ان سے تو نکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے معاشرے میں **مُنہ بولے رِشتوں** کا رَواج عام ہے، کوئی مرد کسی کو ''ماں'' بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ''بھائی'' بنا بیٹھی ہے تو کسی عورت نے کسی کو ''بیٹا'' بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا **مُنہ بولا چچا** ہے تو کوئی **مُنہ بولا باپ** اور پھر بے پردگیوں، آپَس میں مذاق مَسخریوں وغیرہ گُناہوں کا وہ سیلاب ہے کہ **اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ**۔ صِنْفِ مُخالِف (یعنی مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد) کے ساتھ مُنہ بولا رِشتہ قائم کرنے والوں اور والیوں کو **اللہ** پاک سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ اور مرد و عورت میں اس طرح کے مُنہ بولے رِشتے قائم ہی نہیں کرنے چاہئیں، یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔'' (مُسلِم ص ۱۱۲٤ حدیث ٦٩٤٨)

لے پالک بچّے کا حُکم

سُوال: کسی کا بچّہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے تو سکتے ہیں، مگر وہ نامَحرم ہو تو جب سے عورَتوں کے ''مُعامَلات'' سمجھنے لگے، اُس سے پردہ کیا جائے۔ اور لے پالک بچّی نامَحرم مَرد سے پردہ کرے گی۔ فُقَہائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِم فرماتے ہیں: مُشْتَہَاۃ (یعنی قریبُ الْبُلُوغ لڑکی) کی کم از کم عمر (ہجری سن کے مطابق) نوسال اور مُراہِق (یعنی قریبُ الْبُلُوغ لڑکے) کی (ہجری سن کے حساب سے) بارہ سال ہے۔

(رَدُّ الْمُحتَار ج ٤ ص ١١٨)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: نو برس سے کم کی لڑکی کو پردے کی حاجَت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر مَحارِم سے پردہ واجِب، اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بُلُوغ ظاہِر ہوں تو (بھی پردہ) واجِب، اور نہ ظاہِر ہوں تو مُسْتَحَب خُصُوصاً بارہ برس کے بعد بَہُت مُؤَکَّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قُربِ بُلُوغ وکمالِ اِشْتِہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عُمر کی لڑکی کے بالِغہ ہو جانے اور شَہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دَور ہے)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سُوال: بچپن سے ملے ہوئے بچّوں کے سمجھدار ہونے پر ''پردہ'' نافِذ کرنا انتہائی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتادیجئے کہ بچّہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجِب نہ ہو۔

جواب: اِس کی صورَت یہ ہے کہ جو بچّہ یا بچّی گود لی ہے اُس سے دودھ کا رشتہ قائم کر لے۔

لیکن دودھ کا رِشتہ قائم کرنے میں یہ بات مَدِّ نظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر بچّی گود لینا ہو تو شوہر سے رَضاعَت کا رشتہ قائم کیا جائے مَثَلاً شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی اس بچّی کو اپنا دودھ پلا دے اور اگر بچّہ گود لینا ہو تو بیوی اس سے اپنا رَضاعت کا رشتہ قائم کرے مثلاً بیوی خود یا بیوی کی بہن یا بیٹی یا بھانجی یا بھتیجی اس بچّے کو اپنا دودھ پلا دے۔ اس طرح دونوں صورت میں بیوی اور شوہر دونوں کے لئے پردے کے مَسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ یاد رہے! جب بھی دودھ کا رشتہ قائم کرنا ہو تو بچّے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو سال کی عُمْر تک دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں بلکہ ماں کے لئے اپنی سگی اولاد کو بھی دو سال کی عُمر کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں لیکن ڈھائی سال کی عُمر کے اندر اگر بچّہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر اور مُریدنی کا پردہ

سُوال: کیا مُریدنی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامَحْرم پیر اور عورت کا بھی آپَس میں پردہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''پردے کے باب میں پیر و غیر پیر ہر اجنبی کا حُکْم یکساں (یعنی ایک جیسا) ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ضرورتاً غیر مرد سے گفتگو کا انداز کیسا ہو؟

سُوال: عورت ضَرورتاً مرد سے کس انداز سے گُفتگو کرے؟

جواب: پارہ 22 **سُوْرَةُ الْاَحْزَاب** آیت 32 میں ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

آسان ترجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی کچھ لالچ کرے اور تم اچّھی بات کہو۔

اس مُبارک آیت کے تَحت "تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" میں ہے: ﴿ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ: اگر تم **اللہ** سے ڈرتی ہو﴾ آیت کے اس حصّے میں اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْھُنَّ (یعنی حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بیویوں) کو "ایک اَدَب" کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم **اللہ** پاک کے حُکم کی اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا کی مُخالَفت کرنے سے ڈرتی ہو تو جب کسی ضَرورت کی بِنا پر غیر مرد سے پسِ پردہ (یعنی پردے کے پیچھے) گُفتگو کرنی پڑ جائے تو اس وَقْت ایسا انداز اختیار کرو جس سے لہجے میں **نَزاکت** نہ آنے پائے اور بات میں **نَرْمی** نہ ہو بلکہ انتہائی سادَگی سے بات کی جائے اور اگر دین واسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور وَعْظ ونصیحت کی بات کرنے کی ضَرورت پیش آئے تو بھی نَرم اور نازُک لہجے میں نہ ہو۔

(تفسیر ابو سعود ج ٤ ص ٣١٩-٣٢٠، مدارك ص ٩٤٠، جمل ج ٦ ص ١٧٠ ملتقطاً)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : مجھ پردُرُودِپاک کی کثرت کروبے شک تمہارا مجھ پرڈرُودِپاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

کوئی بھی عورت غیر مرد سے نَرم لہجے میں بات نہ کرے

علّامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْہُنَّ اُمّت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بُری اور شَہْوانی سوچ رکھنے کا تصوّر تک نہیں کر سکتا، اس کے باوُجود اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْہُنَّ کو بات کرتے وَقْت نَرم لہجہ اپنانے سے مَنْع کیا گیا تاکہ جو لوگ مُنافِق ہیں وہ کوئی لالچ نہ کرسکیں کیونکہ ان کے دل میں **اللہ** پاک کا خوف نہیں ہوتا جس کی بِنا پر ان کی طرف سے کسی بُرے لالچ کا اندیشہ (یعنی ڈر) تھا! اس لئے نَرم لہجہ اپنانے سے مَنْع کرکے یہ ذریعہ ہی بند کردیا گیا۔ (تفسیر صاوی ج ٥ ص ١٦٣٧) اس سے واضح ہوا کہ جب اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْہُنَّ کیلئے یہ حُکْم ہے تو بقیّہ (یعنی باقی عورتوں) کیلئے یہ حُکْم کس قَدَر زیادہ ہوگا کہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مَواقِع اور زیادہ ہیں۔

عِفَّت و پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق کام

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی عِفّت اور پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق یہی ہے کہ جب انہیں کسی ضَرورت، مجبوری اور حاجَت کی وجہ سے کسی غیر مرد کے ساتھ بات کرنی پڑ جائے تو ان کے لہجے میں نَزاکت نہ ہو اور آواز میں بھی نرمی اور لچک نہ ہو بلکہ ان کے لہجے میں اَجْنَبِیّت (یعنی اَنجان پَن) ہو اور آواز میں بیگانگی (یعنی غیریّت۔ بے تعلّقی) ظاہِر ہو، تاکہ سامنے والا کوئی بُرا لالچ نہ کرسکے اور اس کے دل میں شَہْوَت (بُری خواہِش) پیدا نہ ہو اور جب سیِّدُ الْمُرْسَلین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ سایہ زندگی گزارنے والی اُمّت کی ماؤں

اور عِفّت وعِصْمَت کی سب سے زیادہ مُحافِظ مُقدّس خواتین کو یہ حُکْم ہے کہ وہ نازُک لہجے اور نرم انداز سے بات نہ کریں تاکہ شَہوت پرستوں کو لالچ کا کوئی موقَع نہ ملے تو دیگر عورتوں کے لئے جو حکم ہوگا اس کا اندازہ ہر عَقْل مند انسان آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔

پاکیزہ مُعاشرے کے قیام میں دینِ اِسلام کا کردار

دینِ اسلام کو یہ اِعْزاز حاصِل ہے کہ اس نے پاکیزہ مُعاشرے کے قِیام کے لئے نیز جو چیزیں اِس راہ میں بڑی رُکاوٹ ہیں انہیں خَتْم کرنے کے لئے انتہائی اَحْسن اور مُؤثّر اِقْدامات کئے ہیں۔ فَحّاشی، عُریانی اور بے حَیائی پاکیزہ مُعاشرے کے لئے زہرِ قاتِل کی حیثیّت رکھتے ہیں، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو خَتْم کرنے پر زور دیا وہیں ان ذرائع اور اَسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجّہ کی جن سے فَحّاشی، عُریانی اور بے حیائی پھیل سکتی ہے، جیسے عورتوں کا نرم و نازک لہجے میں بات کرنا مَردوں کے دل میں شَہْوَت (یعنی گندی خواہش) کا بیج بونے میں انتہائی کارگر ہے اور فَحّاشی و بے حَیائی کی طرف مائل کرنے والی عورتیں ابتِدا میں اسی چیز کا سہارا لیتی ہیں، اس لئے اسلام نے اس ذریعے کو ہی بند کرنے کا فرما دیا تاکہ مُعاشرہ پاکیزہ رہے اور اس کی بُنیادیں مَضبوط ہوں۔ افسوس! ہمارے مُعاشرے میں آزادی، روشن خیالی اور مَعاشی ترقّی کے نام پر عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ باتیں کرنے کے نِت نئے مَواقع فراہم کئے جا رہے ہیں اور عورتوں کو نازک لہجے اور نَرم انداز سے بات کرنے کی باقاعِدہ تربیَت دے کر تعلیم، طِب، سَفَر، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ کے مختلف شعبوں میں تعینات

کیا جاتا ہے حتّٰی کہ دُنیوی شُعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شُعبہ ہو جہاں تربیَت یافتہ عورت موجود نہ ہو اور اس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے اور ایسی عورتیں اچّھی طرح جانتی ہیں کہ انہیں دوسری عورتوں کے مُقابلے میں شَہْوَت پَرَست (یعنی گندی خواہش رکھنے والے) مَردوں سے کتنا واسِطہ پڑتا ہے۔

اللہ کریم لوگوں کو عَقْلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے اور دینِ اسلام کی فِطْرت سے ہَم آہنگ تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

(صراط الجنان ج۸ ص۱۶ تا ۱۸)

یااللہ پاک! حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کی چادرِ حَیا کا صَدْقہ! تمام مسلمان عورتوں کو اسلامی پردہ کرنے کی سَعادت نصیب فرما۔ اٰمین۔

تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی 397 صَفْحات کی کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' ضَرور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

09-03-2023

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی!

Go To Index
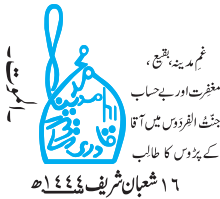
مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

1	قرآنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
2	تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری	310ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
3	تفسیر ثعلبی	امام ابواسحٰق احمد ثعلبی	427ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
4	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی	606ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٠ھ
5	تفسیر بیضاوی	امام عبداللّٰہ بن ابوعمر بن محمد بیضاوی	685ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ
6	تفسیر نسفی	علامہ محمد بن احمد بن محمود نسفی	710ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢١ھ
7	تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد ابراہیم	741ھ	اکوڑہ خٹک
8	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٣ھ
9	تفسیر ابوسعود	علامہ ابوسعود محمد بن مصطفٰی عمادی	982ھ	دارالفکر بیروت
10	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابوسعید جونپوری	1130ھ	پشاور
11	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	1137ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
12	تفسیر جمل	علامہ شیخ سلیمان جمل	1204ھ	کراچی
13	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناءُ اللّٰہ پانی پتی	1225ھ	کوئٹہ/لاہور
14	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	1239ھ	کوئٹہ
15	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	1241ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢١ھ
16	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
17	تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
18	تفسیر نعیمی	//	//	مکتبہ اسلامیہ لاہور
19	تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥تا١٤٣٧
20	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
21	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
22	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
23	ترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی	279ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
24	نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
25	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
26	دارمی	امام عبداللہ بن عبد الرحمٰن دارمی	255ھ	کراچی ١٤٠٧ھ
27	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
28	مسند شہاب	علامہ محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی	454ھ	موسسۃ الرسالۃ بیروت ١٤٠٧ھ
29	نوادر الاصول	امام ابو عبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی	320ھ	مکتبہ امام بخاری قاہرہ ١٤٢٩ھ
30	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی	739ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
31	موسوعہ ابن ابی الدنیا	امام ابو بکر عبداللہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ
32	شرح السنہ	علامہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی	516ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
33	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	ار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
34	معجم اوسط	//	//	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
35	معجم صغیر	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٣ھ
36	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
37	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	430ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
38	اللہ والوں کی باتیں (ترجمہ: حلیہ)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣١ھ
39	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
40	التّرغیب والتّرہیب	علامہ عبد العظیم بن عبد القوی منذری	656ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
41	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دار الفکر بیروت ١٤٠٦ھ
42	برالوالدین	امام ابو بکر محمد بن ولید بن خلف طرطوشی	520ھ	موسسۃ الکتب الثقافیہ ١٤٢٣ھ
43	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	741ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
44	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
45	جامع صغیر	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ
46	مجمع الزّوائد	امام حافظ نور الدین ہیثمی	807ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
47	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	ار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
48	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی	1162ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
49	شرح صحیح مسلم	علامہ ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی	676ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
50	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
51	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	1014ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
52	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ۱۴۳۱ھ
53	فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف مناوی	1031ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
54	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
55	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
56	تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول رضوی	1422ھ	تفہیم البخاری پبلی کیشنز فیصل آباد
57	اسد الغابہ	علامہ ابو الحسن علی بن محمد الجزری	630ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۷ھ
58	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
59	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
60	تاریخ دمشق	علامہ ابو القاسم علی بن حسن	571ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
61	اخلاق النبی وآدابہ	علامہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد اصبہانی	369ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۸ھ
62	طبقات کبریٰ	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	230ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
63	شرف المصطفیٰ	علامہ عبد الملک بن ابو عثمان محمد نیسا بوری	406ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
64	الشفاء	علامہ ابو فضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض	544ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند
65	مواہب لدنیہ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	923ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
66	وسائل الوصول	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	دار المنہاج ۱۴۲۵ھ
67	الریاض النضرۃ	علامہ احمد بن عبد اللہ محبّ الدین طبری	694ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
68	خلاصہ سیر سید البشر	علامہ احمد بن عبد اللہ محبّ الدین طبری	694ھ	دائرۃ المعارف العثمانیۃ، الہند
69	شرح الزرقانی	علامہ محمد زرقانی بن عبد الباقی	1122ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
70	اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	فاروق اکیڈمی گمبٹ خیر پور
71	سیرت مصطفیٰ	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
72	المبسوط	امام ابو بکر محمد بن احمد سرخسی	490ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
73	ہدایہ	علامہ علی بن ابو بکر مرغینانی	593ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
74	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
75	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	//
76	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند م	1161ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٣ھ
77	فتاویٰ تاتارخانیہ	علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی	786ھ	کراچی
78	المجموع	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی	676ھ	دارالفکر بیروت
79	دررالحکام	علامہ قاضی شہیر ملا خسرو حنفی	885ھ	کراچی
80	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤١٢تا١٤٢٣ھ
81	بہارِشریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
82	محاسبۃ النفس	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت
83	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی	386ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
84	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری	465ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
85	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دارصادر بیروت 2000ء
86	منہاج العابدین	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
87	کیمیائے سعادت	//	//	انتشارات گنجینہ تہران
88	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
89	بحرالدموع	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالفجر دمشق ١٤٢٤ھ
90	نزہۃ المجالس	مولانا عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری	894ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
91	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی	373ھ	پشاور ١٤٢٠ھ
92	تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد انصاری	973ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٥ھ
93	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی	1143ھ	پشاور
94	تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد جعفر حنفی		//
95	جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	نوریہ رضویہ لاہور ١٤٣١ھ
96	اخلاق الصالحین	علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی	1370ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
97	کتاب الکبائر	علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی	748ھ	پشاور
98	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
99	الزواجر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر	974ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤١٩ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
100	القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ١٤٢٢ھ
101	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار	637ھ	انتشارات گنجینۃ تہران ١٣٧٩ھ
102	شرح الصّدور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند ١٤٢٣ھ
103	روض الرّیاحین	علامہ عبد اللّٰہ بن اسعد بن علی یافعی	768ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
104	قرۃ العیون	امام ابو اللیث سمرقندی	373ھ	کوئٹہ
105	کشف الالتباس	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	دار احیاء العلوم کراچی ١٤٢٤ھ
106	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی	810ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤١٦ھ
107	الادب المفرد	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٠ھ
108	حیاۃ الحیوان	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری	808ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٥ھ
109	کتاب التعریفات	علامہ سید شریف جرجانی	816ھ	دار المنار
110	جہنم میں لے جانے والے اعمال	امام احمد بن حجر مکی شافعی	974ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٨ھ
111	حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری	1382ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
112	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
113	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣١ھ
114	خطباتِ محرم	مفتی جلال الدین احمد امجدی	1422ھ	شبیر برادرز لاہور
115	101 مدنی پھول	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی
116	فیضانِ زکاۃ	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
117	ضیائے صدقات	//		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
118	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
119	ذوقِ نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی	1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٩ھ
120	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

الله

اولادِ نرینہ - روزی میں برکت

یَا اَوَّلُ ۴۰ بار پڑھ کر پانی یا
شہد ملے پانی پر دم کرکے آدھا خود پیے
اور آدھا زوجہ کو پلائے۔ ان شاء اللہ الکریم
بیٹا ہوگا اور رزق میں بھی برکت ہوگی۔
(یہ عمل ۴۰ دن مسلسل کرنا ہے)
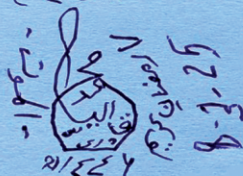
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net